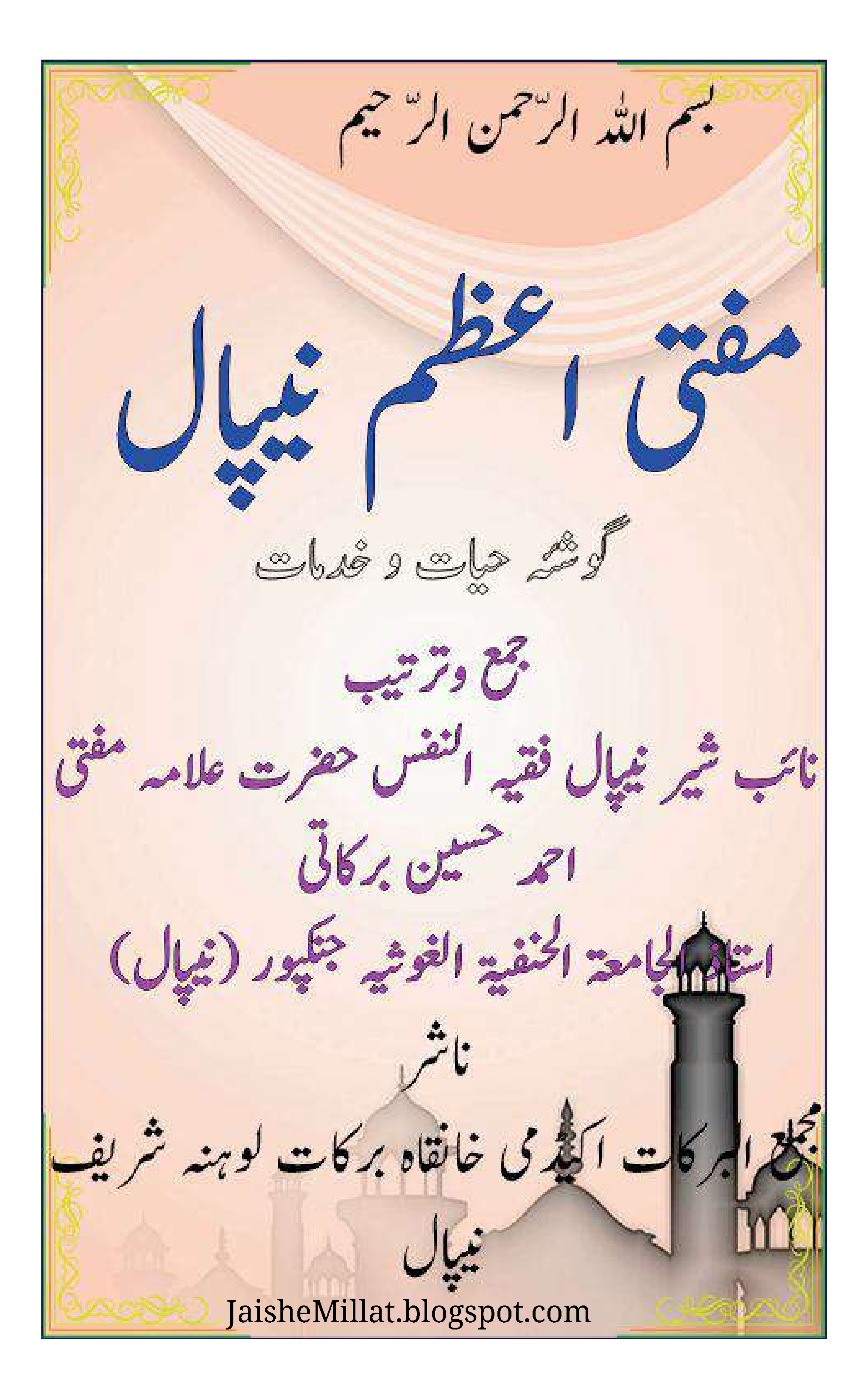


بسم اللہ الرّحمن الرّحیم
مفتی اعظم نیپال
گوشۂ حیات و خدمات
جمع وترتیب
نائب شیر نیپال فقیہ النفس حضرت علامہ مفتی
احمد حسین برکاتی
استاذ الجامعۃ الحنفیۃ الغوثیہ جنکپور (نیپال)
ناشر
مجمع البرکات اکیڈمی خانقاہ برکات لوہنہ شریف
نیپال
JaisheMillat.blogspot.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفتی اعظم نیپال

گوشۂ حیات وخدمات

جمع وترتیب

نائب شیر نیپال فقیہ النفس حضرت علامہ مفتی احمد حسین برکاتی

استاذ الجامعۃ الحنفیۃ الغوثیۃ جنکپور (نیپال)

بتعاون

محمد مقبول احمد برکاتی ابن الحاج ابدالشکور برکاتی

برائے ایصال ثواب

جدین کریمین

برکاتی منزل، بکھری۔ سیتامڑھی، بہار۔ انڈیا

ناشر

مجمع البرکات اکیڈمی خانقاہ برکات لہنہ شریف نیپال

نام کتاب: مفتی اعظم نیپال گوشۂ حیات وخدمات
جمع وترتیب : نائب شیر نیپال فقیہ النفس حضرت علامہ الحاج مفتی احمد حسین برکاتی
تصحیح: حضرت علامہ مولانا نور مصطفیٰ برکاتی مصباحی
استاذ جامعہ حنفیہ غوثیہ جنکپور (نیپال)
کمپوزنگ: حضرت مولانا بدرالدین احمد مصباحی، حضرت قاری عقیل احمد قادری
ناشر: مجمع البرکات اکیڈمی خانقاہ برکات، لہنہ شریف، نیپال
اشاعت باراول محرم الحرام ۱۴۳۶ھ، مطابق نومبر ۲۰۱۴ء
اشاعت باردوم: اپریل ۲۰۱۶ء
تعداد : 1100
ہدیہ : دعائے خیر

☆ مکتبہ حنفیہ، جامعہ حنفیہ غوثیہ، جنکپور نیپال
☆ مجمع البرکات اکیڈمی خانقاہ برکات لہنہ شریف نیپال
☆ خواجہ بکڈپو، 419/2 مٹیا محل جامع مسجد، دہلی

فہرست

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
ترانۂ جامعہ	۵	تصنیفات وتالیفات	۲۷
کلمات تقدیم	۶	عشق شہ دین	۲۷
ولادت باسعادت	۹	عشق غوث اعظم	۲۸
نام ونسب	۱۰	اعلیٰ حضرت کے دینی خدمات کا اعتراف	۲۹
سلسلۂ نسب	۱۰	کارنامے	۲۹
تحصیل علم	۱۱	شیر نیپال اور رد بدمذہباں غیر مقلدین	۳۱
عربی، فارسی کی تعلیم	۱۱	اکابر علمائے دیوبند	۳۲
فراغت	۱۳	براہین قاطعہ	۳۲
بعد فراغت	۱۳	قادیانی	۳۴
دعوت وتبلیغ	۱۵	بدمذہبوں کی صحبت کا شرعی حکم	۳۶
جنکپور کا پہلا تاریخی جلسہ	۱۶	عربی ادب	۴۰
جلسہ کے بعد	۱۸	پہلا خطبہ	۴۱
لقب اور خطاب	۲۲	دوسرا خطبہ	۴۳
باسوپٹی کا مناظرہ	۲۲	تیسرا خطبہ	۴۵
مناظرہ میں شریک علمائے کرام	۲۳	مفتی اعظم نیپال تاثرات کے آئینے میں	۴۸
اساتذۂ کرام	۲۵	خانقاہ پھلواری کے عقائد وحقائق	۵۴
خلفاء	۲۵	سجادہ نشین اول، دوم، سوم	۵۴
تلامذہ	۲۶	سجادہ نشین چہارم	۵۵

سجادہ نشین پنجم	۵۷	فتوی تاج الشریعہ	۷۱
سجادہ نشین ششم	۶۱	فتوی شارح بخاری	۷۲
سجادگان خانقاہ مجیبیہ فتووں کی زد میں	۶۱	فتوی مفتی عبدالحفیظ ادارہ شرعیہ	۷۸
فتوی ناگپور	۶۳	تصدیقات مفتیان کرام ہند و نیپال	۸۸
تصدیقات علماے اعلام	۶۷	فتوی قاضی عبدالرحیم	۹۷
مفتی کوثر کا فتوی	۶۹	فتوی مفتی قدرت اللہ	۹۸
تصدیق مفتی اعظم نیپال	۷۰	تصدیقات علماے ہند و نیپال	۱۰۵
تصدیق مفتی قدرت اللہ	۷۰	فتوی مفتی اعظم نیپال	۱۰۸
حافظ زاہد حسین فتاوی اہل سنت کی زد میں ۷۱			

ترانۂ جامعہ حنفیہ غوثیہ

اللہ اللہ جامعہ کی کیا نرالی شان ہے — اس کی مطبوعات سے روشن میرا ایمان ہے

جامعہ حنفیہ تو ہم سنیوں کی جان ہے — جامعہ حنفیہ کی اپنی الگ پہچان ہے

سر جھکاتے ہیں جہاں اہل ادب اہل قلم — بالیقیں یہ قاضی نیپال کا فیضان ہے

جل گئے لاکھوں دیے گھر گھر میں علم وفضل کے — ہر مسلماں جامعہ حنفیہ پہ قربان ہے

سر اٹھاکر کیسے آئے کوئی تیرے سامنے — اعلحضرت کی ضیا سید میاں کی شان ہے

جامعہ حنفیہ نے رستہ دکھایا دین کا — اے پیارے جامعہ تیرا بڑا احسان ہے

سنیو! پکڑے رہو دامن اسی کا عمر بھر — درسگاہ دین ہے اور سنیت کی شان ہے

ایک طرف ہیں بوحنیفہ ایک طرف ہیں غوث پاک — مذہب ومشرب تیرا اے جامعہ ذی شان ہے

حافظ وقاری وعالم اور فاضل بے شمار — کردیا تیار تونے یہ تیرا احسان ہے

باادب کرتے ہیں ہم تیرے تقدس کو سلام — تو مکرم تو معظم یہ فضل رحمان ہے

باسلامت رکھے مولیٰ تجھ کو اپنے فضل سے
اے حسینؔ یہ مال وزر کیا جان بھی قربان ہے

نتیجہ فکر: احمد حسین برکاتی

کلمات تقدیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کسی انسان کی عظمت وبزرگی اس کے کردار وعمل کے آئینہ میں دیکھا جاتا ہے۔ جو لوگ کردار وعمل کے دھنی ہوئے ہیں ان کی فوقیت وبرتری تسلیم کی جاتی ہے۔ انہیں کا نام خلق خدا کی بستی میں سکۂ رائج الوقت کی طرح چلتا ہے خود انہیں نام ونمود اور دنیوی شہرت ومقبولیت کی طلب نہیں ہوتی۔ ان کا ہر کام رضائے الٰہی کے لئے ہوتا ہے، ان کے ہر کام میں خلوص وللٰہیت ہوتی ہے۔ ان کی زندگی کی ہر ساعت خلق خدا کی خدمت، مذہب ومسلک کی حفاظت وصیانت اور ترویج واشاعت میں گذرتی ہے۔ یہ امر اپنی جگہ مسلم ہے کہ ایسی شخصیتیں بہت نادر ہیں۔ قاضی القضاۃ، مفتی اعظم نیپال دامت برکاتہم القدسیہ کی ذات بابرکات انہیں پاکیزہ نفوس شخصیتوں میں سے ایک ہیں جنکے بارے میں بلا جھجک یہ کہا جاسکتا ہے کہ،

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

تقریبا چالیس سال سے جامعہ حنفیہ غوثیہ جنکپور میں حضرت کی خدمت میں رہ کر بہت قریب سے ان کو دیکھ رہا ہوں، میں نے ان کی خلوت وجلوت دیکھی ہے ان کی صبح وشام دیکھی ہے، میں نے ان کو سفر وحضر میں دیکھا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آپ خلوص وللٰہیت کے پیکر ہیں، الحب فی اللہ و البغض فی اللہ آپ کی رگ رگ میں سمایا ہوا ہے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا جذبہ یکراں رکھتے ہیں اور اصلاح عمل وعقیدہ میں ہر وقت مصروف رہتے ہیں۔ خود اپنے اعمال وکردار، رفتار وگفتار اور اشتغال واوراد میں استقامت فی الدین کے کوہ گراں ہیں۔ یہ وہی استقامت جس کے بارے میں مشہور ہے کہ الاستقامۃ فوق الکرامۃ یعنی دینی امور میں پائداری اور ثابت قدمی ظہور کرامت سے بڑھ کر اور عظیم تر ہے۔ درس وتدریس کا گرتا ہوا معیار کسی پر مخفی نہیں، نہ طلبہ

میں شوق اور نہ اساتذہ میں خلوص الا ماشاء اللہ۔عموماً یہ ہوتا ہے کہ طلبہ مجبوراً پڑھتے ہیں اور اساتذہ بھی محض ڈیوٹی سمجھ کر اپنا فرض نبھاتے ہیں۔اس کے برعکس آپ کا انداز درس وتدریس نہایت مخلصانہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ آج کل تعلیم کے ساتھ تربیت اور طلبہ کی عملی زندگی میں نکھار پیدا کرنے کا جذبہ تقریباً مفقود ہے۔

آپ کی شخصیت اس حیثیت سے بھی ممتاز نظر آتی ہے کہ ہر طالب علم پر نماز کی پابندی، سچ بولنے کی ترغیب، اساتذہ کرام کا احترام کتابوں کی قدر حتیٰ کہ عام بول چال میں بھی حد درجہ احتیاط کی ترغیب دیتے ہیں۔یہ وہ اوصاف ہیں کہ جن کی بنا پر آپ کے تلامذہ کی عملی زندگی میں کافی حد تک نکھار آجاتا ہے۔غرض آپ نے جامعہ میں ایسا ماحول بنایا کہ ملک میں ہی نہیں بلکہ بیرون ملک میں بھی جامعہ کی تعلیم وتربیت کا شہرہ ہو گیا۔طلبہ کی تعلیم وتربیت میں پختگی لانے کے لئے شب وروز جد وجہد کرتے رہتے ہیں،انہیں بدمذہبوں اور گمراہ فرقوں کے عقائد باطلہ اور خیالات فاسدہ سے آگاہ فرماتے رہتے ہیں اور انہیں انکی تردید کا طریقہ سکھاتے ہیں،اہل سنت وجماعت کے عقائد حقہ کی حقانیت سے روشناس کرا کے طلبہ کو احقاق حق وابطال باطل کا ایسا نرالا طور اختیار کراتے ہیں کہ اپنوں پر اہل سنت کی حقانیت اور اہل باطل کا بطلان روز روشن کی طرح واضح اور عیاں ہو جائے اور غیروں پر ایسی ہیبت طاری ہو جائے کہ ان کی زبان مقال گنگ اور ششدر رہ جائے۔تلامذہ میں جو بھی خامیاں ملاحظہ فرماتے ہیں عمدہ طریقہ سے اس پر تنبیہ فرماتے ہیں۔اسی طرح مریدین،معتقدین ،متوسلین میں بھی عقیدہ وعمل کی جو بھی خامی یا کمزوری پاتے ہیں بلاخوف لومۃ لائم اس پر تنبیہ وتہدید فرماتے اور اس کی اصلاح کرتے ہیں۔الغرض ہر وقت اپنے قول وعمل، گفتار وکردار سے اہل سنت کی تعمیر واصلاح ہی کی دھن میں مست ومگن رہتے ہیں۔آپ کا مشن اور زندگی کا نصب العین مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ترویج واشاعت ہے،اس لئے کہ اللہ ورسول جل وعلا و ﷺ کی سچی محبت کی چاشنی عطا فرمانے والے سرکار اعلیٰ حضرت امام اہل سنت قدس سرہ سے آپ کو سچا عشق ہے۔جس پر آپ کی تصنیف لطیف فتاویٰ برکات شاہد عدل ہے،جس کا ہر فتویٰ مسلک اعلیٰ حضرت کا آئینہ دار ہے۔آپ اپنی تحریر وتقریر اور تعلیم

وتدریس سے طلبہ اور مسلمانان اہل سنت کو خدا ورسول جل جلالہ ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا درس دیتے ہیں تو دوسری جانب گستاخان الوہیت وشان رسالت یعنی دشمنان خدا ورسول اور جھوٹے مدعیان اسلام وسنیت وہابیوں ،دیوبندیوں ،غیر مقلد نجدیوں ،صلح کلی پھلواریوں مجیبوں اور دیگر مذاہب باطلہ کے مکروفریب اور انکے عقائد باطلہ فاسدہ کی دھجیاں بکھیرتے ہیں اورعوام اہلسنت کوان سے دورونفور رہنے کی تاکیدیں بھی فرماتے ہیں۔

مفتی اعظم نیپال کی عظیم شخصیت دنیائے سنیت میں محتاج تعارف نہیں۔آپ کی شخصیت مہر نیم روز کی طرح آشکارا ہے۔استقامت فی الدین میں آپ کا مقام ممتاز ہے۔اس ارفع واعلیٰ مقام پر بہت کم علماء فائز ہوتے ہیں ،دین کی صداقت وحقانیت ایسے ہی علماء سے جانی اور پہچانی جاتی ہے۔ملت ایسے ہی شخصیت پر ناز کرتی ہے،طریقت ایسے ہی مرد کامل اور شیخ طریقت پر فخر کرتی شریعت ایسے ہی ذات بابرکات سے فروغ پاتی ہے۔آپ دینی صلابت ،رشدوہدایت ،اخلاص وعمل ،تقویٰ وطہارت ،عمل بالشریعۃ سے ایسے معمور ہیں جس کی دورحاضر میں کوئی مثال نہیں ملتی۔آپ کی حیات مستعار کا ایک ایک لمحہ دین متین کی ترویج واشاعت اور مذہب مہذب کی حمایت وتائید میں مصروف ہے اور زندگی تابندگی کی ایک ایک ساعت فرق باطلہ وگروہ ضالہ کے ردوطرد اور کفروشرک کے ابطال وتردید میں گذررہی ہے۔آپ کی ذات جامع صفات ،منبع فیوض وبرکات اور تبحر علمی وتفکر اسلامی کے اعلی مقام پر فائز ہے ،جو اپنی خصوصیت میں علمی وقار اور عالمانہ شان رکھتی ہے۔آپ کی ذات میں فکروفن کی گہرائی ،تبحر علمی ،تحفظ مسلک اعلیٰ حضرت اور دین میں کامل بصیرت پائی جاتی ہے۔

حضور مفتی اعظم نیپال نے اپنے زمانے کے جن علماء راسخین ومشائخ کاملین سے فیوض وبرکات حاصل کیا ہے ان میں خاص طور پر قابل ذکر تاجدار اہل سنت ،شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان ،بحر العلوم حضرت علامہ سید افضل حسین صاحب مونگیری ،جلالۃ العلم حضور حافظ ملت بانی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور،حضرت علامہ

حافظ عبد الرؤف صاب نائب شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب مبارکپوری، حضرت علامہ مولانا کاظم علی بستوی شیخ الحدیث دارالعلوم علیمیہ دامودر پور، حضرت علامہ مولانا قاری محمد ظہیر الدین صاحب اعظمی علیہم الرحمۃ والرضوان ہیں اور اس قیمتی سرمایہ کو اپنے سینۂ بے کینہ میں مثل نگینہ محفوظ رکھا اور اپنے زمانے میں انہیں خصوصیات کی وجہ سے ممتاز نظر آتے ہیں۔ آپ نے اپنی ذات کو جس رنگ میں رنگ لیا ہے اپنے معتقدین، متوسلین اور تلامذہ کو بھی اسی رنگ میں رنگنے کی سعی شب و روز کر رہے ہیں۔ اپنوں کی محفل ہو یا غیروں کی بزم ہزغہ اغیار ہو یا دشمنان دین ومذہب کی سازشیں جب بھی کسی نے شریعت مطہرہ کے خلاف زبان کھولا یا مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف بکواس کیا تو اسی وقت اس شیر سنیت کی للکار نے مخالف کا جبڑا چیر دیا اور باطل کا کلیجہ پھاڑ دیا ہے۔ غرض ہر طرح سے آپ نے دین وملت اور مذہب ومسلک کی بے لوث خدمت وحفاظت کی ہے۔

ولادت باسعادت

وسط ملک نیپال کے ایک مشہور ومعروف شہر جنکپور سے چار کلومیٹر دور جنوب مشرق میں سرحد بہار سے قریب معزز مسلمانوں کی ایک بستی ہے جس کا نام لہنہ بھنگاواں شریف ہے۔ دینی دنیوی دونوں لحاظ سے وہاں کے مسلمان نسبۃً معزز ہیں۔ ارباب علم ودانش کا ایک عظیم قافلہ وہاں موجود ہیں۔ جہاں زیور علم دین سے آراستہ علمائے کرام وحفاظ عظام کی ایک بڑی جماعت ہے وہیں علوم دنیا سے بھرپور ماسٹر ڈاکٹر، پروفیسر، انجینئر کی بھی کثرت ہے۔ پوری آبادی میں چار مسجدیں ہیں اور ایک قدیم وکبیر مکتب۔ یہ بستی تین محلوں پر مشتمل ہے (۱) جنوبی (۲) شمالی (۳) دائرہ برکات۔ اس دائرہ میں ایک عظیم الشان مضبوط و مستحکم فلک بوس سہ منزلہ عمارت بنام خانقاہ برکات، دوسری خوبصورت سہ منزلہ مسجد بنام شاہ برکات جامع مسجد تیسری وسیع وعریض بنام جامعہ برکات الزہرا۔ یہ تینوں عمارتیں محلہ دائرہ برکات میں واقع ہیں اور جامعہ برکات الزہرا کی ایک منزل تیار اور دوسری ابھی زیر تعمیر ہے۔ بفضلہ تعالیٰ ان سب کے بانی ومہتمم خود بنفس نفیس وقار ملت رہبر شریعت وطریقت، واقف

اسرار وحقیقت مخدوم گرامی منزلت حضور مفتی اعظم نیپال اور مسند خانقاہ برکات کے سجادہ نشین بھی ہیں۔

اسی لہنہ شریف سے متصل بھنگاواں میں مرجع عوام وخواص سیدی وسندی حضور آقائے نعمت قاضی شریعت حافظ، قاری، مولوی، عالم، فاضل، مفتی وقاضی جیش محمد صدیقی قادری برکاتی قبلہ دامت برکاتہم العالیہ والقدسیہ شیخ الحدیث الجامعۃ الحنفیۃ الغوثیہ کی ولادت باسعادت ماہ مبارک ۲۸ صفر المظفر ۱۳۶۲ھ، مطابق ۵ مارچ ۱۹۴۳ء کے عشرۂ اخیرہ نصف شب جمعہ مبارکہ کو رئیس دیار، علماء نواز، غرباء پرور، اعلی خاندان کے علمی ماحول میں ہوئی۔

نام ونسب

پیدائشی نام محمد جیش ہے لیکن مرشد برحق حضور سید العلماء الحاج سید شاہ آل مصطفیٰ قادری برکاتی سجادہ نشین سرکار کلاں مارہرہ مقدسہ وصدر الصدور آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ نوراللہ مرقدہ جیش محمد سے یاد فرمایا کرتے تھے۔ اور اب یہی نام مشہور ومعروف ہے اور جب پہلی بار ۱۹۹۳ء میں حج وزیارت حرمین شریفین کو تشریف فرما ہوئے تو معلم حج اپ کو محمد جیش محمد فرماتے تھے۔

آپ کا نسب عالی امیر المومنین خلیفۃ المسلمین امام المشاہدین حضرت سیدنا ومولانا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا سے معروف ہے اور اباوجداامامت وریاست علاقہ بھر میں طرۂ امتیاز ہے۔

سلسلہ نسب

جیش محمد ابن الحاج شیخ محمد جاشم علی ابن الحاج شیخ محمد اصغر علی ابن شیخ محمد اکبر علی ابن شیخ محمد دلاور حسین۔

آپ چھ بھائی ایک خواہر ہیں۔ (۱) خود مفتی اعظم نیپال جو صاحب علم وفضل، صاحب معرفت وطریقت ہونے کے باجود بے شمار خوبیوں کے مالک ہیں (۲) جناب محمد شعیب

محکمہ تعلیم کے سابق افسر ہیں، (۳) جناب محمد عبید جو کاشتکاری کے فن میں اپنی مثال آپ ہیں، (۴) جناب محمد حمید الرحمٰن جو صاحب کمال پروفیسر ہیں، (۵) محمد عزیر صاحب ڈاکٹر ہیں، (۶) جناب محمد حسین جو حافظ ہیں اور بنگلور کے مدرسہ کے مدرس اور مسجد کے امام بھی۔ الغرض ہر ایک اپنے اندر جوہر وکمال رکھتے ہیں۔

تحصیل علم

بسم اللہ خوانی والد گرامی وعم محترم ومعظم مولانا المولوی محمد جمشید علی صدیقی برکاتی لہنوی قبلہ سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ نے کرائی پھر حسب معمول بستی کے مکتب میں تعلیم کا سلسلہ جاری رہا۔قرآن شریف ناظرہ، اردو، کچھ ہندی مکتب میں پڑھی عم محترم کے استاذ شفیق مولانا عبد الحفیظ متوطن باسوپٹی علیہ الرحمۃ والرضوان نے حفظ کلام اللہ شریف کا مشورہ دیا ان کا یہ نیک مشورہ سب کو پسند آیا اور حفظ کلام اللہ شروع کرا دیا گیا دس گیارہ پارے آپ نے دولت خانہ کے مکتب میں آناً فاناً حفظ کر لئے، پھر علی پٹی پھر اشرف العلوم کنھواں ضلع سیتامڑھی میں داخلہ لیا اور وہیں حفظ کلام اللہ مکمل فرمایا یہ شعبان المعظم تھا مدرسہ میں تعطیل کلاں ہوئی حضرت اپنے وطن تشریف لائے خیال فرمایا کہ ختم تراویح پڑھانی ہے اور اس کی تیاری شروع کر دی۔ عموماً حافظ کو حفظ کلام اللہ شریف ختم کرنے کے فوراً بعد دور سنائے بغیر اسی سال ختم تراویح کی ہمت نہیں ہوتی مگر حضرت نے برائے تراویح قرآن شریف سے ایک معین مقدار روزانہ یاد کر کے تراویح پڑھانا شروع فرمایا اور الحمد للہ ثم الحمد للہ حضرت شب بست ونہم ۲۹ / اپنے ہی دولت کدہ کی مسجد میں پہلی بار ختم کلام اللہ فرمایا۔ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

عربی فارسی کی تعلیم

تحصیل علم دین کا یہ دوسرا سفر تھا جو اپنے مادر وطن لہنہ شریف سے شروع ہو کر اسی ادارہ مذکور پر منتہی ہوا۔ابتدائی فارسی مثلاً فارسی کی پہلی، فارسی کی دوسری، حکایات لطیف، رقعات عالمگیری، حضرت شیخ سعدی شیرازی کی گلستاں، مفتاح القواعد، میزان وہیں مکمل کیا۔جب

بحیثیت معلم مولانا محمد داؤد باڑاوی لہنہ شریف تشریف لائے تو ان کا مشورہ ہوا کہ ان دونوں (حضرت مفتی اعظم نیپال اور حضرت کے چچازاد برادر بزرگ حضرت مولانا محمد زبیر احمد صاحب) کو اہل سنت کے مدرسوں میں پڑھنا چاہئے۔ ان کی حکیمانہ رائے کے مطابق دونوں بھائی مدرسہ اہل سنت دارالعلوم علیمیہ دامودر پور ضلع مظفر پور بھیج دئے گئے۔ اس زمانہ میں دارالعلوم علیمیہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ خاں عزیزی اور شفیق العلماء حضرت علامہ مولانا محمد شفیق صاحب گھوسی، حضرت علامہ مولانا قاری محمد ظہیرالدین صاحب اعظمی وغیرہم بحیثیت مدرسین مسند تدریس پر فائز تھے۔ تعلیم بہترین ہورہی تھی درجہ خامسہ تک آپ نے وہیں تعلیم حاصل کی پھر وہاں سے بریلی شریف کا رخ فرمایا اور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت رضی اللہ عنہ کے قائم کردہ مدرسہ منظر اسلام میں داخلہ لیا۔ بریلی شریف کی تعلیم وتربیت بڑے عروج پر تھی۔ بڑی تحقیق وتدقیق کے ساتھ تعلیم ہوتی تھی درمیان اسباق فرق باطلہ بالخصوص دیابنہ کی تردید ہوتی تھی۔ ان کے کفری عبارتوں کی نشان دہی کی جاتی تھی مشکوۃ شریف، تفسیر جلالین شریف، ہدایہ اولین، مرقات الفرائض، میبذی وغیرہ وہاں پڑھی اور اسی میں جماعت سادسہ کی تکمیل فرمائی۔ اس زمانہ میں مفسر اعظم ہند علیہ الرحمہ والرضوان حضرت علامہ ابرہیم صاحب جیلانی میاں سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ بریلی شریف منظر اسلام کے مہتمم تھے بحرالعلوم حضرت علامہ مولانا مفتی سید افضل حسین صاحب مونگیری، حضرت علامہ مولانا مفتی احسان علی صاحب فیض پوری، حضرت علامہ مولانا مفتی جہانگیر خان علیھم الرحمۃ والرضوان درس وتدریس اور افتاء کے منصب پر فائز تھے۔ یہ حضرات اوقات مدرسہ کے بڑے پابند اور علم وعمل میں سب کے سب یکتائے روزگار اور آسمان علوم کے ماہ ونجوم تھے۔

حضرت مفتی اعظم نیپال اکثر وبیشتر تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کی بارگاہ میں حاضر ہوکر اکتساب فیض فرماتے اور آپ کی زیارت سے مشرف ہوتے رہے۔ ایام تعلیم میں امام النحو حضرت علامہ مولانا سید غلام جیلانی میرٹھی، رئیس اڑیسہ مجاہد ملت حضرت علامہ مولانا حبیب الرحمٰن، سلطان المناظرین حضرت علامہ مولانا رفاقت

حسین صاحب اشرفی ،حضرت علامہ قاضی شمس الدین جونپوری ،حضرت علامہ مولانا سلیمان صاحب بھاگلپوری وغیرھم بزرگان دین اکابر اہلسنت کی زیارتیں نصیب ہوئیں اور ان کی قیمتی نصیحتیں بھی سننے کے مواقع بفضلہٖ تبارک وتعالیٰ خوب میسر آئے اور پھر اشرفیہ مبارکپور کے فارغین اساتذہ کرام کے مشورہ پر بریلی شریف سے مبارک پور دارالعلوم اشرفیہ تشریف لائے ،جماعت سابعہ، ثامنہ کی تکمیل یہیں فرمائی۔

فراغت

ماہ مبارک شعبان المعظم ۱۳۸٦ھ کی دسویں تاریخ کو دستار فضیلت کا ایک عظیم الشان جلسہ ہوا یہ جلسہ مبارک پور کی بیچ آبادی غلہ منڈی میں تھا اور اس سال فارغ ہونے والے علماء وحفاظ کی کل تعداد چالیس تھی ۔مگر جب ان کے سروں پر دستار لپیٹنے کا وقت آیا تو حافظ ملت علیہ الرحمہ نے یہ کہتے ہوئے پکارا آپ مقدمۃ الجیش ہیں آپ پہلے آئیں اور اپنے مقدس ہاتھوں سے حافظ ملت اور حضرت مولانا سید مظفر حسین صاحب اشرفی کچھوچھوی علیہما الرحمۃ والرضوان نے آپ کے سر مبارک پر دستار باندھا،اس کے بعد آپ جلسہ گاہ سے نکل کر مبارکپور کی مسجد میں تشریف لائے اور سجدۂ شکر ادا فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے صدقہ وطفیل نعمت عظمیٰ سے نوازا ہے۔

بعد فراغت

۱۳۸٦ھ میں اپنے استاذ محترم حضرت علامہ مولانا محمد کاظم علی مرحوم کے حکم پر دارالعلوم علیمیہ دامودر پور ضلع مظفر پور میں بحیثیت مدرس مقرر ہوئے اور اس وقت آپ کے زیر تدریس بخاری شریف، مسلم شریف، بیضاوی شریف وغیرہ تھی ۔اور جب تعطیل کلاں کے موقع پر آپ اپنے وطن لہنہ تشریف لائے اور جنکپور والوں کو معلوم ہوا کہ حضرت دولت خانہ پر آچکے ہیں تو ایک عرضی نامہ لکھا گیا ارا کین وممبران کے دستخط ومہر ثبت ہوئے، ماسٹر مجیب چتروی جو جنکپور مدرسہ کے مدرس تھے اس عرضی نامہ کو لیکر حضرت کے در دولت پر

حاضر ہوئے چونکہ زمانہ تعلیم سے ہی آپ کا ارادہ جنکپور میں ایک مرکزی ادارہ قائم کرنا اور دین کی خدمت کرنا تھا آپ نے انشراح قلب کے ساتھ عرضی نامہ قبول فرمالیا اور اس کی پشت پر ایک منظوری نامہ تحریر فرمادیا۔اور وعدہ کے مطابق ۲۳؍شعبان المعظم ۱۳۸۷ھ بروز پنج شنبہ بوقت مغرب جنکپور تشریف لائے۔سبحان اللہ آپ کی آمد تھی کہ لوگوں کا دل باغ باغ ہوگیا ہر طرف خوشیوں کی لہر دوڑ پڑی ،آپ نے بجھتے ہوئے چراغ کو روشن کیا ،مردہ دلوں کو زندگی بخشی ،مکتب میں جان آگئی ،پورے علاقہ میں بہار آگیا۔مکتب سے مدرسہ بنا،اور مدرسہ سے دارالعلوم ۔دارالعلوم کا پرانا نام اصلاح المسلمین تھا۔اور یہ ایسا نام تھا جس سے مذہب و مسلک کا تمیاز نہیں ہوتا ہے۔چوں کہ اس دور میں اس پورے علاقہ میں سلفیوں کا سیاہ بادل چھایا ہوا تھا۔اس لیے آپ نے دارالعلوم کے آگے'' حنفیہ'' کا اضافہ فرمایا تاکہ نام سے ہی مذہب کا امتیاز ہوجائے اور بفضلہٖ تعالیٰ ایسا ہی ہوا۔اصلاح کے نام پر اضلال المسلمین کرنے والے سلفیوں کا ابر سیاہ چھٹنے لگا۔اور مذہب حنفیہ ومسلک اعلیٰ حضرت کی تائید میں جب آپ کا نعرۂ شیرانہ گونجنے لگا تو قلب نجدی بھی پارہ پارہ ہونے لگا۔اور مسلک اعلیٰ حضرت کا نعرہ لگنے لگا ،حنفیوں کا بول بالا ہونے لگا اور دور دور تک اجالا پھیلا اور پھیلتا ہی چلا گیا۔اسی لئے آپ نے اس کا نام دارالعلوم حنفیہ رکھا تھا اور رمضان المبارک کے موقع سے شائع ہونے والے پوسٹر کی پیشانی پر حضرت علامہ جامی علیہ الرحمۃ والرضوان کا یہ شعر لکھوادیا۔

مذہب حنفیہ دارم ملت حضرت خلیل　　　خاکپائے غوث اعظم زیر سایہ ہر ولی

پھر بحمدہٖ تعالیٰ حضور احسن العلماء دامت برکاتہم القدسیہ علیہ الرحمۃ والرضوان نے ۱۴۰۸ھ میں فتاوی برکات جلد اول پر جو تقریظ تحریر فرمائی اس میں دارالعلوم کی جگہ الجامعۃ اور الحنفیہ کے بعد الغوثیہ کا اضافہ فرمادیا کہ مذہب کے ساتھ مشرب کا بھی ازخود برملا اعلان ہوتا رہے۔میرا اپنا ایک شعر ہے۔

ایک طرف ہیں بوحنیفہ ایک طرف ہیں غوث پاک
مذہب ومشرب تیرا اے جامعہ ذیشان ہے

۱۴۰۸ھ کے عظیم الشان دوروزہ اجلاس میں اسی مبارک نام الجامعۃ الحنفیۃ الغوثیہ کے

ساتھ اعلان ہوا۔

بحمدہ تعالیٰ دارالعلوم کا خورشید تاباں ہمیشہ مدارترقی پر ہی رہا،مکتب کی حالت ابتر تھی، کمرہ تھا ہی نہیں، ایک ہال تھا وہ بھی خستہ،شیشی کا چراغ وہ بھی تیل کا منتظر تھا۔ترقی ہوئی لالٹین آئی ،پھر ترقی ہوئی لائٹ کا انتظام ہوا پھر ترقی ہوئی بجلی لگی ۔جگہ تنگ تھی زمین خریدی گئی اب وسیع وعریض اراضی پر جامعہ کی دوعمارت ایک دومنزلہ اوردوسری سہ منزلہ دعوت نظارہ دے رہی ہیں۔اور آج جامعہ کے خوان پر دوسو سے زائد طلبہ کے خوردونوش کا اہتمام ہے۔ دامودرپور میں بخاری شریف ،مسلم شریف وغیرہ کا درس دیتے تھےاور یہاں بغدادی قاعدہ سے درس دینا شروع کیا تھااوراب ازابتدا تا دورۂ حدیث کی تعلیم کا باضابطہ انتظام وانصرام ہے اورنومدرسین اپنے اپنے فرائض منصبی کی انجام دہی میں شب وروز سرگرم عمل ہیں۔ سبحان اللہ العظیم

ایں سعادت بزوربازونیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

دعوت وتبلیغ

جس طرح تصنیف وتالیف،تعلیم وتعلم سے دین وملت ،مذہب وموقف کی اشاعت ہوتی ہےاسی طرح جلسے جلوس سے بھی نشرواشاعت ہوتی ہےاورعوام وخواص کواس سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔نیپال میں اسلامی افکاروعقائد کی تبلیغ وتشہیر کے لئے حضور مفتی اعظم نیپال نے تعلیم وتربیت اورخطابت ومناظرہ کے ساتھ جگہ جگہ موقعہ بہ موقعہ ملک میں بڑے چھوٹے پیمانہ پرجلسوں کے انعقاد کا اہتمام فرمایا اوراس امر کی طرف عوام اہل سنت کوبھی برانگیختہ فرمایا تاکہ عوام میں بھی خدمت دین کا جذبہ وجوہر پیدا ہوااورمتحد ہوکر علماء کے بیانات بھی سنیں اورمشائخ کی زیارت سے مشرف بھی ہوں اور دینی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ بھی لیتے رہیں۔نیپال کے اس علاقہ میں جلسہ کا تصوراعلیٰ حضرت اور مسلک اعلیٰ حضرت کا تعارف صحیح مفتی اعظم نیپال کا عطا کردہ ہے۔اول آپ ہی نے سنیت کی حفاظت وصیانت اورمسلک اعلیٰ حضرت کی اشاعت وعظمت کی خاطر وقت کے بڑے بڑے علماء

ومشائخ کو مدعو کر کے کئی عظیم الشان تاریخی جلسے کرائے اور بفضلہ تعالیٰ اس سے بڑا فائدہ ہوا۔ باطل جماعت وہابیت، دیوبندیت، پھلوارویت کراہنے لگی اور علاقہ میں ان باطل جماعتوں میں مقابلہ کی سکت نہ رہی بلکہ اس کی موت ہوگئی۔ اسی سعی جمیل اور ترغیب وتحریض کا نتیجہ ہے کہ اب اتنے جلسے اور میلاد کی محفلیں ہونے لگی ہیں کہ اگر کسی کے ہاں بچے کی ولادت ہو تو پروگرام، کسی کی میت ہو تو جلسہ تعزیت، کوئی باہر مثلاً دلی، بمبئی اور سعودی عرب ،قطر ملیشیا وغیر ہا بیرون ملک بغرض کسب جائے تو خوشی میں میلاد، شادی بیاہ ہو تو میلاد، ختنہ ہو تو میلاد، شعبان محرم، ربیع الاول، ربیع الآخر، ستائیسویں رجب شریف کے موقعہ پر تو بڑے بڑے علماء ومشائخ کو مدعو کر کے کامیاب جلسہ کرتے ہیں۔

جنکپور کا پہلا تاریخی جلسہ

۱۳۹۴ھ ماہ نور ربیع الاول شریف جامعہ حنفیہ غوثیہ کی جانب سے ۲۲/۲۱/۲۰ تاریخ کو ہوا ملک نیپال کا یہ عظیم الشان تاریخی جلسہ بنام جلسہ سرکار مدینہ ﷺ ہوا جس کی سرپرستی خود بنفس نفیس سیدی ومرشدی حضور سید العلماء سند الحکماء سید آل مصطفیٰ قادری برکاتی سجادہ نشین سرکار کلاں مارہرہ شریف صدر الصدور آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمائی اور صدارت جلالت العلم حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ یوپی محدث مرادآبادی نے فرمائی اور سارا اہتمام مخدوم ذی وقار قائد ملت مفتی اعظم نیپال شیخ الحدیث الجامعۃ الحنفیۃ الغوثیہ دامت برکاتہم القدسیہ اور فاتح نیپال گنج حضرت مولانا عبدالجبار منظری برکاتی ناظم اعلیٰ الجامعۃ البرکاتیہ نیپال گنج کا تھا جب کہ راقم الحروف کی عمر اس وقت تقریباً ۱۲ سال تھی اور جامعہ میں داخلہ لئے ہوئے ابھی صرف ۲ سال ہوئے تھے اور جب تک سرکار مارہرہ کا قیام رہا بندہ ان کی بارگاہ کا ملازم رہا۔ اسی اثنا میں حضرت کا دست گرفتہ ہوگیا، حضرت نے میرے لیے برکات علم کی دعائیں دی۔ جلسہ سرکار مدینہ میں شریک یوں تو ہند و نیپال کے بے شمار علما ومشائخ تھے مگر بعض مقتدر علمائے کرام کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں:

☆ حضرت علامہ مولانا سید مظفر حسین صاحب کچھوچھوی سابق ایم پی

☆ حضرت علامہ مفتی عبدالواجد قادری امین شریعت بہار

☆ پیر طریقت حافظ حمید الرحمن صاحب پوکھریروی

☆ حضرت علامہ مولانا مفتی اسلم صاحب مقصود پور مظفر پور (بہار)

☆ محبوب العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی محبوب رضا روشن القادری پوکھریروی

☆ پیر طریقت حضرت مولانا شمس الحق صاحب علیہ الرحمہ باڑاوی

☆ حضرت مولانا محمد داؤد صاحب باڑاوی

☆ حضرت مولانا محمد زبیر احمد صاحب لہنوی

اوران کے علاوہ سیکڑوں علماء، خطباء، شعراء اور لاکھوں کی تعداد میں سامعین نے شرکت فرمائی۔ علاوہ ازیں ملک نیپال کے بڑے بڑے دانشور اور سیاست داں بھی حاضر تھے۔ یہ تاریخی سہ روزہ عظیم الشان جلسہ انتہائی خیر وخوبی تزک واحتشام کے ساتھ صلاۃ وسلام پر اختتام پذیر ہوا۔ کثیر تعداد میں خانقاہ پھلواری کے مریدین پھلواری کی بیعت وارادت سے دست بردار ہوکر سیدی سرکار مارہرہ حضور سید العلماء رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا کے دست حق پرست پر پھلواری کی ناپاک بیعت سے بیزار ہوکر تائب ہوئے اور خوشی دل سے سرکار مارہرہ کے غلاموں، کنیزوں میں اپنا اپنا نام لکھواکر موجودہ خانقاہ پھلواری کی بیعت سے ہمیشہ کے لئے الگ ہوگئے۔ حضرت مفتی اعظم نیپال نے اپنے وطن عزیز لہنہ شریف کی دعوت پیش کی حضرت نے قبول فرمائی مگر علالت کے سبب وہاں تشریف نہ لے جاسکے اور یہ ارشاد فرمایا کہ میں نے لہنہ شریف کے بچے، بوڑھے، جوان، مرد وعورت سب کو اپنی بیعت میں قبول فرمالیا۔ اس عظیم الشان جلسہ کی کامیابی وکامرانی سے دل برداشتہ ہوکر، گھبراکر ایک پھلواری مجیبی نے دو خط پیران پھلواری کو لکھا کہ پھلواریت نزع کے عالم میں ہے آکر بچائیے۔ اگر وہ پھلواری مسلک کا وفادار نہ ہوتا اور صلح کلیت پسند پھلواری پیروں سے بیزار ہوتا تو اسے اس پروگرام سے خوش ہونا چاہئے تھا جس میں بڑے بڑے علماء ومشائخ کے علاوہ خاص طور پر اہل بیت رسول کے چشم وچراغ سید العلماء علیہ الرحمہ تشریف فرما تھے، مگر

خوش ہونے کے بجائے ان پیران پھلواری کو جلسے کی کامیابی سے دکھی ہوکر خط لکھنا اس بات کی روشن نشانی ہے کہ وہ سادات مارہرہ کی عقیدت ومحبت سے محروم اور مسلک اعلیٰحضرت کے باغی بھی تھے اور اس آڑ میں پھلواریت یعنی صلح کلیت کو پھیلانا اور مجیبی سلسلہ سے جوڑ کر مکروفریب، دجل ودغا کی تار عنکبوت میں عوام کو الجھانا چاہتے تھے مگر الحق یعلو ولا یعلی اور مفتی اعظم نیپال علمائے اہل سنت نے انہیں اس ناپاک منصوبے اور مقصد بد میں کامیاب ہونے نہیں دیا اور ان کے گمراہ مشن کی حقیقت کا پول کھولا اور عوام کو آگاہ کر کے ان سے دور ونفور کیا گیا اور حضور شیر نیپال دام ظلہ العالی نے اس کانفرنس میں شریک مسلمانوں کو خانوادہ مارہرہ کے چشم وچراغ قطب وقت کے دست مبارک پر بیعت کروا کر اس کے ناپاک منصوبے کی جڑ کاٹ دی۔ انشاءاللہ آئندہ صفحات میں پھلواریت کی حقیقت اور اس کی ساری تفصیلات مع دلائل وبراہین مسطور ہوں گی۔

جلسہ کے بعد

ملک نیپال کی راجدھانی کاٹھمنڈو کی سنی کشمیری مسجد کے کارکنوں کے درمیان اختلاف رونما ہوا اور یہ اختلاف شدت اختیار کر گیا دیگر امور میں اختلاف کے ساتھ امامت میں بھی اختلاف برپا ہوا کہ امام کون ہو یہ نہ ہو وہ نہ ہو۔ اراکین کو ایک عالم باعمل، متبع شریعت جامع الصفات صاحب تقویٰ وطہارت امام کی تلاش تھی۔ ملک کی طول وعرض میں نگاہ دوڑائی گئی مگر مذکورہ صفات کے حامل کو پانے سے نگاہ عاجز رہی۔ اس وقت اگر سب سے بڑھ کر تقوی وطہارت، دیانت ودینداری، شریعت وطریقت، عزت وعظمت، رفعت وکمال، شرافت ونجابت، شوکت وطمطراقیت، اور علمی وجاہت کے حامل تھے تو وہ حضور مفتی اعظم نیپال کی ذات بابرکات تھی مگر اس وقت آپ ایک ایسے دارالعلوم کے مدرس تھے جس کا سارا نظم ونسق، انتظام وانصرام آپ ہی کے ہاتھ میں تھا اور یہاں آپ کا ہونا بیحد ضروری بھی تھا اور زمانہ تعلیم میں اہل سنت کی خدمت واشاعت اور شجر اسلام کی آبیاری کا جو خواب اپنی آنکھوں میں سجایا تھا اسے شرمندۂ تعبیر کرنے کے لئے یہاں ہونا کتنا اشد تھا اس کا احساس

آپ کو بھی تھا اور جن لوگوں نے اتنی جتن کے بعد یہاں آنے کی جن امیدوں کے ساتھ دعوت دی تھی انہیں اور جملہ باشندگان جنکپور کو بھی جنہیں ایک عظیم قائد ورہبر اور عالم فعال کی تلاش تھی۔مگر آواز سر برآوردہ حضرات کی تھی اور وہ بھی دین وسنیت کی حفاظت واشاعت اور امامت کی باگ ڈور سنبھال کر رونما ہونے والے اختلاف کی بھڑکتی آگ کو بجھانے کے لئے بالآخر جب کاٹھمنڈو کے چند سرخیل افراد واشخاص مثلاً ڈاکٹر محسن ،الحاج سید معین شاہ ،الحاج سید مخدوم شاہ ،الحاج سید فیروز شاہ وغیرہ نے فریقین کو مشورہ دیا کہ شاہی جامع مسجد سنی کشمیری تکیہ کے لئے مناسب اور مذکورہ صفات کے حامل مفتی اعظم نیپال کی ذات گرامی ہے،سب لوگ اس بات پر متفق ہوگئے کہ آپ ہی کو بلایا جائے۔چنانچہ شاہی جامع مسجد کشمیری تکیہ کے ذمہ داران اور کارکنان دس افراد پر مشتمل ایک وفد کی شکل میں آپ کو لینے کی غرض سے جامعہ حاضر ہوئے ،آپ کی بارگاہ میں عرض گذار ہوئے کہ آپ کو کاٹھمنڈو کشمیری جامع مسجد کی امامت کے لئے چلنا ہے اور وہاں کا معاملہ حل کرنا ہے آپ سے سب لوگ راضی ہیں۔حضرت کا مقصد ایک مرکزی ادارہ قائم کرنا تھا جہاں سے مسلمانوں کی رشدوہدایت اور طالبان علوم نبویہ کو علوم شریعت کے جام سے سیراب کیا جا سکے اس لئے وہاں جانے کے لئے نذرانے یا اپنی ذاتی سہولیات کی فرمائش کے بجائے صرف یہ شرط رکھی کہ ہم اس شرط پر جاسکتے ہیں کہ آپ لوگ وہاں ایک مدرسہ چلائیں۔ ان لوگوں نے کہا ہم آپ کی اس دینی شرط سے متفق ہیں لہذا آپ چلیں اور مدرسہ چلائیں ہم اس میں آپ کا بھر پور ساتھ دیں گے اور فی الحال دس طلبہ کو ساتھ لے لیں،ان طلبہ کے قیام وطعام کا انتظام وانصرام ہمارے ذمہ ہوگا۔لیکن حضرت نے بروقت پانچ ہی طلبہ کو بلایا جن میں ایک راقم السطور احمد حسین برکاتی بھی تھا۔الحمدللہ علی ذلک وہاں پہنچنے پر ان لوگوں نے وعدہ کے مطابق ان طلبہ کے خورد ونوش ،قیام وطعام کا انتظام تو کیا مگر ایک سال تک حضرت کی کوشش کے باوجود ادارہ کا قیام عمل میں نہ آسکا اور ادھر رمضان شریف کا مبارک مہینہ اپنی جلوہ سامانیوں اور تجلیات وبرکات کے ساتھ جلوہ بار ہوگیا۔ختم تراویح حضرت نے پڑھائی۔

عید کے موقعہ سے چاند کے سلسلے میں دوگروہ ہوگئے ایک ریڈیو کی خبر پر عید کرنے

والا، دوسرا چاند کے شرعی ثبوت پر۔ بفضلہ تعالیٰ حضرت کا عمل ثبوت شرعی پر رہا مگر وہاں کے رویہ سے دل برداشتہ ہوگئے، ادھر دارالعلوم حنفیہ جنکپور کی حالت آپ کے نہ ہونے کے سبب ابتر اور تباہ کن ہوگئی۔ بجلی کی لائن کٹ گئی، مدرسین کی تنخواہیں رک گئیں، تعلیم خراب ہوگئی، طلبہ نہ رہے۔ اب دارالعلوم دوبارہ اپنے اس قدیم قائد کی قیادت کا سخت محتاج ہوگیا جس نے اسے مکتب سے دارالعلوم بنا کر علم وفن کا ایسا گلستاں بنا دیا تھا جس کی جانفزا خوشبو سے شہر جنکپور ہی نہیں بلکہ اس کے اطراف ومضافات بھی مشکبار اور تبسم کناں ہوگئے تھے اور آج علم وادب کے اسی چمن کی کلیاں جو کبھی شگفتہ تھیں خزاں رسیدہ ہوکر مرجھائی جارہی تھیں۔ اہل شہر اور ساکنان قرب وجوار جنہیں حضور شیر نیپال کی صحبت و دید سے سکون قلب کا سامان فراہم ہوا کرتا تھا، جو قرآن واحادیث اور احوال واقوال صحابہ کی سماعت سے محظوظ ہوتے تھے وہ اس دولت بے بہا سے محروم ہورہے تھے۔ لہٰذا جنکپور اور اطراف واکناف کے معزز حضرات کو اس کا بیحد احساس ہوا اور آپ کی عدم موجودگی سے ہونے والے خسارے سے دکھ بھی اور انہیں سمجھ میں آگیا کہ حضرت کے بغیر ادارہ نہیں چل سکے گا۔ یہی احساس وخیال لئے ہوئے راجہ بریدر کی تاجپوشی کے موقعہ پر ۱۳۹۵ھ ماہ ذیقعدہ کے اخیر میں چند ذمہ دار حضرات جن میں فاتح نیپال گنج حضرت مولانا عبدالجبار منظری برکاتی بھی تھے کاٹھمانڈو حضرت کی خدمت میں حاضر ہوکر درخواست پیش کی اور دلی احساسات وخیالات کا اظہار کیا۔ اصرار کے ساتھ دوبارہ دارالعلوم حنفیہ جنکپور آنے پر آپ کو مجبور کردیا۔ کاٹھمانڈو جس شرط پر آپ آئے تھے اب تک اس کی تکمیل کی کوئی آثار نظر نہیں آرہے تھے مگر پھر بھی آپ ساتھ آئے ہوئے پانچ طلبہ کی تعلیم وتربیت کے ساتھ اس امید پر تھے اور کوشش بھی کررہے تھے کہ یہاں ادارہ قائم کیا جائے اگر اس دوران اہل جنکپور حاضر خدمت ہوکر وہاں کے مدرسہ کی بدحالی اور خستہ حالی کی اطلاع وشکوہ نہ کرتے تو حتمی طور پر جنکپور میں دین کا ایک عظیم قلعہ تعمیر نہ ہو پاتا۔ مگر اس وقت فقط آپ کی نظر میں اس اجڑتے چمن کو دوبارہ بسانے، اسے رونق وبہار کی وہی چادر عطا کرنی تھی جو کبھی اس کے سر پرتنی ہوئی تھی ازیں مقصد آپ نے ان حضرات کی درخواست قبول فرمائی اور دارالعلوم تشریف لے آئے

اور کاٹھمانڈو رہ کر جن منصوبوں کا خاکہ ذہنی طور پر تیار کیا تھا انہیں دارالعلوم حنفیہ میں ہی رہ کر انجام تک پہنچانے کی ٹھان لی اور الحمد للہ دنیا والے سر کی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں جو کارہائے نمایاں آپ نے انجام دیا۔ اور ان حضرات کی درخواست قبول فرما کر پھر سے آپ جنکپور آگئے کیونکہ یہاں آنا ہی تھا اور کیوں نہیں آتے کہ شہر جنکپور سے جو سنیت کا کام ہو سکتا تھا وہاں کاٹھمنڈو سے نہیں اور آپ کی دیرینہ آرزو بھی یہی تھی کہ جنکپور میں رہ کر کام کیا جائے۔

چنانچہ جب حضرت علامہ مولانا حافظ عبدالرؤف علیہ الرحمہ نائب شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ مبارکپور نے سال فراغت فرمایا تھا کہ اجمیر شریف سے ایک عالم کی مانگ ہے آپ وہاں جائیں تو آپ نے عرض کیا کہ اپنا خیال یہ ہے کہ ملک نیپال کی صوبائی راجدھانی جنکپور میں ادارہ قائم کر کے سنیت کی خدمت کی جائے کہ نیپال میں دیوبندیت، وہابیت اور دیگر باطل فرقے بڑھ رہے ہیں ان کی بدعقیدگی کے ردوابطال کے لئے وہاں ایک سنی ادارہ ہونا ضروری ہے تاکہ سنیت کی خدمت وحفاظت ہو سکے۔ حضرت علامہ موصوف نے فرمایا کہ آپ کا خیال ایسا ہے تو بڑی اچھی بات ہے۔ حضرت نے کامیابی کی دعا کر کے اجازت مرحمت فرمادی۔

بفضلہ تعالیٰ وتقدس جامعہ حنفیہ غوثیہ سے سنیت کی حفاظت اور مسلک اعلیٰ حضرت کا وہ عظیم کام ہوا ہے کہ اپنے بیگانے سب دست بدنداں ہیں، کتنے کے سینہ پر سانپ لوٹ رہا ہے اور کتنے کا سینہ ٹھنڈا ہو رہا ہے۔ جو اہل سنت اور قوم وملت کا درد رکھتا ہے وہ فرحاں وشاداں ہے، جو حضرت اور جامعہ کا حاسد ہے وہ حیران وپریشان ہے اور جو اہل سنت کا باغی اللہ ورسول کی بارگاہ کا گستاخ اور اسلاف کرام، صوفیاء عظام کی عظمتوں کے منکر ہیں وہ ششدر ودکھی ہیں اور اپنے آپ پر ماتم کناں ہیں۔ شرق تا غرب، شمال تا جنوب نیپال کے میچی سے مہاکالی تک اس کا رعب وجلال چھایا ہوا ہے۔ ہر چہار طرف اس کی سطوت وعظمت کا ڈنکا بج رہا ہے۔ وہابیت منہ چھپائے پھرتی ہے، دیوبندیت گوشہ تنہائی میں کراہ رہی ہے اور پھلواریت کے صحن میں صف ماتم بچھی ہے۔ خواص تو خواص عوام الناس تک جماعت باطلہ وہابیوں، دیوبندیوں، پھلواریوں کے گندے عقائد وخیالات اور افکار ونظریات سے واقف

ہوچکے ہیں کہ بلا شبہ یہ لوگ خداجل وعلی اور رسول اللہ ﷺ کے دربار کے گستاخ ہیں۔مسلمانوں کو حدیث پاک صاحب لولاک علیہ افضل الصلوات والتسلیمات ''لا تجالسوھم ولاتواکلوھم ولاتشاربوھم ولا تواکلوھم ولا تناکحوھم کنزالعمال ۱۲/ ۵۲۵، مستدرک للحاکم ۳/ ۲۳۶،وان مرضوا فلاتعودوھم و ان ماتوا فلا تشھدوھم (ابوداؤد باب فی القدر) ولاتصلوا علیھم ولاتصلوا معھم'' (کنزالعمال ۱۱/ ۵۴۰) کا پیغام دلنواز خواص وعوام کو سنایا۔اور یہی پیغام رسانی کا کام تاہنوز جاری ہے اور انشاءاللہ جاری رہے گا۔آپ کے دینی وملی خدمات کے جلوے نیپال تک ہی محدود نہیں بلکہ ملک ہندوستان ،ممالک عرب کے طول وعرض میں بھی دور دور تک پہنچ چکے ہیں۔گوشہ گوشہ منور وتابناک ہورہا ہے اس کا اجالا کیا بہار ،کیا بنگال، کیا یوپی ،کیا مہاراشٹر،کیامدھ پردیش،کیامدراس ،کیا کرناٹک، کیا حیدرآباد ہر جگہ پھیلا ہوا ہے اور طالب فیض ہرجگہ مستفیض ہورہے ہیں بلکہ بیرون ہند بھی اس سے لاکھوں فیضیاب ہورہے ہیں ۔اپنے بیگانے سب کو یہ تسلیم ہے کہ جوکام بانی جامعہ حنفیہ غوثیہ سے ہورہا ہے وہ سب کے بس کی بات نہیں اور بقول مفتی عالم نبیرۂ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علیہ الرحمہ حضرت علامہ اختر رضا صاحب ازہری دامت برکاتھم القدسیہ ''نیپال میں جو سنیت کا باغ وبہار دیکھ رہے ہو وہ مفتی جیش محمد صدیقی برکاتی کے دم قدم سے ہے۔''

لقب اور خطاب

فاتح نیپال، شیر نیپال، نقیب اہل سنت ،شیر سنیت ،شیر ملت ،شیر حق ،شیر رضا، مفتی اعظم نیپال، قاضی اعلیٰ نیپال وغیرہ یہ وہ القاب وخطابات ہیں جن سے مختلف مواقع پر اعاظم علمائے کرام ،مشائخ عظام نے یاد فرمایا اور انہیں خطابات والقاب سے آج کے علماء ومشائخ یاد فرماتے ہیں۔یہ آپ کی مقبولیت کی روشن دلیل ہے۔جن حضرات نے مذکورہ خطاب سے نوازا اور یاد فرمایا ہے ان میں آپ کے مشائخ بھی ہیں جنھوں نے مختلف سلاسل کی اجازت عطا کی ہے اور آپ کے وہ اساتذہ بھی ہیں جن کے سامنے

آپ نے زانوئے تلمذ تہ کیا اور خوب جی بھر کر ان کے میخانہ علم وعرفان سے علمی وروحانی جام ومینا حاصل کیے اور آپ کے ہم عصر علماء بھی ہیں جنھوں نے اپنی نگاہوں سے آپ کی عظمت ورفعت، قدر ومنزلت، پذیرائی اور دینی ملی خدمات کو دیکھا اور جن القاب کے آپ مستحق تھے یقیناً ان حضرات نے آپ کو انہیں سے یاد فرمایا اور تا ہنوز یاد فرماتے ہیں۔

باسوپٹی کا مناظرہ

باسوپٹی صوبہ بہار ضلع مدھوبنی میں ایک مشہور ومعروف بازار ہے یہاں ذی الحجہ ۱۳۹۲ھ میں ایک شخص کے دروازہ پر میلاد شریف کی محفل تھی اس میں حضرت مدعو تھے اسی دور میں ایک کتابچہ میلاد وقیام کے خلاف چھپا تھا اس کا مصنف احمدیہ سلفیہ دربھنگہ کا ایک وہابی مولوی تھا اسی کتابچہ کی تردید میں حضرت بیان فرما رہے تھے اور قیام بر صلاۃ وسلام کے جواز ومستحسن ہونے پر دلائل وبراہین کے ہیرے جواہرات نچھاور فرما رہے تھے۔ایک وہابی مولوی جو اس مجلس میں حاضر تھا حضرت کے بیان سے بڑا دکھی ہوا۔اول فول بکتا ہوا مجلس سے بھاگا اور مناظرہ کا چیلنج دیا حضرت نے اس کا چیلنج منظور فرمالیا اور کہا گیا کہ ابھی مناظرہ کر و فرار کی گلی نہ تلاشو۔اس وہابی مولوی نے کہا ابھی نہیں ایک ہفتہ بعد۔تاریخ مقرر ہوئی پورے علاقہ میں مناظرہ کی خبر بجلی کی طرح پھیل گئی۔علماء کو دعوت دی گئی۔خوش نصیب زندہ دل جوانان اہل سنت باسوپٹی بازار نے مناظرہ کا انتظام وانصرام کیا۔مناظرہ گاہ بنا اور وقت مقررہ پر مناظرہ دیکھنے کے لئے عوام وخواص ،مرد وعورت ٹوٹ پڑے۔دیکھتے ہی دیکھتے مناظرہ گاہ دور ونزدیک سے آئے ہوئے زائرین حاضرین سے کھچا کھچ بھر گئی۔مسلمانان باسوپٹی نے بھی اپنی پوری بیداری ودینداری کا ثبوت پیش کیا۔بڑی لگن اور جوش وجذبے کے ساتھ جی جان سے لگے ہوئے تھے اور مناظرہ کو کامیاب بنانے میں تن من دھن صرف کر رہے تھے۔اتفاقاً تاریخ مناظرہ سے ایک روز قبل شدید بارش ہوئی اور سردی بڑھ گئی لیکن وہاں کے باہمت مسلمانان اہل سنت کا جوش ٹھنڈا نہ ہوا بلکہ ان کا جوش

وخروش بڑھتا ہی چلا گیا۔مدعو غیر مدعو علماء اہل سنت کا ایک عظیم قافلہ حضرت مفتی اعظم نیپال کی ایک آواز پر اتر پڑے، جوں جوں مناظرہ کا وقت قریب ہو رہا تھا سننے اور دیکھنے والوں کی بیقراری بڑھ رہی تھی اور لوگ بے تاب ہو رہے تھے۔بالآخر وہ دن آ ہی گیا علمائے اہل سنت تو تشریف لے آئے مگر غیر مقلد وہابی کا کوئی ایک فرد بھی حاضر نہ ہو سکا۔

مناظرہ میں شریک علمائے کرام ومشائخ عظام

یوں تو مناظرہ میں سو سے زائد علمائے کرام، ومشائخ عظام کا ایک نورانی قافلہ اتر پڑا تھا مگر اختصاراً چند اکابرین کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں۔

- ☆ سلطان المناظرین حضرت علامہ مولانا مفتی رفاقت حسین مفتی اعظم کانپور علیہ الرحمۃ والرضوان
- ☆ شارح بخاری شریف حضرت علامہ مفتی شریف الحق صاحب امجدی علیہ الرحمہ صدر مفتی شعبۂ افتاء جامعہ اشرفیہ مبارکپور
- ☆ حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب دامت برکاتھم القدسیہ شیخ الحدیث شمس العلوم گھوسی
- ☆ شیر بہار حضرت علامہ مفتی محمد اسلم صاحب مہتمم جامعہ قادریہ مقصود پور
- ☆ محبوب العلماء حضرت مولانا مفتی محبوب رضا روشن القادری پرنسپل جامعہ حمیدیہ قلعہ گھاٹ دربھنگہ
- ☆ حضرت مولانا محمد زبیر احمد صاحب قادری برکاتی مدرس مدرسہ تنظیم المسلمین لوکھا بازار، مدھوبنی، بہار
- ☆ فاتح نیپال گنج حضرت مولانا عبد الجبار منظر القادری ناظم اعلیٰ الجامعۃ الاسلامیہ البرکاتیہ، نیپال گنج
- ☆ حضرت مولانا محمد ایوب صاحب باڑاوی علیہ الرحمہ

اور بحیثیت مناظر خود مخدوم گرامی، مفتی اعظم نیپال، حضرت علامہ مفتی جیش محمد صدیقی دام ظلہم العالی والنورانی تھے اور حق وباطل کے اس تصادم میں اللہ تعالی نے آپ کے ہاتھوں

اہل سنت کو فتح مبین عطا فرمائی جس سے مسلک اعلیٰ حضرت کی حقانیت وصداقت آفتاب عالم تاب سے بھی زیادہ ہر خاص وعام پر واضح ہوگئی اور بیشتر وہ حضرات جو وہابیوں کے فریب میں آکر بد مذہبی کے شکار ہو گئے تھے دل سے سچی توبہ کر کے اہل سنت کے ساتھ ہو گئے اوران لوگوں سے اپنا سارا رشتہ ناتہ منقطع کرلیا اور اپنی بیٹیوں ، بہنوں کو وہابیوں سے واپس لیا۔اس طرح سے کئی ایک مناظرے بدمذہبوں سے آپ نے کئے ہیں جن میں الحمد للہ اہل سنت وجماعت کو سرخروئی حاصل ہوئی ۔جہاں بھی بدعقیدوں نے اپنی خباثت پھیلانے کی کوشش کی تو سب سے پہلے جس نے ان بد باطنوں کو ذلت ورسوائی سے ہمکنار کیا وہ حضور شیر نیپال ہی کی ذات ہے۔آپ ہی کے مساعی جمیلہ سے آج ملک نیپال میں سنیت کا باغ وبہار ہے جس کا اظہار حضور تاج الشریعہ نے بھی کیا ہے۔

جب آپ کی دینی شوکتوں اور ملی شہرتوں کا پرچم بلند ہوا تو اعداء دین، حاسدین اور برادری کے نام پر شکم پرور فارغین تخریب کار مبلغین، افتراق بین المسلمین کرنے والے مفسدین مرض لاعلاج میں مبتلا ہو گئے۔بجائے بد مذہبوں سے لڑنے کے آپ کی مخالفت پر کمر بستہ ہو کر اپنی پوری صلاحیت اور سارا زور صرف کردیا۔مگر جب آپ کا نعرۂ شیرانہ گونجا تو سب کے قلوب پھٹ گئے اور سارے سیاہ بادل چھٹ گئے، آنکھ والوں نے ان کا تماشہ دیکھ لیا کہ ؎

سب ان سے جلنے والوں کے گل ہو گئے چراغ
شیر رضا کی شمع فروزاں ہے آج بھی

اساتذۂ کرام

(۱) جلالۃ العلم حضور حافظ ملت شاہ عبد العزیز علیہ الرحمہ بانی جامعہ اشرفیہ (مبارکپور)
(۲) حضرت علامہ مولانا حافظ عبد الرؤف علیہ الرحمۃ بلیاوی نائب شیخ الحدیث (مبارکپور)
(۳) حضور بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان مصباحی اعظمی علیہ الرحمۃ (مبارکپور)
(۴) حضرت علامہ سید حامد اشرف کچھوچھوی، (مبارکپور)
(۵) بحر العلوم حضرت علامہ مفتی سید افضل حسین مونگیری

(۶) حضرت علامہ مولانا مفتی جہاں گیر خاں دارالعلوم منظر اسلام (بریلی شریف)
(۷) حضرت علامہ مولانا محمد عبداللہ خاں عزیزی مصباحی (بستوی) نائب شیخ الحدیث
دارالعلوم علیمیہ دامودر پور مظفر پور بہار
(۸) جامع معقولات منقولات حضرت علامہ سید محمد عارف رضوی دام ظلہ العالی (نانپارہ)
(۹) حضرت علامہ مولانا محمد کاظم علی خاں بستوی قدست اسرارہم العالیہ (بریلی شریف)
(۱۰) استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی عبدالجلیل اشرفی علیہ الرحمہ پورنیہ (بہار)
(۱۱) شفیق ملت حضرت علامہ محمد شفیق اعظمی قدس سرہ العزیز (گھوسی)
(۱۲) عم محترم حضرت مولانا محمد جمشید صدیقی علیہ الرحمۃ لوہنہ شریف (نیپال)

خلفاء

☆حضرت علامہ مفتی محمد عبدالحفیظ برکاتی علیہ الرحمہ قاضی مدھوبنی بہار☆ حضرت علامہ مفتی محمد مجیب الرحمٰن صدیقی، برکاتی ☆حضرت علامہ مولانا محمد حسین صدیقی ابوالحقانی برکاتی (بہار)☆حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی احمد حسین صاحب جامعہ حنفیہ غوثیہ نیپال ☆ حضرت علامہ مفتی محمد مسلم صاحب قبلہ جمشید پور (بہار)☆شہزادہ حضور شیر بہار حضرت علامہ مفتی ارشد علی صاحب قبلہ مظفر پور بہار☆حضرت مولانا محمد رحمت علی صاحب قبلہ ضلع مہوتری (نیپال)☆حضرت مولانا محمد شفیع احمد صاحب قبلہ برکاتی مظفر پور (بہار) ☆ حضرت علامہ محمد عارف برکاتی صاحب قبلہ صدرالمدرسین جامعہ غوثیہ غریب نواز اندور (ایم پی)☆حضرت مولانا مفتی محمد رفیق الاسلام مصباحی جامعہ غوثیہ غریب نواز اندور☆ ابوالعطر حضرت مفتی محمد عبدالسلام امجدی برکاتی تاراپٹی نیپال۔

۱۲ محرم ۱۴۳۵ھ مطابق ۱۳ نومبر کو حضرت کی بارگاہ میں حاضر تھا اور کچھ ضروری مشورہ کی غرض سے انیس الاسلام حضرت مولانا عبدالسلام جامعہ آئے دوران گفتگو میری خلافت واجازت کا ذکر ہوا تو ازخود حضرت نے فرمایا ان کے بارے میں کئی بار سوچا اور ارادہ بھی بنایا اس بار رمضان شریف میں جب عمرہ کے لئے حرمین شریفین حاضر ہوا تو انکی خلافت

واجازت نامہ تحریر کرنے کے لئے کاغذ وقلم ہاتھ میں لیا مگر بھیڑ اتنی تھی کہ لکھ نہیں پایا۔ آج میں انہیں اس کی اجازت دیتا ہوں اور ان تمام اوراد ووظائف کی بھی اجازت دیتا ہوں جن کی اجازت مجھے حضور سید العلماء علیہ الرحمہ نے عطا کی ہے۔ اور حجرے کی الماری سے خلافت نامہ جو مطبوع تھا منگوا کر ایک مجھے عطا کیا اور فرمایا کہ اس میں آپ اپنا نام لکھ لیجئے۔ اور ۱۶ محرم ۱۴۳۵ھ کو جب دوبارہ مولانا عبد السلام برکاتی حضرت سے ملاقات کے لئے اور حضرت کے تحفہ برکات کے لئے کچھ میٹر تیار کر رکھا تھا آپ کو دینے کے لئے آئے تو اس دن مولانا عبد السلام کو بھی تمام سلاسل کی اجازت دیدی۔ اور فرمایا کہ ۲۰/۲۱ کو ہونے والے پروگرام جلسۂ برکات النبی میں آپ مجمع عام میں اس کا اعلان کیا جائے گا۔

تلامذہ

آپ کی تدریس کا دائرہ تقریباً نصف صدی پر محیط ہے۔ آپ کے میکدۂ علم وحکمت سے سیراب وسرشار ہونے والوں کی تعداد بے شمار ہے۔ جو دنیا کے مختلف مقامات پر دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ کی درس گاہ کا فیض ایسا وسیع اور جامع ہے کہ آپ کے تلامذہ درس وتدریس، تالیف وتصنیف، فقہ وافتاء، صحافت وخطابت، اصلاح وتبلیغ اور تنظیم و تعمیر کے مختلف میدانوں میں سرگرم عمل ہیں۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشآء

تصنیفات وتالیفات

(۱) فتاوی برکات اول ودوم (مطبوعہ) (۲) شان مصطفیٰ (مطبوعہ) (۳) احسن الکلام (مطبوعہ) (۴) بیس رکعت تراویح دلائل کی روشنی میں (۵) کعبہ یا مزار آدم علیہ السلام (۶) طلاق کے دو اہم باب (۷) اذان خطبہ اور اقامت کے مسائل (مطبوعہ) (۸) بدمذہبوں کے پیچھے نماز کا حکم (۹) ہدایت کا راستہ (۱۰) داڑھی کی شرعی حدوحیثیت (۱۱) تباہی ان گناہوں کی (۱۲) اصلاح العقائد (۱۳) مانع حمل دواؤں کا شرعی حکم (۱۴) القدس فی التاریخ (۱۵) الحضارۃ الاسلامیہ (۱۶) السلام فی الاسلام (۱۷) حفظ

الدین فی طاعۃ المنبویہ (۱۸) تذکرۃ الجیش (۱۹) تحفہ برکات (مطبوعہ)۔

عشق شہ دین

رسول اللہ ﷺ کی محبت وعقیدت ایمان نہیں بلکہ جان ایمان ہے اور آپ کی مدح وثناہر عاشق کے نین کا چین اور دل کا سکون ہے۔آپ کا دل حضور ﷺ کی عقیدت ومحبت کا سمندر ہے۔جان، مال سب کچھ حضور کی محبت پر قربان پہلی بار ۱۹۹۳ء میں زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے، مناسک حج سے فراغت کے بعد جب مدینہ منورہ بارگاہ خیر الانام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میں حاضری ہوئی، مواجہ شریف میں کھڑے ہو کر بصد احترم صلاۃ وسلام پیش کرنے کے بعد سرکار علیہ السلام کے سرہانے خاص ریاض الجنۃ میں ایک وضو سے ایک ختم قرآن شریف پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔آپ کی ذات میں الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کی جلوہ گری ہے۔دور حاضر میں آپ کی ذات ستودہ صفات ''اشداء علی الکفارو رحماء بینھم '' کے مقتضی کا مظہر اتم ہے۔فرائض وواجبات کی ادائیگی کے ساتھ سنن ومستحبات کی پابندی اور مشکوک ومشتبہ اشیاء سے اجتناب ودوری کا عنصر جو آپ کی ذات میں موجود ہے وہ میری نظر میں دوسری جگہ مفقود ہے۔

عشق غوث اعظم

حضور شیر نیپال دام ظلہم العالی والنورانی کو جملہ صلحاء اور اولیاء کرام سے والہانہ عقیدت ومحبت ہے، ہر ایک کی عظمت شان اور قدر ومنزلت کو بہ دل وجان تسلیم کرتے ہیں اور اپنے اسلاف کے معمولات وپیغامات وتحریکات کو عام کرنے میں مصروف رہتے ہیں لیکن خصوصی طور پر آپ کو سب سے زیادہ گہرا لگاؤ اور انتہائی محبت وعقیدت شیخ الکل، تاجدار اولیاء، شہنشاہ بغداد حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ سے ہے۔اکثر وبیشتر بلکہ ہر مجلس میں آپ کا ذکر جمیل کرتے رہتے ہیں اور ہر سال گیارہویں شریف کے موقع پر جامعہ کے وسیع احاطہ میں تزک واحتشام کے ساتھ بڑے ذوق وشوق سے مناتے

ہیں۔آپ حضرت پیران پیر دستگیر غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ کے کس قدر باادب ہیں اس کا اندازہ ذیل کی تحریر سے لگایا جاسکتا ہے۔

غوث الثقلین، غیث الکونین، غیاث الدارین، مغیث الملهوکین، امام الفریقین، واہب المراد، قطب الارشاد، فرد الافراد، سید الاوتاد، مصلح البلاد، نافع العباد، دافع الفساد، سلطان السلاطین، محی الملۃ والدین والحق والشرع المتین والسنۃ والطریقہ والاسلام المبین، شیخ الطالبین والصالحین والکاملین، سیدنا مولانا غوثنا وغیثنا ومغیثنا وغیاثنا وعوننا ومعیننا ابومحمد محی الدین عبدالقادر الحسنی والحسینی الجیلانی البغدادی رضی اللہ المولیٰ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کی شان ارفع واعلیٰ بڑے بڑے علماء، فضلاء، کملاء، فصحاء، بلغاء کی زبان بیان سے افضل واعلیٰ و بالا ہے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات وکرامات، خصائص ودرجات، فضائل و مقامات، محاسن وامارات اورولایت وتصرفات احصاءوشمار سے فزوں۔مرتبہ قطبیت کبریٰ و ولایت عظمیٰ کے ساتھ آنحضور پرنور غوث اعظم رضی اللہ المولیٰ تعالیٰ مخصوص من عنداللہ بقول "قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله" ماموروسائرانواع کرامات وخوارق عادات آپ رضی اللہ عنہ کے لئے دلائل وبراہین کے ساتھ ثابت اورصفت اماتت واحیاءوابراء اکمہ وابرص وتصحیح مرضیٰ وتشفیہ اعلاءوطی زمان ومکان محقق۔

اعلیٰ حضرت کے دینی خدمات کا اعتراف

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام اہل سنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا جنہوں نے دین متین کی سچی خدمت کی اورناموس رسالت کی بھرپور حفاظت فرمائی تادم آخر ہر باطل کا مقابلہ کرتے رہے۔طوائف نجدیہ، وہابیہ، دیوبندیہ، چکڑالویہ، مرزائیہ اور ہر بے دین، مرتدین، غیرمقلدین، خذلھم المولیٰ تعالیٰ کا قلعہ قمع کیا اوران کے عقائد باطلہ اورخیالات فاسدہ سے بلاخوف لومۃ لائم لوگوں کو روشناش کرایا۔ان کے مفاسد برملا بیان فرمائے۔مسلمانوں کوان کے مکروفریب سے آگہی بخشی۔اس لیے یہ لوگ آپ سے بغض وعناد اور سخت عداوت رکھتے ہیں اورطرح طرح کی بدگوئی اور گستاخی ان کی شان میں کرتے

ہیں۔مگراس کی ان سے کیا شکایت کہ وہ اعلیٰ حضرت کے بارے میں ایسا ویسا کہتے ہیں۔ جب کہ یہ لوگ شان الوہیت اور شان رسالت میں گستاخی کرنے سے ذرہ برابر نہیں ڈرتے۔ان کے نزدیک ولی وہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو ابلیس لعین کے علم سے گھٹائے۔یا بہائم وغیرہ کے علم سے تشبیہ دے۔یا ان کے برابر یا ختم نبوت کا انکار کرے۔

کارنامے

آپ کی دینی، ملی، تعمیری اور سماجی خدمات و کارنامے بیشمار ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں:

☆ نیپال کی راجدھانی کاٹھمانڈو شاہی کشمیری مسجد کی امامت کا عہدہ سنبھال کر ایک بڑے سورش و فتنہ اور اختلاف کو ختم کرنا۔

☆ دین کی اشاعت کے لئے شہر جنکپور میں وسیع وعریض زمین تحصیل اور ایک عظیم الشان خالص دینی قلعہ کا قیام اور مرکزی درسگاہ بنام "جامعہ حنفیہ غوثیہ" کی تعمیر و ترقی۔

☆ جامعہ حنفیہ غوثیہ سے متصل ایک خوبصورت حنفیہ جامع مسجد کی تعمیر جدید۔

☆ مریدین و متوسلین اور عوام اہل سنت کی روحانی تربیت و تزکیہ کے لئے پرشکوہ خانقاہ برکات اور شاہ برکات جامع مسجد کی تعمیر

☆ مسلم لاڈلیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے جامعہ برکات الزہراء کا قیام اور اس کی تعمیر۔

☆ ملک و بیرون ملک احقاق حق و ابطال باطل کے لئے وہابیوں، دیوبندیوں کی سرتابی وسرکوبی کے لئے متعدد مناظرے جن میں اہل سنت کو کھلی فتح حاصل ہوئی اور اہل باطل کو شکست فاش۔

☆ پھلواریت کے فتنہ کا انسداد اور لاکھوں مسلمانوں کے عقائد و ایمان کی حفاظت و صیانت، اہل پھلواریت کے عقائد و خیالات کا تحریری انکشاف بنام "خانقاہ پھلواری اپنے آئینے میں" اہل سنت کی عدالت میں۔

☆ علماء و ائمہ کی ایک مضبوط ٹیم قوم کی قیادت و رہنمائی کے لئے تیار کرنا۔

☆ نیپال و بہار کے مختلف علاقوں میں مدارس و مساجد کی تعمیر و تاسیس و اشراف

شیر نیپال اور رد بد مذہباں

غیر مقلدین

غیر مقلدین کا ایک فتنہ یہ بھی ہے کہ تراویح بیس نہیں آٹھ ہی رکعت ہے۔آپ نے اس مسلۂ متفقہ کی تائید اور غیر مقلدین کی تردید میں ایک کتاب تحریر فرمائی جس کا نام برکات المفاتیح فی رکعات التراویح معروف بہ بیس رکعت تراویح دلائل کی روشنی میں ہے اس رسالہ کا ایک اقتباس ملاحظہ کریں۔آپ بیس رکعت تراویح کے اثبات میں احادیث واقوال محدثین ذکر کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:

''ان احادیث کریمہ کے متون وشروح سے ثابت ہوا کہ تراویح بیس رکعتیں ہیں اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں لوگ بیس رکعتیں پڑھا کرتے تھے عثمان غنی اور علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے عہد میں بیس رکعت صحابہ اور غیر صحابہ پڑھتے رہے۔اور بیس رکعت پر خلفائے راشدین اور تمام صحابہ کا اجماع ہوا اور بیس رکعت تراویح پر جمہور علماء، فقہاء، صلحا، محدثین عام مومنین مسلمین کا عمل رہا۔حرمین شریفین میں بیس رکعت تراویح اب تک پڑھی جاتی ہیں ان مذکورہ کتب معتبرہ اور احادیث صحیحہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اصل تراویح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے اور بیس رکعت پڑھنا، ہمیشہ پڑھنا سنت صحابہ، سنت تابعین، ائمہ، مجتہدین اور فقہائے دین متین ہے۔حنفیہ، شافعیہ، حنبلیہ، مالکیہ کا عمل بیس پر ہے۔اہل مکہ مکرمہ اور اہل مدینہ منورہ زادہما اللہ شرفاً وتکریماً کا عمل بیس پر رہا ہے اور اہل مدینہ نے بیس پر جو زائد سولہ پڑھی ہیں۔وہ دراصل نفل ہیں اور اہل مکہ کی مساوات کے لیے ہے کہ وہ ہر چار رکعت پر بیت اللہ شریف کا طواف کرتے تھے اہل مدینہ نے طواف کے بدلے چار چار رکعتیں نفل پڑھیں کہ وہاں طواف نہیں کرسکتے تھے اور وہ روایت کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ابی ابن کعب اور تمیم داری کو گیارہ رکعت پڑھانے کا حکم دیا تھا اس روایت میں سخت اضطراب ہے۔مؤطا امام مالک کی روایت میں اس حدیث کے راوی محمد بن یوسف سے گیارہ رکعتیں منقول ہوئیں اور محمد ابن نصر مروزی نے

انہیں سے تیرہ رکعات نقل کیں۔ محدث عبدالرزاق نے انہیں سے اکیس رکعتیں نقل کیں۔ کما مر عن فتح الباری فی شرح البخاری جلد چہارم، ص ۲۹۸ مضطرب حدیثیں لائق اعتبار نہیں ہوتیں۔ ابن عبدالبر نے فرمایا یہ روایت وہم ہے صحیح یہ ہے کہ آپ نے لوگوں کو بیس رکعت کا حکم دیا۔ یہ ہو سکتا ہے اولاً مع وتر گیارہ پڑھی، پھر تیرہ پھر بیس رکعت تراویح پر تمام صحابہ کا اتفاق ہو گیا، جیسا کہ لمعات میں گذرا"۔

اکابر علمائے دیوبند

بلاشک وشبہ کبرائے وہابیہ علمائے اربعہ ملاعنہ رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبیٹھی و قاسم نانوتوی و اشرف علی تھانوی اور مرزا غلام احمد قادیانی خذلھم اللہ تعالیٰ۔ اپنے عقائد فاسدہ باطلہ اور کفریات واضحہ صریحہ کی بنا پر قطعاً اجماعاً بے دین کفار و مرتدین ہیں۔ ایسے کہ جو ان کے اقوال مردودہ ملعونہ پر مطلع ہو کر ان کے کافر ہونے اور معذب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر۔ ان سفہائے مذکورین اور خبثائے مسطورین کے اقوال بدتر از ازابوال کو دیکھ کر ۸۰ برس پہلے علمائے حرمین شریفین مکہ معظمہ و مدینہ منورہ زادھما اللہ شرفاً و تعظیماً ومشاہیر فقہائے مصر و شام اور مفتیان ہند و سندھ نے بالاتفاق نام بنام ان سب کی تکفیر کی اور صاف فرمایا من شك فی کفرہ و عذابہ فقد کفر۔ جو ان کے اقوال خبیثہ پر مطلع ہو کر ان کے کافر ہونے اور مستحق عذاب ہونے میں شک بھی کرے وہ خود بلاشبہ کافر دائرہ ایمان سے خارج۔ ان دین کے دشمنوں، زندیقوں، منافقوں نے انبیاء کرام، رسولان عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مقدس بارگاہ میں صریح گستاخیاں کی ہیں۔ بالخصوص سید کائنات فخر موجودات علیہ الصلوات والتسلیمات کی ارفع و اعلیٰ شان میں سخت بیباکیاں وبدگوئیاں کی ہیں۔

براہین قاطعہ

اس رسوائے زمانہ کتاب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ بے علم ثابت

کرنے کے لیے اورعوام الناس کوفریب میں ڈالنے کے لیے ایک بے اصل بات نقل کی کہ شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ حالانکہ حضرت شیخ محقق قدس سرہٗ العزیز مدارج شریف میں فرماتے ہیں "ایں سخن اصلے ندارد و روایت بداں صحیح نہ شدہ است" پھر فرمایا امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں لا اصل لہ۔ یہ حکایت محض بے اصل ہے۔ امام ابن حجر مکی نے افضل القریٰ میں فرمایا لم یعرف لہ سند اس کے لیے کوئی سند نہ پہنچائی گئی۔

غور فرمایئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم عظیم گھٹانے کو کیسی بے اصل حکایت سے سند لاتے ہیں اور فریب دینے کے لیے شیخ محقق کا نام بتاتے ہیں جو صراحتاً فرما رہے ہیں کہ اس حکایت کی نہ جڑ نہ بنیاد، پھر بھی انہیں کی طرف اسناد کیسی ڈھٹائی ہے۔ ع

چہ دلاور ست دزدے کہ بکف چراغ دارد

حقیقت بات یہ ہے کہ ان اولیائے شیطان اور اعدائے حبیب رحمٰن کو شیطان لعین سے قلبی دوستی ہے۔ اپنے دوست ابلیس علیہ اللعن کے وسعت علم کو نص سے ثابت مانتے ہیں اور اس کے لیے علم محیط زمین کا اقرار کر رہے ہیں۔ اور اسی علم کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار رکھتے ہیں۔ آپ کے لیے دیوار کے پیچھے تک کا علم ماننے کو تیار نہیں۔ رسول کی دشمنی میں ایسے اندھے بنے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسعت علم کے واسطے کوئی نص نظر نہ آیا۔ حالانکہ بے شمار نصوص قطعیہ آیات بینہ اور احادیث نبویہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم عظیمہ کے واسطے قرآن عظیم اور کتب احادیث میں آفتاب و ماہتاب کی طرح جلوے دے رہے ہیں۔ زمین و آسمان، فرش و عرش، لوح و قلم، تمام عالم کے ایک ایک ذرہ کو نہ صرف حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں بلکہ سائر انبیائے کرام اور رسولان عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی جانتے ہیں۔ ہاں اس فضل جلیل میں آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ تمام جہاں اور تمام انبیاء سے اتم و اعظم ہے۔ حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل کی عطا سے اتنے غیوب کا علم ہے جن کا شمار اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ مجموعہ ماکان و مایکون کا علم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سمندر سے ایک لہر ہے۔

قادیانی

گمراہ و باطل فرقوں میں سے ایک فرقہ قادیانی ہے جس کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی ہے جس نے انبیاء کرام کی شان میں تو گستاخی کی ہے ساتھ ہی اس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس لعین زمانہ کی تردید میں بھی آپ نے ایک کتاب تحریر فرمائی ہے جس کا نام ہدایت کا راستہ ہے۔ اس کتاب سے درج ذیل اقتباس ملاحظہ کیجئے:

انہیں طائفہ خبیثہ کی پیداوار فرقۂ قادیانیہ ملعونہ ہے۔ نانوتوی نے دروازۂ نبوت کھولا اور مرزا غلام احمد قادیانی اپنی جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر بیٹھا۔ مرزا نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ طرح طرح کے خرافات، لغویات، کفریات بکنے لگا۔ انبیاے کرا علیہم السلام کی شان پاک میں بالخصوص حضرت عیسیٰ روح اللہ وکلمۃ اللہ علیہ صلاۃ اللہ اور ان کی والدہ ماجدہ عفیفہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کی شان جلیل میں نہایت بے باکی کے ساتھ گستاخیاں کرنے لگا۔ مرزا کا مدعیٔ نبوت بننا ہی اس کے کافر و اکفر ہونے اور ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہنے کے لیے کافی تھا۔ ایسے شخص کے کافر و مرتد ہونے میں کسی مسلمان کو ہرگز شک نہیں ہوسکتا۔ اس کی کتاب میں فضولیات ولغویات کے انبار ہیں، اس شخص کے کفریات وہفوات بے شمار ہیں۔ بطور نمونہ اس کے اقوال بدتر از ابوال بعنوان ''بکواس'' اسی کی کتابوں سے ذکر کیے جاتے ہیں۔

بکواس (۱): خداے تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔

(ازالۂ اوہام ص: ۵۳۳)

بکواس (۲): اے احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو۔

(انجام آتھم ص: ۵۲)

بکواس (۳): تجھے خوش خبری ہو، اے احمد! تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔

(انجام آتھم ص: ۵۵)

بکواس (۴): میں محدث ہوں اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔

(توضیح مرام طبع ثانی ص:۹)

بکواس (۵): سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلا مطبوعہ ریاض ہندی ص:۹)

بکواس (۶): میں احمد ہوں جو آیت مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں مراد ہے۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص:۶۷۳)

بکواس (۷): وما ارسلنٰك الا رحمة للعٰلمين. تجھ کو تمام جہان کی رحمت کے واسطے روانہ کیا۔ (انجام ص:۷۸)

بکواس (۸): مجھ کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: انت منی بمنزلة اولادی وانت منی وانا منك. یعنی اے غلام احمد! تو میری اولاد کی جگہ ہے تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔ (دافع البلا ص:۶)

بکواس (۹): حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے الہام ووحی غلط نکلی تھیں۔

(ازالۂ اوہام ص:۶۸۸)

بکواس (۱۰): حضرت موسیٰ کی پیشینگوئیاں بھی اس صورت پر ظہور پزیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں امید باندھی تھیں۔ غایت مافی الباب میں یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیشینگوئیاں زیادہ غلط نکلیں۔ (ازالۂ اوہام ص:۸)

غرض اس قادیانی دجال کے مزخرفات، ملعونہ کلمات، مردودہ ہفوات، ملعونہ کفریات، بہت زیادہ ہیں ان کے لیے دفتر چاہیے۔ مرزا اپنی کفریات کی بنا پر یقیناً کافر ومرتد نہ ایسا کہ وہی کافر بلکہ جو اس کے اس عقیدۂ ملعونہ اور اقوال مطرودہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر بلکہ جو اس میں شک وتردد کو راہ دے وہ بھی کافر اور جو اس کی تکفیر میں چوں وچرا کرے وہ بھی کافر بلکہ جو اس کے ان اقوال یا ان کے امثال پر مطلع ہو کر تاویلات کے جھوٹے حیلے، بہانے تلاشے وہ بھی کافر۔

بد مذہبوں کی صحبت کا شرعی حکم

مستدرک للحاکم ۳/۲۳۶ میں سیدنا انس ابن مالک سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں:قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم إن اللہ اختارنی واختارلی اصحاباً واصھارا، وسیاتی قوم یسبونھم وینقصونھم فلا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تؤاکلوھم ولا تناکحوھم ولا تصلوعلیھم ولا تصلومعھم۔

یعنی اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لیے اصحاب واصہار چن لئے اور عنقریب ایک قوم آئے گی جو انہیں برا کہے گی اور ان کی شان گھٹائے گی تو نہ تم ان کے پاس بیٹھو، نہ ان کے ساتھ پانی پیو، نہ کھانا کھاؤ، نہ شادی کرو، نہ ان کے جنازہ کی نماز پڑھو، نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔

گنگوہی، انبیٹھی، نانوتوی، تھانوی، قادیانی کے اقوال کفریہ مذکورہ ایسے ہی صریحہ ہیں جن میں کوئی توضیح، کوئی تاویل نہیں ہوسکتی، نہ سنی جاسکتی، ایسے لوگوں سے دور رہنے کی احادیث کریمہ اور آیات قرآنیہ میں سخت تاکیدیں آئی ہیں۔

(۱) صحیح مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:ایاکم وایاھم لایضلونکم ولا یفتنونکم۔ (ص۱۰،ج۱) ان سے الگ رہو انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

(۲) اور ابوداؤد شریف کی حدیث میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:وان مرضوافلاتعودوھم وان ماتوا فلاتشھدوھم۔ (السنن لابی داؤد باب فی القدر ۲/۲۸۸) وہ بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ۔ مرجائیں تو جنازے پر حاضر نہ ہو۔ ابن ماجہ نے بروایت جابر اس قدر کا اضافہ فرمایا:وان لقیتموھم فلاتسلمواعلیھم۔ (ابن ماجہ باب فی القدر ص ۱۰) اور اگر ان سے ملو تو سلام نہ کرو۔

(۳) عقیلی نے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لاتجالسوھم و لاتشاربوھم ولا تواکلوھم ولاتناکحوھم۔ (کنز العمال ۱۲/ ۵۲۹) ان کے پاس نہ بیٹھو، ساتھ پانی نہ پیا کرو، ایک ساتھ کھانا نہ کھاؤ، ان سے شادی بیاہ نہ کرو۔ ابن حبان نے انہیں کی روایت سے اتنا زائد کیا لاتصلوا علیھم و لاتصلوا معھم۔ (کنز العمال ۱۱/ ۵٤۰) ان کے جنازے کے نماز نہ پڑھو۔ ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

(۴) دیلمی نے معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انی بریٔ منھم وھم براء منی جھادھم کجھاد الترك والدیلم۔ (فتاوی رضویہ ۳/ ۲۹۵، فردوس الاخبار ۲/ ٤٤۹) میں ان سے بیزار ہوں وہ مجھ سے بے علاقہ ہیں۔ ان پر جہاد ایسا ہے جیسا کافران ترک و دیلم پر۔

(۵) ابن عساکر سے روایت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذا رئیتم صاحب بدعة فاکفھروا فی وجھه فان اللّٰه یبغض کل مبتدع و لا یجوز احدمنھم علیٰ الصراط لکن یتھافتون فی النار مثل الجراد والذباب۔ (تنزیه الشریعة ۱/ ۳۱۹ تذکرة الموضوعات ص ۱۵ باب افتراق الامة)

جب کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس کے روبرو ترش روئی کرو۔ اس لیے کہ اللہ تعالی ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے۔ ان میں کوئی پل صراط پر گزر نہ پائے گا بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آگ میں گر پڑیں گے جیسے ٹڈیاں اور مکھیاں گرتی ہیں۔

(۶) طبرانی وغیرہ کی روایت میں ہے عبداللہ بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے من وقر صاحب بدعة فقد اعان علیٰ ھدم الاسلام۔ (کنز العمال ۲/ ۱۱) جو کسی بدمذہب کی عزت و تکریم کرے تو اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی۔

نیز طبرانی معجم کبیر اور ابو نعیم نے حلیہ میں معاذ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی من

مشیٰ الیٰ صاحب بدعة لیوقره فقداعان علیٰ هدم الاسلام۔ (الطبرانی الکبیر المعجم ۲/ ۹۶) جو کسی بدمذہب کی طرف اس کی عزت وتوقیر کرنے کو چلے اس نے اسلام کے ڈھانے میں اعانت کی۔

قال العلماء فی کتب العقائد کشرح المقاصدو غیره ان حکم المبتدع البغض و الاهانة و الردو الطرد۔ (الفصل الرابع فی الامامة ۲/ ۲۷۰) علمائے کتب عقائد مثل شرح مقاصد وغیرہ میں فرمایا کہ بدمذہب کا حکم اس سے بغض رکھنا اسے ذلت دینا اس کا رد کرنا اسے دور ہانکنا ہے۔

وفی غنیة الطالبین قال فضیل ابن عیاض من احب صاحب بدعة احبط الله عمله و اخرج نور الایمان من قلبه و اذاعلم الله عزوجل من رجل انه مبغض صاحب بدعة رجوت الله ان یغفرذنوبه وان قل عمله و اذارئیت مبتدعاً فی طریق فخذطریقاً آخراً۔فصل فی اعتقاد اهل سالسنة ج ۱/ ۸۰)

فضیل ابن عیاض نے فرمایا جو کسی بدمذہب سے محبت رکھے اس کے عمل حبط ہو جائیں گے اور ایمان کا نور اس کے دل سے نکل جائے گا اور جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو جانتا ہے کہ وہ بندہ بدمذہب سے بغض رکھتا ہے تو مجھے امید ہے کہ مولیٰ سبحانہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے اگر چہ اس کے عمل تھوڑے ہوں جب کسی بدمذہب کو راہ میں آتا دیکھو تو تم دوسری راہ لو۔

(۷) امام احمد وابوداؤد وترمذی وابن حبان وحاکم نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لاتصاحبوا الامومناً و لایاکل طعامك الاتقیٰ۔ (السنن لابی داؤد، ادب ۱۶، ترمذی ۵۶) صحبت نہ رکھ مگر ایمان والوں سے۔ تیرا کھانا نہ کھائے مگر پرہیز گار۔

(۸) ابوداؤد ونسائی نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثل جلیس السوء کمثل صاحب الکیران لم یصبك من سواده اصابك من دخانه۔ (

السنن لابی داؤد باب من یومر ان یجالس) یعنی بدوں کی صحبت ایسی ہے جیسے لوہار کی بھٹی کہ کپڑا کالے نہ ہوئے۔ دھواں جب بھی پہنچے گا۔ حاصل یہ ہے کہ آدمی اشرار کے پاس بیٹھنے سے نقصان اٹھاتا ہے۔

(۹) انس ابن مالک سے ابن عساکر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایاك وقرین السوء فانك به تعرف۔ (حمع الجوامع للسیوطی ۹۲۸۸) برے ساتھی سے بچ کہ تو اسی کے ساتھ پہنچانا جائے گا۔

(۱۰) ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابن عدی نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اعتبروا الصاحب بالصاحب۔ (الکامل لابن عدی ٢/٦٦٤) آدمی کو اس کے ہم نشیں پر قیاس کرو۔

(۱۱) ابن شاہین نے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تقربوا الیٰ اللّٰه ببغض اهل المعاصی والقوهم بوجوه مکفهرة والتمسوا رضا اللّٰه بسخطهم وتقربوا الی اللّٰه بالتباعد عنهم۔ (کنز العمال للمتقی ٣/٦٥)
اللہ کی طرف تقرب کرو اہل معاصی کے بغض سے اور ان سے ترش روئی کے ساتھ ملو۔ اور اللہ کی رضامندی ان کی خفگی میں ڈھونڈو اور اللہ کی نزدیکی ان کی دوری سے چاہو۔

تنبیه: طائفہ وہابیہ، دیابنہ، مرزائیہ سے بڑھ کر اہل معاصی کون؟ جو سراپا معصیت ہیں، ان کے پاس حسنہ کا نام ونشان نہیں۔

(۱۲) امام احمد نے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے ساتھ ہے۔

(۱۳) اور فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث احلف علیهن وعدمنها لایحب رجل قوماً الاجعله اللّٰه معهم۔ (المسند لاحمد بن حنبل ٦/١٤٥)
میں قسم کھا کر فرماتا ہوں کہ جو شخص کسی قوم سے دوستی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے انہیں کا ساتھی بنائے گا۔ رواہ احمد والنسائی والحاکم والبیهقی عن ام

المؤمنين الصديقة۔

(۱۴)اورفرماتے ہیں من احب قوماً حشره الله فی زمرتهم۔ (المعجم الکبیرللطرانی ۳/۳، کنزالعمال للمتقی ۹/۱۰۷) جوجس گروہ سے دوستی کرے گااللہ اس کوانہیں کے گروہ میں اٹھائے گا۔

وقال تعالیٰ "لاتتخذ عدوی و عدوکم اولیاء"(پ۲۸ع٦) میرے اور اپنے دشمنوں کودوست نہ بناؤ۔

مدارک شریف میں ہے: لاتتخذوهم اولیاء تنصرونهم وتستنصرونهم۔ یعنی تم ان کوایسایارغارنہ بنا کہ تم ان کی مددکرواوران سے مددلو۔

اورتفسیرکبیرمیں ہے: ان الله تعالیٰ امرالمسلم ان لایتخذالحبیب والناصرالامن المسلمین۔ (فتاویٰ مصطفویہ اول) ترجمہ: مسلمان کواللہ کاحکم ہے کہ مسلمانوں کے سوااپنایارومددگارنہ بنائے۔

وقال تعالیٰ: یاایهاالذین اٰمنوالاتتخذوابطانة من دونکم لایألونکم خبالا۔ (پ۴، ع۳) اے ایمان والو! غیروں کواپناراز دارنہ بناؤ وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے۔

وقال تعالیٰ: لا یتخذ المؤمنون الکافرین اولیاء۔ (پ۳، ع۱۰) مسلمان مسلمانوں کے سوادوست نہ بنائے۔

وقال تعالیٰ: واما ینسینك الشیطٰن فلاتقعدبعد الذکریٰ مع القوم الظالمین۔ (پ۷ع۱۴) اوراگرشیطان تجھے بھلادےتویادآنے پرظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔

تنبیه: وہابیہ، مرزائیہ مرتدوں سے بڑھ کردنیاجہان کے پردے پرظالم کون ہے؟

وقال تعالیٰ: و لاترکنوا الیٰ الذین ظلموافتمسکم النار۔ (پ۱۲ع۹) اورظالموں کی طرف نہ جھکوکہ آگ تمہیں چھوئے گی۔

تنبیه: کسی کی طرف جھکنااس کے ساتھ میل، محبت رکھنےکوکہتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافروں، بے دینوں، گمراہوں، دیوبندیوں، وہابیوں، مرزائیوں کے ساتھ میل جول، رسم وراہ، مودت، محبت اور وداد واتحاد، ان کی ہاں میں ہاں ملانا، ان کی خوشامد میں رہنا ناجائز وحرام ہے۔ وقال تعالیٰ ومن یتولھم منکم فانہ منھم۔ (پ ۶، ع ۱۱) جو تم میں ان سے دوستی کرے وہ انہیں میں سے ہے۔ اس میں بہت شدت وتاکید ہے کہ مسلمانوں پر یہود ونصاریٰ اور ہر مخالف دین اسلام سے علیحدگی اور جدا رہنا واجب ہے۔ (مدارک، خازن)

عربی ادب

مفتی اعظم نیپال کی شخصیت متعدد صفات حمیدہ، خصائص جمیلہ کے مالک ہے۔ آپ بہترین حافظ وقاری بھی ہیں، زبردست عالم وفاضل بھی ہیں، ملک نیپال کے عظیم مرکزی دینی درس گاہ و دارالافتاء کے شیخ الحدیث اور صدر مفتی بھی ہیں اور پورے ملک نیپال کے قاضی بھی ہیں۔ دنداں شکن حاضر جواب مناظر ہیں اور بے مثال خطیب بھی۔ ان سب کے باوجود عربی زبان ولغت پر بھی مہارت رکھتے ہیں اور مقالہ نگاری میں دست کمال بھی۔ چنانچہ جامعہ ازہر مصر کے زیر اہتمام ہونے والے سالانہ عالمی سیمینار کے حسین موقعہ پر عربی زبان میں آپ نے کئی مقالے لکھ کر ارسال فرمایا اور الحمد للہ وہ مقالے دیگر مقالوں کے ساتھ چھپ کر عالم اسلام میں شائع بھی ہوئے۔ سیمینار میں شریک ہوکر جو خطاب آپ نے فرمایا ان میں سے صرف تین اختصاراً ہدیہ قارئین ہیں۔

پہلا خطبہ ربیع الاول ۱۴۲۸ھ مطابق مارچ ۲۰۰۷ء

لفضيلة الشيخ جيش محمد الصديقى البركاتى
المفتى الاعظم وقاضى الشرع بنيبال و شيخ الحديث للجامعة الحنفية الغوثيه جنكفور/٦ـ نيبال۔

الحمد لله الذى فضل سيدنا ومولانا نبى الانبياء عظيم الرجاء عميم الجود والعطاء ماحى الذنوب والخطاء شفيعنا يوم الجزاء نبينا و حبيبنا وعوننا ومعيننا و غوثنا ومغيثنا و غيثنا و غياثنا محمدا ﷺ على العالمين واقامه يوم القيامة للمذنبين المتلوثين الخطائين الهالكين شفيعا فصلى الله تعالىٰ وسلم وبارك عليه و علىٰ كل من هو محبوب ومرضى لديه صلاة تبقى وسلاما يدوم بدوام الملك الحى القويم اشهد ان لا الٰه الا الله وحده لا شريك له واشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله بالهدىٰ و دين الحق ارسله ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون وصلى الله تعالىٰ عليه و علىٰ اٰله وصحبه اجمعين وبارك وسلم

اما بعد!

السادة الكرام والضيوف العظام والاساتذة الاجلاء وعلماء الملة الاسلامية من مختلف الاقطار والقارات۔نحييكم بتحية الاسلام تحية من عند الله تعالىٰ مباركة طيبة معطرة السلام عليكم ورحمة الله و بركاته۔

نرحب بكم جميعا فى اعمال المؤتمر التاسع عشر۔قد جئنا كم والحمد لله للشركة والحضور فى هذ المؤتمر من دولة نيبال قارة جنوب آسيا وهى ارض دار الحرب ،معبد الاصنام والاوثان دار الكفر

والطغيان والغلبة فيها للكفار والمشركين والاقليات المسلمة فى هذه الدولة وليس فيها المعهد الاسلامى الرسمي والمعاهد التى اسسها فيها المسلمون المستضعفون هزيلة وفى حاجة الى العون بجهود ذاتية اذ ان ضعف المستوى الاقتصادى للمسلمين نتج عنه الخفاض المستوى المعيشة ولذلك رثت احوالها وضعفت هيئاتها وقد وصلنا بعون الله تعالىٰ مع الخير الى الجمهورية مصر العربية دار الاسلام ،دار الامن والامان وهى ارض الكنانة الغالية ومهبط الانبياء والمرسلين ومسكن الاولياء والحكماء والصالحين ، ومصدر العلوم والانوار لعامة المسلمين ومعهد الحضارات الاسلامية منذ آلاف سنين. واننا نشكر شكرا جميلا الرئيس محمد حسنى مبارك و الدكتور محمود حمدى زقزوق على اقامه هذ المؤتمر العظيم حيث نلتقى بزيارة العلماء والفضلاء المحققين المخلصين والمعالجين الموضحين هم يعالجون المسائل المشكلة و يبذلون جهدهم فى حل مشكلات العالم الاسلامى، كوضحون كل ما يدور و يحدث من الحادثات والمهمات عملا بقوله تعالىٰ "ولتكن منكم امة يدعون الىٰ الخير و يامرون بالمعروف و ينهون عن المنكر و اولئك هم المفلحون "(أل عمران أية ١٠٤)

عندى حل مشكلات العالم الاسلامى

☆فى اطاعة الله ورسوله جل جلاله و صلى الله تعالىٰ عليه و سلم.

☆الاعتصام بحبل الله و سنة رسول الله و سيرة نبى الله ﷺ

☆نأخذ بكل ما جاء به نبينا ﷺ ونلتزم بما أمر نا به رسول الله ﷺ

قال الله تعالىٰ "اطيعوا الله و اطيعوا الرسول "(النساء أية ٥٩)

و قال الله تعلىٰ "ما أتكم الرسول فخذوه وما نهكم عينه فانتهوا "(الحشر اية ٧)

و قال الله تعلىٰ "واعتصموا بحبل الله جميعا و لا تفرقو "(ال عمران أية ١٠٣)

☆و علی الدول الاسلامیة تحصیل قوات الدفاع و استحداث الآلات الجدیدة۔

یعنی کل قوات فی کل شعب قوة الیة ،بشریة ،قوة صاعدة، قوة قهریة،قوة جویة،قوة ارضیة،قوة بریة ،قوة بحریة،وغیر ذلك لیسلم المسلمون النستضعفون فی اظلال رعبها حیث الاقلیات المسلمة فی دیار الکفر و الشك۔والحمد لله رب العلمین و صلی علی خیر خلقه محمد و اله وصحبه اجمعین۔

دوسرا خطبہ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ،مطابق مارچ ۲۰۰۸ء

الحمد لله الذی فضل سیدنا ومولانا نبی الانبیاء عظیم الرجاء عمیم الجود و العطاء ماحی الذنوب و الخطاء شفیعنا یوم الجزاء نبینا و حبیبنا وعوننا ومعیننا و غوثنا ومغیثنا و غیثنا و غیاثنا محمدا ﷺ علی العالمین واقامه یوم القیامة للمذنبین المتلوثین الخطائین الهالکین شفیعنا فصلی الله تعالیٰ وسلم وبارك علیه و علیٰ کل من هو محبوب ومرضی لدیه صلاة تبقی وسلاما یدوم بدوام الملك الحی القویم اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له واشهد ان سیدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله بالهدیٰ و دین الحق ارسله لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون وصلی الله تعالیٰ علیه و علیٰ اله وصحبه اجمعین وبارك وسلم۔

اما بعد!

السادة الکرام والضیوف العظام والاساتذة الاجلاء وعلماء الملة الاسلامیة من مختلف الاقطار و القارات۔نحییکم بتحیة الاسلام تحیة من عند الله تعالیٰ مبارکة طیبة معطرة السلام علیکم ورحمة الله و برکاته۔

الاسلام ينهى عما يثير العداوة والبغضاء والاختلاف والتفرق والفساد قال تعالىٰ "ولا تكونو اكالذين ....عذاب عظيم"
(آل عمران ١٠٥)

و قال الله تعالىٰ "واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا"
(آل عمران آية ١٠٣)

وقال تعالىٰ "ولا تفسدوا فى الارض.....من المحسنين" (الاعراف ٥٦)

الاسلام يدعو الىٰ رد الظلم ونصرة الحق والتحقق من المعلومات الحربية ومعاملة الاعداء فى حالة السلم ومعاملة غير المسلمين با حسنىٰ والمعاهدات السليمة وحق الدفاع الشرعى ونصرة المظلومين والثبات فى الميدان والوحدة فى الميدان اولصبر فى الميدان وسلوك المسلمين فى الحرب و آداب الحرب وحسن اتقبال الموت فى سبيل الله ومقابلة مكر الاعداء ،والاصرار على الحق والاستجابة للسلام واحرام المعاهدات الدولية ،والاخوة الانسانية وو حدة الجنس البشرى و تكريم الجنس البشرى.والاسلام ينهى عن الحرب والاكراه فى الدين والتكبر فى العلاقات الدولية.الاسلام وهو دين لكل زمان ومكان على العقيده والشريعة والاخلاق فالاسلام يدعو الى الايمان با لله وبما انزل والطاعة والعبادة والشكر علىٰ نعمائه والرضا برضاء الله والتوكل على الله والوفا بعهد الله ودوام ذكر الله ودعاء الله وحب الله وحب رسول الله وان يكون حبه وحب الرسول ﷺ فوق كل شئى .والتعاون على الخير والتواضع الاتحاد والاعتدال والتوسط والتأدب فى الحديث وطلب العلم من العلماء والقدوة الحسنة والتوسط فى الامور والعدل والاحسان.

الدعاء:اللهم انصر من نصر دين مهمد ﷺ واجعلنا منهم اللهم اخذل من خذل دين محمد ﷺ ان الله يأمر بالعدل والاحسان.شكرا

تیسرا خطبہ ربیع الاول ۱۴۳۰ھ، مطابق مارچ ۲۰۰۹ء

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد و النعمة لك يا الله و الصلاة و السلام عليك يا رسول الله و علىٰ آلك و اصحابك نجوم الهدى

وبعد!

فانه يطيب لى فى هذا المقام ان اتقدم الىٰ حضراتكم بمناسبة هذ المؤتمر العام الواحد و العشرين للمجلس الاعلىٰ للشؤن الاسلامية بتحياتى الخالصة ،ونحييكم بتحية الاسلام تحية طيبة

السلام عليكم و رحمة الله و بركاته۔

قد جئناكم للشركة و الحضور فى هذ المؤتمر من جمهورية نيبال الوثنية ،قارة جنوب آسيا او لا اننا نشكر شكرا جزيلا للرئيس محمد حسنى مبارك ،و الدكتور محمود حمدى زقزوق على اقامة هذا المؤتمر العظيم حيث نتشرف بزيارة العلماء الاجلة و الفضلاء النابغة من شتى دول العالم۔

ايها الاخوة ان الاسلام من خلال النبعين المقدسينيه يدعونا الى الحب و الاخاء و التسامح و التعاون و الى عدم التفرق ،و الى اتباع الصراط المستقيم .يقول سبحانه وتعالىٰ "واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقو" (آل عمران آية ١٠٣)ويقول " و اطيعوا الله ورسوله و لا تنازعوا فتفشلوا و تذهبوا ريحكم" (الانفال ٤٦)و يقول الرسول ﷺ عليكم بسنتى وسنة الخلفاء الراشدين المهديين ،تمسكوا بها و عضوا عليها بالنواجذ۔ (الترمذى)

ومن الخصائص التى تميزت بها شريعة الاسلام انها حددت

المفاهيم التى يجب ان يسير عليها الناس فى حياتهم وما يجب عليهم نحو خالقهم ان يخلصوا اله العبادة و الطاعة.وما يجب على الانسان نحو نفسه ونحو من هم تهت ولايته ،وحددت مفاهيم الالفاظ تحديدا واضحا دقيقا حتى لا يختلط الحق بالباطل .والمفاهيم من الدين والوحى والقيم والاخلاق والتقليد والاجتهاد والفكر والنظر الاسلامكى حددت العلاقات التى يجب ان يسير عليها الناس جميعا فيما بينهم ايها السادة! نحن الآن فى اشد حاجة الى التضامن والاخوة الاسلامية الصحيحة والتضامن كما علمتم هو مبدأ دينى ومطمح اساسى من مطامح المسلمين والذى ينبغى ان يشمل ايضا علاقاتنا السياسية والاقتصادية والاجتماعية والثقافية و غيرها،وانه اساس للحفاظ على قيمنا الروحية واالمادية وطريق للتعاون المتبادل والتعايس المثمر.وتحقيقا لذلك ينبغى القضاء على كل الخلافات مهما كان نوعها طائيه ومذهبية وغيرهما.ولا بد من مساعدة كل الموسسات والمنظمات التى تهدف الى دعم الشعوب الاسلامية ت تحرير ها من كل تبعية اجنبية فالتضامن بين المسلمين واجب عليهم بصفتهم ابناء ملة واحدة كما ورد فى القرآن الكريم فى قوله تعالىٰ "ان هذه امتكم امة واحدة و انا ربكم فا تقون" (المؤمنون ٥٢)و قول الرسول ﷺ مثل المؤمنين فى توادهم وترحمهم وتعاطفهم مثل الجسد اذا اشتكىٰ منه عضو تداعى له الجسد بالسهر والحمى"

ويجب علينا الآن ان نتذر المفاهيم والقواعد الاسلامية للمسؤولية والتجامن والاخاء الاسلامى ومهما تتباين مصالحهم الخاصة فعليهم ان يجعلوا الاخوة فى الله فوق المصالح الشخصية.

ايها السادة!ان لقائنا اليوم فى مؤتم العالمى الاسلامى الذى يضم

من القادة والمفكرين والعلماء انما هو وسيله لتجميع الصف و توحيد الكلمة والاتفاق علىٰ برنامج عمل نحقق به اهدافنا وآمالنا بل اهداف المسلمين وآمالهم.

انتهز هذه الفرصة لاشكر المؤتمر الذى اتاح لى هذه الفرصة الثمينة لا تحدث معكم فى هذا اظرف الذى تمر به امتنا الاسلامية.

وفى الختام اشكر شكرى الحار لحكومة جمهورية مصر العربية على دعمها الثمين والدائم للعمل الاسلام المشترك و شكرى للشعب مصرى علىٰ ترحيبهم الاخوى. هذا واتمنى للمؤتمر المبارك نجاحا كاملاسائلا من الله تعالى ان يسامحنا وان يغفر لنا خطايانا وتقصيرنا فى امور ديننا ودنيانا وان ينصر امتنا الاسلامية التى يتكالب عليها من كل حدب وصوب وان يوحد خطاها ويهد حكامها للعمل بكتاب الله و سنة نبيه عليه الصلاة والسلام.

شكرا مع السلام

مفتی اعظم نیپال تأثرات کے آئینے میں

(۱) مخدوم العلماء، افضل الشعراء سید شاہ آل رسول حسنین نظمی میاں علیہ الرحمہ
سجادہ نشین سرکار کلاں خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ (مارہرہ شریف)

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ حبیبہ الکریم

امابعد!

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں
شور مہ نو سن کر تجھ تک میں دواں آیا
ساقی میں تیرے صدقے مے دے رمضاں آیا

جب مجھے معلوم ہوا کہ میرے والد ماجد حضور سید العلماء اپنی حیات ظاہری کے آخری دور میں نیپال کے دورے پر تشریف لائے جہاں سے جانے کے بعد میرے ابا کا انتقال ہوگیا وہ آخری دورہ تھا میرے والد ماجد کا، میں نے سوچا کہ ابا نے نیپال کو کیوں چنا؟ نیپال بھر میں شیر نیپال کو کیوں چنا؟ تو جب غور کیا تو معلوم ہوا کہ ایک مصطفیٰ نے صدیق کو چنا تھا تو آل مصطفےٰ نے صدیقی کو چنا تو وہ ابا کا انتخاب، میرے والد ماجد کا انتخاب، آبروئے خانوادۂ برکات کا انتخاب یقیناً ایسا ویسا نہیں ہوسکتا اور میں آپ سب حضرات کو گواہ بنا کر آج اس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ حضور جیش محمد صدیقی صاحب شیر نیپال کی مخالفت کرنے والا ہم برکاتیوں کا مخالف ہے وہ خاندان برکات کا مخالف ہے۔ ہمارا اس کے خلاف اعلان جنگ ہے اور میں مفتی صاحب کو یہ بھی یقین دلانا چاہتا ہوں کہ مفتی صاحب آپ اپنا مشن آگے بڑھاتے رہئے پورا خاندان برکات آپ کی پشت پر ہے، آپ کا پسینہ جہاں گرے گا میرا خون وہاں گرے گا۔ سید کا خون سستا نہیں ہے اور سیدوں میں بھی نظمی کا خون بہت اعلیٰ ہے۔ میرے خون کا گروپ (ONEGATIVE) ہے۔ ایک ہزار آدمی میں ایک آدمی کا ملتا ہے بس۔ اتنا مہنگا خون رکھتا ہوں اپنی رگوں میں، نبی کا خون تو ہے ہی مہنگا لیکن اس خون

میں بھی مہنگا ترین خون میرا ہے اور وہ آپ کی نذر رہے۔ جس وقت آپکو ضرورت ہو نظمی کی اولاد آپ پر قربان ہے۔ میں سپوت ہوں کپوت نہیں ہوں۔ میرے باپ نے آپ کو اپنایا ہے تو یہ میرا فرض ہے کہ میں آپ کو اپناؤں۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ باپ کے اپنانے سے کچھ نہیں ہوتا، باپ کے اپنانے سے ہی کچھ نہیں ہوتا آپ کو تو باپ کے باپ نے یعنی ہم سب کے باپ نے اپنایا ہے، حبیب کبریا آپ کے ساتھ ہیں، اللہ تبارک وتعالی آپ کا ساتھ دے رہا ہے، یہ خوش قسمتی ہر ایک کے حصے میں نہیں آتی۔ لوگ تو بہت گھوم رہے ہیں ،مفت کے مفتی بھی گھوم رہے ہیں۔

جانے کیسے کیسے، ایسے ویسے ہوگئے
ایسے ویسے، کیسے کیسے ہوگئے

لیکن معاملہ آج جو ہے ہر شخص دلیل چاہتا ہے، پورے ثبوت چاہتا ہے اور آپ نے وہ ثبوت خانقاہ کی صورت میں دے دیا ہے اور مدرسہ (حنفیہ غوثیہ) جنکپور کی صورت میں پیش کیا ہے یہ جو اللہ کے سپاہیوں کا لشکر بیٹھا ہے (فارغین علماء، فضلاء، قراء اور حفاظ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) یہ آپ ہی کی چھاؤنی سے نکلا ہے، یہ علم دین کا کارواں جتنا آگے بڑھے گا جو ثواب انہیں ملے گا وہ سارا ثواب آپ کو ملے گا۔ میں بہت خوش ہوں، بہت خوش ہوں کہ میرے والد کا روحانی بیٹا، میرا روحانی بھائی (الحمد للہ) کے چراغ سے چراغ جل رہا ہے، یہ برکاتی چراغ ہے یہ مشعل برکاتیت ہے، اس کی شعائیں یہاں سے ہندوستان کے کشمیر سے کنیا کماری تک ہیں۔ الحمد للہ رب العالمین شیر نیپال کی سرگرمیاں صرف نیپال تک نہیں بلکہ سرحدوں کے پار بھی پہونچی ہیں، انشاء اللہ اور اس سے بھی آگے پہونچیں گی۔ ابھی تو نکلے ہیں ابھی تو ان کا رنگ دنیا نے دیکھا ہے، انشاء اللہ تبارک وتعالی دیکھئے کہ کس طرح سے شیر نیپال دنیا کو مسخر کرتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالی سے میری دعا ہے جس خانقاہ برکات کا افتتاح ہوا ہے تو یہ خانقاہ برکات اصل خانقاہ برکاتیہ کا صحیح معنی میں عکس ثابت ہو، انشاء اللہ اور ان بزرگوں کا ایک چھت کے نیچے جو سات قطب لیٹے ہوئے ہیں ان کا فیض جاری وساری رہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(۲) حافظ ملت حضرت علامہ عبدالعزیز علیہ الرحمہ محدث مرادآبادی، بانی جامعہ اشرفیہ مبارکپور

مولانا جیش محمد صدیقی ایک قابل عالم دین ہیں ان سے بہت سی امیدیں وابستہ مجھے امید ہے کہ اس علاقہ میں ان کے ذریعہ سنیت کی تبلغ واشاعت ہوگی۔

(۳) تاج الشریعۃ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری دامت برکاتہم القدسیہ (بریلی شریف)

یہاں (جامعہ حنفیہ غوثیہ کی سرزمین) ہمیں بہت خوشی ہے کہ حضرت شیر نیپال جیش محمد یہ تنہا ایک آدمی ہیں، یہ جیش محمد ہیں جیساان کانام ہے وہ اپنے نام کے مطابق جیش محمد ہیں، محمد کالشکر ہیں، محمد رسول اللہ کے دین کے سپاہی نہیں بلکہ دین کے لشکر ہیں یہ جوانہوں نے اس دیار میں پہچان مسلک اعلیٰحضرت کی قائم کررکھی ہے، اس پہچان کوآپ لوگ بھی قائم رکھیں اورانہوں نے مسلک اعلیٰحضرت کا جوجھنڈابلند کیا ہے اس جھنڈے کے نیچے رہو۔آج جوان کے جھنڈے کے نیچے رہے گا کل وہ محمد رسول اللہ کے جھنڈے کے نیچے رہے گا۔

(۴) حضرت علامہ مفتی محمد مطیع الرحمٰن رضوی نائب شیخ الحدیث جامعہ نوریہ، بریلی شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی حبیبہ الکریم!

ذوالفضائل الکثیرہ حضرت علامہ مفتی جیش محمد صاحب قبلہ دام ظلہ العالی اہل سنت و جماعت کے ممتاز عالم، کہنہ مشق خطیب، مایۂ ناز مناظر ہونے کے ساتھ ماہر مفتی اور کثیر الصفات شخصیت کے مالک ہیں۔

(۵) حضرت علامہ سید محمد عارف رضوی نانپاروی صاحب قبلہ

خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند شیخ الحدیث دارالعلوم منظر اسلام، بریلی شریف

یوں تو میں ذاتی طور پر قاضی نیپال سے واقف ہی نہیں بلکہ ان کے علم وحلم اوران کی بالغ النظری کا بہت ہی قریب سے عارف ہوں تاہم فتاویٰ برکات میں آپ کے جس تبحر علمی کا ثبوت ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔اب سے چند سال قبل جب علمائے اہل سنت کے ایک

عظیم اجتماع میں بالاتفاق مولانا کو قاضی نیپال اور وہاں کے سب سے بڑے اور شریعت مطہرہ کے ذمہ دار مفتی کے منصب رفیع پر فائز المرامی کا اعلان کیا گیا تھا وہ آپ کی جزوی صلاحیتوں اور آپ کے زہد و اتباع شریعت اور انتظامی امور کی بہترین انجام دہی پر منصب درس حدیث میں آپ کی اعلیٰ کارکردگی جیسی بہت سی خوبیوں کو دیکھا گیا تھا۔مگر فتاوی برکات نے جنکپور دھام کی اس عظیم کانفرنس میں شریک جملہ علمائے کرام جن میں یہ گدائے رضوی بھی موجود تھا، سب کے دل باغ باغ کردیئے اور یہ ثابت کردیا کہ حضرت قاضی نیپال صرف منصب قضاء ہی کے اہل نہیں ہیں بلکہ سرزمین نیپال وہند میں امیر شریعت وامیر کاروان اہل سنت ہیں۔آپ نے فتاوی برکات کے علاوہ بھی بہت سے شرعی مسائل پر اپنی کوششیں صرف فرمائی ہیں جنہیں آپ نے اچھوتے طرز استدلال سے اس قدر صاف و واضح انداز میں علماء کے سامنے رکھا کہ بالآخر علماء کو نہ صرف یہ کہ آپ کی تحقیق اور فقہی و کلامی استدلال کو ماننا ہی پڑا بلکہ یہ اعتراف بھی کرنا پڑا کہ ہماری صف میں الحمدللہ اب بھی ایسے حق گو، حق نگر، حق پسند، باشعور متبحر علماء میں ایک مفتی جیش محمد صاحب صدیقی برکاتی ثم رضوی بھی ہیں۔

(۲) مفتی اعظم ہالینڈ، حضرت علامہ مفتی عبدالواحد قادری صاحب قبلہ دربھنگہ

امین شریعت صوبہ بہار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریباً چالیس سال قبل کی بات ہے جب کہ ۱۳۹۴ھ ماہ ربیع النور میں مدرسہ حنفیہ جنکپور دھام میں مدرسہ ہذا کے زیراہتمام عظیم الشان فقید المثال جلسہ ہوا۔جس میں قوم وملت سے خطاب فرمانے کیلئے سرکار مارہرہ مطہرہ حضور سید العلماء عمدۃ المتکلمین علامہ سید شاہ آل مصطفیٰ صاحب صدر سنی جمیعۃ العلماء بمبئی، جلالۃ العلم استاذ العلماء حضور حافظ ملت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث مرادابادی اور مجاہد جلیل حضرت علامہ مولانا سید مظفر حسین کچھوچھوی ممبر پارلیامینٹ وغیرہم نے تشریف ارزانی فرمائی تھی۔اس وقت نیپال کے افق پر شیر نیپال عالم خوش خصال مولانا حافظ شاہ جیش محمد صدیقی کے برکات علم وفضل کا سورج

طلوع کر چکا تھا اور اس کی کرنیں ترائی نیپال سے مغلان کے حدود اربعہ پر چمکنے لگی تھیں۔ مذکورہ فقید المثال جلسہ کا ذمہ اسٹیج پورے طور پر فقیر بے مایہ کے کنٹرول میں تھا۔ اور میرے خیال میں اس جلسہ کو نیپال کی تاریخ میں بہر نوع تاریخی حیثیت حاصل ہوئی۔ اسی وقت سے اس مدرسہ نے "جامعہ حنفیہ غوثیہ" کا لباس زریں زیب تن کیا، جو روز افزوں روشن وتابناک ہوتا گیا۔ اس مبارک ومسعود موقعہ سے خصوصی طور پر حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے اس فقیر سراپا تقصیر کو طلب فرمایا اور نصیحت فرمائی کہ "مولانا جیش محمد صدیقی ایک قابل عالم دین ہیں ان سے بہت سی امیدیں وابستہ ہیں مجھے امید ہے کہ اس علاقہ میں ان کے ذریعہ سنیت کی تبلیغ واشاعت ہوگی لہٰذا آپ ان کا ساتھ دیتے رہیں گے" میں نے عرض کیا حضور! میں تو ان کا ساتھ دیتا ہی ہوں۔ آپ نے فرمایا "میں نے مستقبل کے لئے آپ کو یہ مشورہ دیا ہے" میں نے عرض کیا انشاء اللہ تعالیٰ میں اس حکم پر کاربند رہوں گا۔ چنانچہ جب سے اب تک میں اسی حکم کے تحت شیر نیپال حضرت علامہ مفتی جیش محمد صدیقی برکاتی زیدمجدہ کے قدم بقدم ہوں۔

میں یہاں اس حقیقت کو بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ شیر نیپال کی جنکپور دھام میں آمد سے قبل جبکہ مدرسہ حنفیہ اسی نام سے ایک مکتب کی شکل میں چل رہا تھا۔ میں جنکپور کے قرب وجوار کی آبادیوں میں آتا جاتا رہا حافظ زاہد صاحب علی پٹی والے کے ساتھ محافل میلاد شریف میں شمولیت بھی ہوتی رہی۔ خادم دین ہونے کی حیثیت سے وہ میری اور میں ان کی عزت بھی کرتا رہا جب میرے ایک علمی ساتھی مولانا عبدالصمد صاحب پوپری والے کا رشتہ ان کی صاحبزادی سے ہوا تو ہمارے مابین انسیت میں مزید اضافہ ہوگیا۔ ایک بار کا واقعہ ہے کہ میں ادارہ شرعیہ بہار کے دفتر واقع سبزی باغ پٹنہ سے دربھنگہ واپس ہو رہا تھا اور گنگا پار کرنے کے لئے مہیندر وگھاٹ پہنچا جہاں سے اسٹیمر کے ذریعہ ندی پار کرنی تھی۔ تو اسٹیمر میں آتے ہی میں حافظ صاحب مذکور کو دیکھا جو اپنی چادر بچھائے ہوئے بیٹھے تھے۔ علیک سلیک کے بعد باصرار انہوں نے اپنی چادر پر بٹھالیا میں نے پوچھا کہاں سے تشریف لا رہے ہیں؟ تو انہوں نے کہا حضور والا کی بارگاہ میں حاضری دیکر پھلواری شریف سے

آرہا ہوں۔پھر انہوں نے پوچھا آپ کہاں سے تشریف لارہے ہیں؟میں نے کہا ''میں ادارہ شرعیہ سے آرہا ہوں''۔تو انہوں نے اپنا منہ ناک بسور کر کہا ''ہاں ادارہ شرِّیہ سے''۔میں نے کہا حافظ صاحب ادارہ شرِّیہ نہیں ادارہ شرعیہ ہے۔انہوں نے کہا ہاں ہاں وہی ادارہ شرِّیہ جو ایک فتنہ ہے۔میں نے کہا حافظ صاحب آپ کیا کہہ رہے ہیں اس کا نام ہمارے اکابر اہل سنت زاداللہ تعالیٰ امثالہم نے ادارہ شرعیہ رکھا ہے اور آپ اسے ادارہ شرِّیہ کہہ رہے ہیں؟انہوں نے کہا مولانا!یہ شرِّیہ ہی ہے یہ سن کر میں وہاں سے اٹھ گیا اس کے بعد پھر کبھی ان کا چہرہ نہیں دیکھا۔کیونکہ ان کے طرز گفتگو سے مجھے نفرت پیدا ہو چکی تھی،جس کا اظہار میں نے مولانا عبد الصمد صاحب اور اپنے کئی دوستوں سے کیا۔عبدالواجد قادری غفرلہ۔

خانقاہ پھلواری شریف کے پیران وخلفاء کے عقائد وحقائق

سجادہ نشین اول ودوم

(۱) تاج العارفین مخدوم شاہ مجیب اللہ پھلواری بانی خانقاہ مجیبیہ

(۲) مخدوم شاہ نعمت اللہ بن مخدوم شاہ مجیب اللہ پھلواری

یہ دونوں شخصیتیں اپنے اسلاف کی روشن روش پر پورے طور پر کاربند رہیں اور اپنے فیوض وبرکات سے مخلوق خدا کو سیراب کرتی رہیں اور یہی دونوں حق پرست،خداترس،اہل سنت کے عقائد کے مبلغ وناشر تھے۔ماہنامہ اعلیٰ حضرت شمارہ ۹ جلد ۱۲ بابت ماہ رجب المرجب ۱۳۹۲ھ مطابق ستمبر ۱۹۷۲ء ص ۲۳ پر ہے:صوبہ بہار کی مشہور خانقاہ مجیبیہ دوصدی تک علم وعرفان کا مرکز رہی اور وہاں سے بے شمار علماء فیض یاب ہو کر نکلے۔بانی خانقاہ تاج العارفین مخدوم شاہ مجیب اللہ پھلواروی کی ذات گرامی نمونہ اسلاف تھی ان کے فرزند وجانشین مخدوم شاہ محمد نعمت اللہ کے علم وفضل کے معترف حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ بھی تھے۔ملفوظات عزیزی میں ان کا ذکر خیر ملتا ہے۔

خانقاہ مجیبیہ پھلواری کے سجادہ نشیں سوم

(۳) اس خانقاہ کے تیسرے سجادہ نشیں مولوی عین الحق ہیں یہ شاگرد ہیں حکیم علی نعمت پھلواری کے اور یہ شاگرد ہیں مولوی عبداللہ غیر مقلد کے۔ ماہنامہ اعلیحضرت میں ان کا تذکرہ اس طرح ہے:

جناب سخاوت مرزا صاحب ایم، اے، ایل، ایل، بی پاکستان کے مشہور مؤرخ علمی وادبی سہ ماہی ''بصائر'' کراچی شمارہ اکتوبر ۱۹۶۲ء میں لکھا ہے کہ ''سید احمد شہید اور مولوی ابوالحسن فرد سے بھی پھلواری پٹنہ میں دو مرتبہ مناظرے ہوئے۔ کرسی نشین ولایت حضرت مولانا شاہ ابوالحسن فرد قدس سرہ نادرۂ روزگار شخصیت تھے۔ ان کے فرزند ارجمند حضرت شاہ علی حبیب رحمۃ اللہ پختہ اعتقادی میں اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر مضبوطی سے قائم تھے ان کی وفات کے وقت ان کے بیٹے چھوٹے تھے بظاہر ان کا کوئی سرپرست نہ تھا۔ حکیم علی نعمت پھلواری تلمیذ مولوی عبداللہ غیر مقلد سے ان کے بیٹے مولوی عین الحق نے علوم کی تکمیل کی اور نتیجۃً ان کی تعلیم سے متاثر ہو کر دین وہابیت کے پیرو ہو گئے اور اپنے گمان باطل میں خانقاہی رسوم ورواج کو کفر وشرک خیال کر کے ترک سجادگی کیا اور اپنی سسرال میں جا بسے۔ یہ وہ منحوس ساعت تھی جب اسی خاندان کے فرزند اپنے بزرگوں کو مقلد ہونے کی بنا پر کافر و شرک سمجھا''۔

آثار پھلواری ص ۲۸۲ پر ہے:

شاہ عین الحق استاذ کی تعلیم سے متاثر ہوئے اور حنفی مسلک چھوڑ کر غیر مقلد ہو گئے۔ ۱۳۰۹ھ میں ترک سجادگی کر کے پوری زندگی تقوی و پرہیز گاری میں بسر کی۔

اسی کتاب کے ص ۲۸۲ پر ہے ''آپ نے (عین الحق وہابی نے) پوری زندگی تقوی و پرہیز گاری میں بسر فرمائی، باوجودیکہ اس کی موت وہابیت پر ہوئی مگر تقوی طہارت نہ گئی''۔

شاہ عین الحق کا استاذ مولوی حکیم علی نعمت غیر مقلد ہیں جنکے بارے میں اسی کتاب مذکور کے ص ۲۹۲ پر ہے ''مولوی حکیم علی نعمت مذہبا اہل حدیث تھے اور حدیث مولانا نذیر

حسین دہلوی سے نام کی تاریخ ولادت ۷ رجب ۱۲۷۲ھ وفات ۱۳۱۱ھ۔

خانقاہ مجیبیہ پھلواری کے سجادہ نشیں چہارم

(۴) خانقاہ مجیبیہ پھلواری کے چوتھے سجادہ نشیں شاہ بدرالدین ہیں یہ جناب شاہ علی حبیب اللہ کے داماد ہیں ان کا ایک خلیفہ شمس الحق ہیں جو مرید ہیں پیر گنگوہی رشید احمد گنگوہی کے۔ اور دوسرا خلیفہ شاہ شعیب ہیں اسی خلیفہ ثانی نے نذیر حسین دہلوی اور صدیق حسن بھوپالی جیسے کھلے غیر مقلد وہابی دونوں کے نام کے ساتھ ترحم کے کلمات لکھے ہیں۔ ماہنامہ اعلیٰحضرت ص۴۴ پر ہے:

مولوی عین الحق کے چلے جانے کے بعد شاہ علی حبیب رحمۃ اللہ علیہ کے داماد شاہ بدرالدین کو لوگوں نے سجادہ نشیں بنا دیا، ان کو جانشین خانقاہ مجیبیہ ہونے کی بنا پر صوبہ میں خاص مقبولیت حاصل ہوئی ۔۱۳۱۸ھ کے منعقدہ اجلاس مجلس علماء اہل سنت پٹنہ میں حضرت تاج الفحول وامام اہل سنت فاضل بریلوی کی دعوت پر انہوں نے قائد حق کے لئے تینوں اجلاس میں شرکت فرمائی۔ ان کے بیٹے مولانا محمد محی الدین پھلواری بھی شریک اجلاس رہے، مذکورہ مجلس ندوۃ العلماء کے مفاسد کے اعلاج کی خاطر حضرت مولانا قاضی عبد الوحید فردوسی المتوفی ۱۳۲۹ھ رئیس اعظم لودی کٹرہ نے بلائی تھی۔ جلسہ کی روداد ''دربار حق وہدایت'' میں دونوں باپ بیٹوں کا ذکر ملتا ہے''۔

واضح رہے کہ یہ اجلاس جس میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت تاج الفحول تشریف فرما تھے اس اجلاس کا مقصد صرف ندوۃ العلماء کے مفاسد کا انسداد تھا جس میں بدرالدین اور ان کے بیٹے بھی موجود تھے جیسا کہ اوپر ماہنامہ اعلیٰحضرت کا اقتباس مذکور ہوا۔ یہاں پھلواریت کے حامی یہ ذہن دینے کی سعی کرتے ہیں کہ جس اجلاس میں اعلی حضرت تشریف فرما تھے اس میں شاہ محی الدین بھی تھے اعلیٰحضرت سے ان کی ملاقات بھی اعلی حضرت نے ان کا احترام بھی کیا تو پھر بھی انہیں گمراہ کہنا کہاں تک صحیح ہوسکتا ہے؟ یہ صحیح ہے کہ اعلیٰحضرت سے شاہ محی الدین کی ملاقات ہوئی ہے اور یہ بھی ہم مان لیتے ہیں کہ اعلیٰحضرت

نے ان کا احترام بھی کیا ہو مگر اس وقت تو یہ جناب بظاہر اس مقصد خیر کے حامی تھے جس کے لئے یہ اجلاس منعقد ہوا تھا مگر بعد میں جب ان کے والد شاہ بدرالدین حب جاہ کے لئے ندوۃ العلماء کے سرپرست ہو کر بدعقیدوں کے ساتھ گھل مل گئے اور جو کسر رہ گئی اس کی بھرپائی اس کے بیٹے اسی محی الدین ہی نے تو پوری کی تھی۔ دیکھ رہے ہیں نا ندوۃ العلماء کے مفاسد کو روکنے کے لئے جو اجلاس منعقد ہوا تھا جس میں یہ دونوں باپ بیٹے شریک تھے آخر کار یہی دونوں سرپرستی سنبھال کر اس کی اشاعت میں مصروف ہو گئے تو ایسوں کا تعلق اعلیٰحضرت سے کیا رہ گیا اور کیا ایسوں کا احترام اعلیٰحضرت کریں ممکن ہے؟ ہرگز نہیں۔

آثار پھلواری ص ۲۳۲ مطبوعہ ۱۳۷۲ھ میں ہے: حضرت پیر و مرشد (شاہ بدرالدین) کی شرکت کے پیش نظر فاتحہ فرغ کا پہلا جلسہ خانقاہ پھلواری میں ہوا جس میں عبدالماجد بدایونی، سید سلیمان ندوی وغیرہما، شمس الہدیٰ پٹنہ کے اساتذہ و دیگر علماء کرام کے اجتماع میں دستار فضیلت باندھی گئی"

غم پر ملال تصنیف شاہ شعیب خلیفہ شاہ بدرالدین ص ۳۵ مطبوعہ ۱۳۴۴ھ میں ہے: ندوۃ العلماء کے تمام عمر آپ (شاہ بدرالدین) سرپرست رہے اور اس گوشہ نشینی میں جو خدمتیں ممکن ہو سکیں کرتے رہے"

ماہنامہ اعلیٰحضرت ص ۲۴ پر ہے:

شیطان لعین کا برا ہو کہ یہ ملعون صالحین کے قدموں کو ڈگمگانے کے لئے ہر وقت درپے رہتا ہے۔ ۱۹ر شوال ۱۳۳۹ھ وہ المناک تاریخ تھی جس میں بزرگان خانقاہ مجیبیہ کی ارواح اپنی قبروں میں بے چین تھی۔ سجادہ نشین چہارم مولانا شاہ محمد بدرالدین حب جاہ کے لئے رسوائے زمانہ دیوبندی دین کے پیرو علماء کی سرپرستی میں امیر شریعت بن گئے اور بدعقیدہ و بدمذہب افراد و اشخاص کی صحبت و مجالست اور روداد ان کا طریقہ بن گیا۔ رفتہ رفتہ پوری طرح دیوبندیوں کی گود میں چلے گئے اسی بنا پر مولانا بدرالدین نے مولوی شمس الحسن اکبر آبادی مرید پیر گنگوہی کو خلافت و اجازت دی اور ان کے خصوصی تربیت یافتہ حکیم شعیب پھلواروی نے پیر گنگوہی کے لئے آثارات پھلواری میں قدس سرہ کا متبرک جملہ استعمال کیا"۔

خانقاہ مجیبیہ پھلواری کے سجادہ نشیں پنجم

(۵)خانقاہ مجیبیہ پھلواری کا پانچواں سجادہ نشیں اور بزرگوں کی روش سے انحراف کرنے والوں میں ایک نام جناب مولوی محمد محی الدین بن شاہ بدرالدین کا بھی آتا ہے جس نے سنیت کو نقصان پہنچانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی بلکہ باپ کی فتنہ پروری اور گمراہ گری میں جو کمی رہ گئی تھی اسے اسی نے پورا کیا اور سلف بد کا خلف بد ہونے کا حق ادا کردیا بلکہ یوں کہا جائے کہ باپ سے بھی چند قدم آگے بڑھ گیا۔

ماہنامہ اعلیٰ حضرت ص ۲۴ پر ہے:

انحراف وگریزگی کی جو کسر رہ گئی تھی اسے مولانا بدرالدین کے بیٹے مولانا محی الدین نے پوری کردی، انہوں نے اسمٰعیلی ذریات جمیعۃ العلمائی مولویوں کے ساتھ شانہ بشانہ مل کر کام کیا۔ان کی امیری صدر دیوبند مولانا حسین احمد اور مولانا احمد سعید دہلوی وغیرہ کی سرپرستی میں عمل میں آئی۔مولانا محی الدین کو علمائے اہل سنت سے کوئی تعلق نہ تھا۔اگر تھا بھی تو وہ بھی جلب منفعت کی خاطر۔ان کے ایمان وعقیدہ کا حال ان کے برادر زادہ اور داماد ومرید وخلیفہ مولانا عون احمد پھلواروی نے ان کی سوانح بنام محی الملۃ میں لکھا ہے۔

اس جناب کے پہلے خلیفہ عون احمد ہیں جو ان کے مرید بھی، داماد بھی اور چچازاد بھائی بھی ہیں۔اور دوسرا خلیفہ ان کا بیٹا شاہ امان اللہ ہیں آگے آنجناب کے نظریات وعقائد باطلہ ملاحظہ کیجئے گا۔محی الدین کے نظریات ومزعومات کے ذکر سے پہلے ان کے پہلے خلیفہ عون احمد کا نظریہ پڑھ لیجئے۔ ۱۳۳۸ھ بابت ماہ محرم کے ماہنامہ المجیب ص:۲۳ پر عون احمد صاحب لکھتے ہیں ''کون نہیں جانتا کہ یوپی میں فرنگی محل کا مشہور علمی ودینی خانوادہ اور بہار میں پھلواری شریف کا علمی وعرفانی خانوادہ اعتدال وتوسط ہی کا مسلک رکھتا ہے، نہ وہ کسی کو کافر کہتا ہے، نہ بدعتی۔اور پٹنہ سے نکلنے والا ہفتہ وار ''ہمالہ'' بابت ماہ دسمبر ۱۹۷۶ء میں عون احمد کا فتویٰ ہے ''علمائے دیوبند اور فضلاء ندوۃ العلماء یہ سب بالعموم حنفی مسلک رکھتے ہیں، اسی لئے ان سب کی اقتدا میں نماز جائز اور راہ ورسم رکھنا درست (ملخصا)''

اسی جناب نے خانقاہ مجیبیہ کے باطل پرست اور صلح کلیت پسند پیروں کا پول کھولا اور ان کے باطل وخلاف شرع افکار ونظریات حوالہ قرطاس کیا۔اب جناب محی الدین مجیبی کے نظریات باطلہ ملاحظہ کیجئے۔

☆حیات محی الملۃ والدین ص ۱۷۱ مطبوعہ ۱۳۹۶ھ میں دیوبندیوں کے بارے میں شاہ محی الدین کی یہ عبارت موجود ہے ''میں دیوبندیوں کو خاطی سمجھتا ہوں کافر نہیں کہتا''

☆اور اسی کے ص ۱۷۲ پر ہے ''دوبارہ دیوبندیوں کی عدم تکفیر کی وجہ (شاہ محی الدین سے) پوچھی گئی تو جواب میں لکھا (دیوبندیوں کے بارے میں) جو میں نے تحریر کیا ہے (میں دیوبندیوں کو خاطی سمجھتا ہوں کافر نہیں کہتا) یہی میرا مسلک ہے جن پیران کی غلامی وجاروب کشی اس فقیر کو حاصل ہے ان کا بھی یہی مسلک تھا۔

☆اسی کے ص ۹۳ پر امارت شرعیہ کی بابت شاہ محی الدین کی عبارت یوں منقول ہے''صوبہ بہار میں صرف امارت شرعیہ بہار ہی ایک ایسا اجتماعی منظم ادارہ ہے جو صحیح معنوں میں اسلامیان بہار کی مذہبی رہنمائی کا فرض انجام دے سکتا ہے اس ادارہ میں مقلد بھی ہیں غیر مقلد بھی، نیز دوسرے عقیدے کے مسلمان بھی ہیں''۔

☆اسی کے ص ۱۹۱ پر ہے''اپنے ماموں زاد بھائی شاہ احمد حبیب احمد صاحب ندوی سے بھی آپ بے حد محبت رکھتے تھے۔

☆اسی کے ص ۱۷۱ پر ہے''اہل سنت کے اندرونی اختلافات میں اپنے اسلاف کی طرح آپ برابر اعتدال پسند رہے۔افراط وتفریط کو کبھی راہ نہ دی چنانچہ دیوبندیوں اور بریلویں کے عقائد میں آپ نے توسط اور درمیانی راہ اختیار کی، ان دونوں جماعتوں کی افراط وتفریط کو آپ نے کبھی پسندیدہ نظر سے نہ دیکھا۔بیشتر بریلوی حضرات نے آپ سے علمائے دیوبند کی تکفیر کے متعلق سوالات کیے آپ نے ان کو نہایت مدلل جوابات دئے اور بتایا کہ میں ان حالات میں کسی طرح ان کی تکفیر کا قول نہیں کرسکتا آپ نے بریلویوں کے مسئلہ تکفیر کی شدت سے مخالفت کی''۔

اس عبارت پر حضرت مولانا الحاج محمود احمد صاحب قادری کا زبردست تبصرہ ملاحظہ کیجئے۔

''ذرا اس جملے کے تیور کو ملاحظہ فرمائیے اور گہرائی میں اتر کر اس کا تجزیہ کیجئے تو معلوم ہوگا کہ مولانا محی الدین پھلواروی مخالفت کے پردہ میں دیوبندیوں کی حمایت وموافقت کر رہے ہیں۔ کیونکہ مسئلہ تکفیر علماء دیوبند کی بنیاد ان کی ان گستاخیوں اور بے باکیوں پر ہے جو ان علماء نے خدا اور رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں کی ہیں۔ مولانا عون احمد کی یہ تحریر بھی کم قابل توجہ نہیں کہ حضرت علماء دیوبند کو خاطی سمجھتے تھے کافر نہیں کہتے تھے۔ ذرا تھوڑی دیر قبول حق کے لئے دل کا دروازہ کھول دیجئے اور حقائق کی روشنی میں دیوبندیوں کے خطاؤں کی ایمان سوز تفصیل پڑھئے اور اس کے بعد فیصلہ دیجئے کہ جن لوگوں کے یہ عقائد ہوں کیا وہ مسلمان رہ سکتے ہیں؟ انہیں جماعت مسلمین میں شامل کیا جا سکتا ہے؟ اور خاطی کہہ کر سکوت اختیار کیا جا سکتا ہے؟ اور شان نبوی اور بارگاہ خداوندی میں خطاء اور سہو بھی اعمال میں نہیں بلکہ اعتقاد و ایمان کیا مسلمان رکھ سکتا ہے؟۔ نصف صدی سے زائد دیوبندی اکابر کے یہ عقائد ہیں کہ وہ رسول خدا ﷺ کے علم سے شیطان ملعون کے علم کی زیادتی کے قائل ہیں۔ اور ستم بالائے ستم یہ کہ نص قطعی سے اس کا ثبوت کے بزعم خویش قائل ہیں۔ ان کے نزدیک رسالت پناہی اور حیوانات وبہائم اور پاگلوں اور بچوں کے علم میں کوئی فرق نہیں۔ ان کے عقیدے میں انبیاء مر کر مٹی میں مل گئے۔ خدا کے لئے وقوع کذب ممکن ہے بلکہ اس کا عقیدہ ہے کہ اس کا وقوع ہو چکا۔ ختم المرسلین کا عقیدہ اسلامی گنواروں کا عقیدہ ہے۔ امتی ان کے یہاں نبی سے کبھی کبھی اعمال میں بڑھ جاتے ہیں۔ نماز میں زنا کا تصور مفسد نماز نہیں مگر رسول پاک کا خیال مفسد نماز ہے اور خیال گاؤ وخر سے بدتر ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ یہ عبارتیں براہین قاطعہ، حفظ الایمان، تقویۃ الایمان، فتاویٰ رشیدیہ، تحذیر الناس کی ہیں۔ جب انسان کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے تو خدائے بزرگ و برتر کے تمام نقائص وعیوب سے پاک ومنزہ ہونے پر یقین وایمان رکھتا ہے، رسول پاک ﷺ کو ساری کائنات میں خدا کے بعد بزرگ و برتر اور اعلیٰ وافضل سمجھتا ہے۔ اب یہ مزید سمجھانے کی ضرورت نہیں کہ مذکورہ بالا کتابوں کے مصنفین نے جو نظریات وعقائد پیش کئے ہیں وہ اسلامی ہیں اور بزرگان خانقاہ مجیبیہ کا وہی عقیدہ تھا۔ علماء بریلی وبدایونی اور فرنگی محلی نے انہیں گستاخیوں اور دشنام طرازیوں کی بنا پر دیوبندی علماء کی تکفیر کی اور علماء عرب وعجم نے اس کی تصدیق فرمائی ہے۔ علماء حق نے

عظمت نبوی کی حفاظت ودفاع کے لئے تکفیر کا فریضہ شرعی انجام دیا۔ان حقائق کے کھل کر سامنے آجانے کے بعد اب کوئی دشواری نہ محسوس ہونا چاہئے کہ مولانا محی الدین پھلواروی نے فریضہ شرعی کی مخالفت کی اور اللہ ورسول جل جلالہ ﷺ کے دشمنوں کو اپنے اہل حق اکابر و مشائخ کے خلاف اہل ایمان واسلام سمجھا۔

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

(ماہنامہ اعلیٰ حضرت بابت ستمبر ۱۹۷۲ء ص ۲۶)

خانقاہ مجیبیہ پھلواری کے سجادہ نشیں ششم

(۶) اس خانقاہ کے چھٹے جانشیں شاہ امان اللہ بن مولوی محمد محی الدین ہیں ان کے بھی عقائد وافکار بد ملاحظہ کرتے چلئے۔

☆ ہم لوگ نہ تو دیوبندی ہیں نہ بریلوی ہم لوگ ہمیشہ سے دونوں جماعت کے علماء کا احترام کرتے ہیں ہم لوگوں کا عقیدہ وہی ہے جو ہم لوگوں کے سلف صالحین کا رہا ہے، ہمارا ذی علم خاندان بریلویوں اور دیوبندیوں کے وجود سے پہلے ہے۔

(سوانح شاہ امان اللہ ص ۳۴۲ مطبوعہ ۱۹۸۹ء)

☆ ہمارے حضرت (شاہ امان اللہ) نہ دیوبندی تھے نہ بریلوی، فقہی طور پر ان دونوں میں سے کسی کے مسلک اور طرز عمل سے آپ کو کلیۃً اتفاق نہ تھا۔

(سوانح شاہ امان اللہ ص ۳۴۸)

☆ ہمارے حضرت اقدس مولانا شاہ امان اللہ قادری سے بریلوی علماء کا یہی اصرار (فتاوی حسام الحرمین پر تصدیق کا) ظلم کی حد تک رہا لیکن آپ اپنے مسلک (عدم تکفیر دیا، نہ، کف لسان، صلح کلیت) پر قائم رہے۔(سوانح شاہ امان اللہ ص ۳۴۸)

☆ ستم یہ ہے کہ بریلوی حضرات اس بات پر ہمیشہ مصر رہے کہ علمائے پھلواری ان کے فتاوی پر مہر تصدیق ثبت کریں اور اپنے سنی ہونے کے لئے مولانا احمد رضا خاں نیز ان کے متبعین سے سند حاصل کریں۔(سوانح شاہ امان اللہ ص ۳۴۸)

سجادگان خانقاہ مجیبیہ فتوں کی زد میں

حضور شیر نیپال کی شخصیت، علمی مقام اور ان کے خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے۔ چونکہ ابتدا ہی سے آپ نے بد مذہبیت اور فکری انحراف کے ردو ابطال کو اپنا خصوصی موضوع قرار دیا۔ لہٰذا آپ سے پہلے جو حضرات میدان احقاق حق وابطال باطل کے شہسوار رہ چکے ہیں ان کی سیرت وعمل، رفتار و گفتار سے متاثر ہونا ایک فطری امر تھا۔ آپ نے اسلاف و اکابر بالخصوص امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہم الرحمۃ والرضوان کی تصانیف کا بغور مطالعہ فرمایا۔ ان کی تدریسی وتربیتی خدمات کا مشاہدہ کیا۔ ان کی دعوتی اور اصلاحی مساعی جمیلہ کے اثرات دیکھے، ان کی روحانی مقام ومرتبہ کے بارے سنا۔ ان کی تبلیغی کارناموں کو دیکھا، ان کے عشق ومحبت رسول اور نسبت قادریت وبرکاتیت کے جلوے بھی دیکھے۔ ان تمام باتوں کے پیش نظر آپ فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی شخصیت سے ازحد متاثر ہوئے اور مسلک اعلیٰحضرت کی ترویج واشاعت اور اہل بطلان کے ردو ابطال میں اپنی تحریر وتقریر کے ذریعہ مصروف ہوگئے۔ سلفیوں، غیر مقلدوں، وہابیوں، دیوبندیوں، ندویوں سے مختلف موضوعات پر کئی مناظرے بھی کیے اور رب تبارک تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ السلام کے صدقہ فتح ونصرت عطا فرمائی۔ اور آج بھی شب وروز یہی مشغلہ آپ کا محبوب و مرغوب ہے۔ ملک نیپال کے شرقی جنوبی اور صوبہ بہار کے شمالی کے علاقہ میں جو سب سے بڑا فتنہ مسلک اعلیٰحضرت کے لئے ضرر رساں تھا وہ پھلواریت وصلح کلیت کا تھا۔ آپ نے اس کی بھی مٹی پلید کردی۔ اتمام حجت کے طور پر آپ خود کئی مرتبہ خانقاہ پھلواری تشریف لے گئے۔ اس خانقاہ کے پیران ذمہ داران سے گفتگو ہوئی۔ اس نے اپنا اور اپنے اسلاف کا مذہب و موقف ''عدم تکفیر'' بتایا۔ اور ان کی کتابوں سے بھی وہی ظاہر وباہر۔ جب ان کی بد مذہبی اور فکری انحراف طشت ازبام ہوئی تو ناچار اس کی ردو ابطال کے لئے اقدام کرنا ہی پڑا۔

اوّلاً: ہندوستان کے گراں قدر دارالافتاء میں استفتاء بھیجا گیا جو جواب آیا اس پر مفتیان کرام، علمائے عظام اور مشائخ ذوی الاحترام سے ان فتاوے پر تصدیقات حاصل کیے گئے

اوران میں بعض فتاوے شائع بھی ہو گئے۔

ثانیا: خود بھی آپ نے مدلل ومفصل فتوی قلمبند فرمایا ۱۴۰۸ھ سے لیکر اب تک ایک عرصہ دراز اور انتظار بسیار کے باوجود جب حامیان پھلواری کی جانب سے نہ کوئی توبہ نامہ شائع ہوا اور نہ رجوع للہذا ۲۷ رسال کے بعد مسلمان بھائیوں کی ہدایت کے لئے مفتیان کرام کے فتاوے اوران فتوں پر علماء اور مشائخ کے تصدیقات کے ساتھ شائع کئے جارہے ہیں۔

اب تک تو آپ نے خانقاہ مجیبیہ پھلواریہ کے سجادگان وگدی نشیں حضرات کے اعتقادی وفکری حقائق وحالات سے بخوبی واقف ہو گئے ہوں گے ان تمام سجادگان میں صرف اول و دوم خلیفہ ہی حق پرست اور ناشر مسلک اہل سنت ہیں اوران کے بعد کے جتنے بھی خلفاء و سجادہ نشیں ہوئے ہیں سب ہوس پرست حب جاہ وحب دنیا کے دلدادہ اور شریعت وسنت اور بزرگوں کی روش کی مخالفت کرنے والے رہے ہیں۔ذیل میں مفتیان کرام کے فتاوی اور علماء عظام کے تصدیقات ملاحظہ کریں۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتا راز سر بستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

مفتیان کرام کے فتاوے

فتوی ناگپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت حضرت مولانا مفتی ابوالقیس صاحب مصباحی مدرس ومفتی دارالعلوم امجدیہ گانجہ کھیت ناگپورالسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

دارالعلوم امجدیہ ناگپور شاہ امان اللہ کے بارے میں ایک فتوی نکلا تھا جس میں اس کو تحقیق سنی کہا گیا تھا اب معلوم ہوا ہے کہ دارالعلوم امجدیہ کی طرف سے امان اللہ کے خلاف حکم دیا گیا ہے اس کی حقیقت سے آگاہ کیا جائے اور امان اللہ کے بارے میں اور اسکی پیری مریدی کے بارے میں صاف صاف حکم بیان کیا جائے۔فقط

محمود عالم سوداگر سجان پور کٹوریہ۔ بھاگل پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بتوفیق الملک العزیز العلام

محترم جناب محمود عالم سجان پور کٹوریہ بھاگل پور...وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ نے سنا صحیح سنا ہے جس کی حسب ذیل ہے آپ کے جواب کے لئے سب سے پہلے ہم یہ عرض کردیں ۱۹۹۲ء میں برہانپور ایم پی سے مولوی انصار احمد جامی دارالعلوم امجدیہ ناگپور میں استفتاء بھیجا تھا جس کے جواب میں امان اللہ کو سنی صحیح العقیدہ لکھا گیا تھا وجہ یہ تھی کہ امان اللہ پھلواری سے متعلق ہمارے سامنے صرف وہی امور تھے جو برہانپوری استفتاء میں موجود تھے اور وہ یہ ہیں کہ برہانپوری صاحب نے اپنے چند تسلیم کردہ مرتد وہابیہ کی ایسی تحریریں پیش کی تھیں جن سے امان اللہ کا مسلک مرتدین دیوبند سے متعلق عدم تکفیر ظاہر تھا۔اور پھر اسی استفتاء میں اس کے مقابلہ میں یہ مذکور تھا کہ حضرت ملک العلماء مولانا ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ کے تعلقات ان سے اچھے تھے اور بہت سے علماء اہل سنت پھلواری والوں

سے حسن عقیدت رکھتے ہیں ۔نیز امان اللہ کی موت پر اپنے ہی بیان کردہ علماء اہل سنت کے تعزیت نامے کو بھی اس استفتاء میں قلم بند کیا تھا ۔جن میں ان علماء اہل سنت نے امان اللہ کو حضور صاحب سجادہ .حضور نور اللہ مرقدہ .صوبہ بہار کے آفتاب رشد وہدایت وغیرہ کے القاب سے ملقب کر کے اس کی وفات پر رنج وغم کا اظہار کیا تھا اور اس کے لئے جنت کی دعائیں بھی کی ہیں ۔لہٰذا اس برہانپوری استفتاء سے امان اللہ کا سنی ہونا روشن تھا اور اصل غرض استفتاء کی ان تعزیت کرنے والے علماء کا حکم دریافت کرنا تھا ۔سائل نے یہ صورت پیدا کی تھی کہ میں جن انجث المرتدین کے اقوال پر امان اللہ کو کافر سمجھ رہا ہوں اے مفتیان کرام تم بھی اسی بنیاد پر امان اللہ کو کافر و مرتد سمجھ کر ان تعزیت نامہ کے ارسال کنندگان کا حکم بتاؤ ۔غرض کہ استفتاء میں ایک طرف تحریر وہابیہ سے امان اللہ کا کفر وارتداد مان لینا تھا اور دوسری طرف ملک العلماء کے تعلقات اور سنی علماء کی حسن عقیدت اور علماء اہل سنت کے تعزیت ناموں سے اس کی سنیت پر مہر ثبت تھی اور وہابی مرتدوں کا بیان شرعا مردود ہے خواہ وہ پھلواری سے متعلق ہوں یا کسی اور مقام سے ۔اس برہانپوری استفتاء سے امان اللہ پر کفر وارتداد کا حکم ہرگز نہیں نافذ کیا جا سکتا تھا بایں وجہ برہانپوری استفتاء کے مضمون پر متحقق یہی تھا کہ امان اللہ پھلواری کو سنی صحیح العقیدہ لکھا جائے اور ایسا لکھنے پر استفتاء ہی نے مجبور کیا تھا ۔

بہر کیف جب برہانپوری استفتاء دار العلوم امجدیہ کے جواب کے ساتھ سنی آواز ناگپور میں شائع ہوا تھا تو اس پر کئی علماء معترض ہوئے اعتراض کا کافی وشافی جواب دیتے ہوئے میں نے اخیر میں یہ صاف لکھدیا کہ ہم اپنے فتوے میں شرعی ثبوت کی قید لگا چکے ہیں اگر واقعی شرعی ثبوت ملجائے تو شاہ امان اللہ صاحب ہوں یا اور کوئی شاہ صاحب پھلواری کے ہوں یا کسی اور خانقاہ کے یقیناً نام لیکر کفر وارتداد کا حکم لگانے میں قطعاً ہم تامل نہیں کریں گے یہ معترض علماء کوئی شرعی شہادت تو پیش نہ کر سکے اور اپنے نزدیک تسلیم کردہ خبیث ترین مرتدین کی کثرت تعداد کو تواتر شرعی بتا کر اپنی ہی بات منوانے پر ڈٹے رہے حتی کہ جناب سید طاہر اشرف صاحب ناگپوری نے امان اللہ سے متعلق ایک استفتاء بھیجا تھا تو معترض صاحب نے مرتدین کی کثرت تعداد کو تواتر شرعی بتا کر امان اللہ پر کفر وارتداد کا فتوی دیا عمدۃ

المحققین مفتی اعظم مہاراشٹر حضرت العلام مفتی غلام محمد خانصاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ خلیفہ حضور، مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ وسر براہ اعلی دارالعلوم امجد یہ ناگپور کی نظر سے جب وہ فتوی گذراتو حضرت نے القول الانور نامی رسالہ تحریر فرما کران کی خامیوں کو ظاہر فرمایا اور انہیں شہادت شرعی پیش کرنے کی رہنمائی کی۔مگراس کے باوجود معترض صاحب اپنی غلط ضد مرتدین کی کثرت کوتواتر ماننے پر اٹل رہے۔

امسال عرس رضوی نوری سے قبل حضرت علامہ مفتی حبیب یار خان صاحب اندور جب ناگپور آئے تو حضور مفتی اعظم مہاراشٹر سے انہوں نے یہ بیان کیا کہ نیپال میں میری ملاقات مولانا عبدالجبار صاحب منظری ناظم اعلی الجامعۃ الاسلامیہ برکاتیہ عربی کالج نیپال سے ہوئی تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں امان اللہ صاحب پھلواری کا مرید تھا اور خانقاہ مجیبیہ میں زیر تعلیم تھا جب امان اللہ صاحب سے یہ کہتے سنا کہ بریلوی افراط کے شکار ہیں اور دیو بندی تفریط کے اور بزرگان پھلوری کا عمل خیر الامور اوساطھا پر رہا اس لئے میں کسی کلمہ گو کی تکفیر نہیں کرتا ہاں علماء دیوبند کی عبارتیں گندی اور پھوہڑ ہیں۔میں ان لوگوں کو خاطی کہتا ہوں تو میں نے امان اللہ صاحب کا یہ عقیدہ ومسلک خود ان کی زبان سے سن کر بریلی شریف چلا گیا اور بعد میں ان کی بیعت توڑ دی۔اور حضور سید العلماء سے بیعت ہو گیا لہٰذا میں شہادت دیتا ہوں کہ امان اللہ صاحب علماء دیوبند کی کفری عبارت پر مطلع ہونے کے باوجود ان کو اور ان کے متبعین کو مسلمان سمجھتے تھے۔

پھر عرس رضوی نوری کے موقع پر حضور مفتی اعظم مہاراشٹر کی ملاقات بریلی شریف میں مولانا جیش محمد صاحب برکاتی مفتی مدرسہ حنفیہ جنکپور نیپال سے ہوئی تو امان اللہ پھلواری کے بارے میں بتایا کہ وہ مرتدین وہابیہ کے کفروارتداد کا قائل نہ تھا جانتے بوجھتے ہوئے خاطی کہتا تھا مولانا موصوف نے شہادت شرعیہ بیان کی اور یہ کہ شاہدین مسلک اعلی حضرت قدس سرہ پر سختی سے قائم ہیں۔نیز تاج الشریعہ قائم مقام حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان حضرت العلام مفتی محمد اختر رضا خان صاحب قبلہ ازہری بریلی شریف نے عرس رضوی نوری کے موقع پر حضور مفتی اعظم مہاراشٹر سے بریلی شریف میں یہ بیان فرمایا

کہ حضرت مفتی رفاقت حسین صاحب اشرفی مفتی اعظم کانپور علیہ الرحمہ نے یہ بیان کیا تھا کہ امان اللہ جانتے ہوئے مرتدین کی تکفیر کا قائل نہ تھا لہٰذا مذکورہ بالا بیان وشہادت سے جب یہ روشن ہے کہ امان اللہ پھلواری مرتدین دیابنہ کے کفریات پر اطلاع شرعی یقینی کے باوجود عدم تکفیر دیابنہ کا عقیدہ ومسلک رکھتا تھا اس لئے انصار احمد جامی برہان پوری کے استفتاء اوراس پر دارالعلوم امجدیہ ناگپور سے دئے گئے جواب کو رد کرتے ہوئے یہ حکم شرعی بیان کیا جاتا ہے کہ جب امان اللہ پھلواری مرتدین دیوبند کے کفریات پر اطلاع شرعی کے باوجود عدم تکفیر دیابنہ کا عقیدہ ومسلک رکھتا تھا اور خبثاء دیوبند کی تکفیر نہیں کرتا تھا جس کی شرعی شہادت مل چکی ہے تو لاریب من شك في كفرهم وعذابهم فقد كفر کے تحت وہ کافر ومرتد خارج اسلام ہوا۔ جولوگ اس بے دین سے مرید ہو گئے وہ حقیقتاً مرید ہی نہیں ہوئے وہ کسی سنی صحیح العقیدہ جامع شرائط پیر سے مرید ہو جائیں اور دودھ سے مکھی نکال پھینکنے کی طرح امان اللہ کو اپنے دل سے نکال پھینک دیں۔ واللّٰہ سبحانہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

کتبہ: ابوالقیس مصباحی قادری غفرلہ دارالعلوم امجدیہ ناگپور مہاراشٹر

۲۸ ربیع النور ۱۴۱۷ھ

تصدیقات علماء اعلام

جواب صحیح ہے، یہاں یہ اچھی طرح خیال رکھا جائے کہ کئی حضرات رجوع کو اچھی طرح سمجھ نہیں سکے ہیں دارالعلوم امجدیہ ناگپور سے جو فتوے امان اللہ کے بارے میں دیا گیا تھا وہ سائل کی تفصیل پر تھا جو اس نے سوال میں جواب کے لئے مہیا کی تھی جس سے امان اللہ کا سنی صحیح العقیدہ ہونا متحقق ہو رہا تھا اس فتوے سے رجوع کے یہ معنی تھے کہ دارالعلوم امجدیہ ناگپور یہ تسلیم کرلے کہ اخبث المرتدین کے قول وبیان پر اگرچہ وہ کثیر تعداد میں ہوں کسی مدعی اسلام پر کفر وارتداد کا حکم چلایا جائے جس کو ذمہ دار اہل سنت کے تعلقات اور علماء اہل سنت کے حسن عقیدت اور سنی ماننے کی وجہ سے مسلمان سمجھا جا رہا ہو اور دارالعلوم امجدیہ

ناگپور ہرگز ان مرتدین کے قول وبیان پر کفر وارتداد کا حکم نہیں دے سکتا تھا ہم اسے سخت غلطی سمجھتے ہیں اور جولوگ اس پر غلط طریقہ سے بضد ہیں ان پر توبہ لازم جانتے ہیں اس لئے ہم نے اپنے بیان میں صاف لکھدیا تھا کہ ابھی تک جو تحریریں سامنے آئی ہیں وہ سب مرتد وہابیہ سے تعلق رکھتی ہیں جس کو ہم تسلیم نہیں کر سکتے اور مطالبہ کیا تھا کہ دعوے کرنے والے شرعی شہادت پیش کریں مگر معترضین نے کوئی ثبوت نہیں دیا بلکہ مرتدین کے بیان پر اپنے کفر وارتداد کے حکم کو برقرار رکھا جو سخت غلطی تھی ہاں اب جب کہ شرعی شہادت امان اللہ کے کفر پر مل گئی ہے ہم بغیر جھجک مولانا ابوالقیس صاحب کے جواب پر تصدیق کرتے ہیں کہ امان اللہ کافر و مرتد تھا اور کفر وارتداد کے احکام برابر جاری ہو گئے ۔واللہ تعالی اعلم

کتبہ: محمد منصور رضوی امجدی

دار الافتاء دار العلوم امجدیہ ناگپور یکم ربیع الآخر ۱۴۱۷ھ

۷۸۶-۹۲

دونوں جواب صحیح ہیں واللہ تعالی اعلم

غلام محمد خان غفرلہ

۷۸۶-۹۲

شرعی شہادت کے بعد امان اللہ پھلواری کے کفر وارتداد میں کوئی شک نہیں دونوں جواب بالکل صحیح و درست ہیں جو علماء برہانپوری کے سوال پر امجدیہ ناگپور کے جواب پر معترض ہو کر بددینوں کی شہادت کو مان کر اس پر کفر وارتداد کا حکم لگوانے اور مفتیان دار العلوم امجدیہ کو بالخصوص حضرت مفتی اعظم مہاراشٹرا مفتی غلام محمد خان صاحب کو بے دین علماء جیسا خطاب کہہ رہے تھے وہ اس سے رجوع کریں اور اس کا اعلان کریں واللہ تعالی اعلم ۔

سید محمد حسینی اشرفی مصباحی

مدیر اعلی ماہنامہ سنی آواز ناگپور یکم ربیع الغوث

مفتی کوثر کا فتوی

شاہ امان اللہ صاحب کی طرف جو مسلک منسوب ہے وہ عدم تکفیر دیابنہ ہے اور ان کی طرف اس کے مسلک کی نسبت کا ثبوت بطور تواتر ہے کہ ان کے مریدین مجازین خلفاء و جانشین ان کے اہل خانہ و خانقاہ چھوٹے بڑے عالم جاہل سب کے سب یک زبان و متفق اللسان یہی بیان دیتے رہے کہ ان کا مسلک عدم تکفیر دیابنہ ہے ان کے چچازاد بھائی جناب عون احمد صاحب نے جو شاہ محی الدین کے مرید خلیفہ اور حقیقی بھتیجا ہیں شاہ امان اللہ صاحب کے جانشینی کے بعد ان کی زندگی ہی میں ان کے والد اور مرشد و مقتدا جناب شاہ محی الدین صاحب کا مسلک چھاپ کر عام مشہور کر دیا۔ (احکام نورانی بر امان و امانی ص ۲۲)

پھر ص ۲۳ رسے تا نصف ص ۲۶ ر شاہ محی الدین کے افکار باطلہ تحریر کرنے کے بعد رقمطراز ہیں: شاہ محی الدین کی نسبت جب مسلک عدم تکفیر دیابنہ چھپ کر شائع ہوا تو ان کے بیٹے اور جانشین اور عون احمد صاحب کے مخدوم و مطاع کہ وہ حیات محی الملہ میں امان للہ صاحب کو انہی القاب سے یاد کرتے ہیں ۔ جناب امان للہ صاحب سے علماء اہلسنت و اہلسنت نے مواخذات کیے رد شائع کیے تحریری مناظرے کی دعوت دی اشاعت رد و مواخذات و دعوت مناظرہ کے بعد وہ سالہا سال زندہ رہے لیکن نہ تو ان سے کسی رد کا جواب بن پڑا اور نہ تحریری مناظرے میں بیٹھ کر گفتگو کرنے کی ہمت ہوئی اور نہ ہی اس نسبت سے انھوں نے انکار کیا جب سے آج تک تو یہ ثبوت یقینی ہے کہ امان للہ صاحب کا مسلک عدم تکفیر دیابنہ ہے اب دیو بندیوں کی کفری ملعون طشت از بام وجہ نزاع مابین اہلسنت و دیابنہ عبارتوں پر آگاہی کے علم یقینی میں دربارۂ کاف لسان مشہور عدم کے احتمال کو محقق سنی صحیح العقیدہ قرار دینے کا بہانہ قائم کرنا محض مکابرانہ ادعا ہے جو اس قلب سے متصور نہیں جسے الحب فی اللہ والبغض فی اللہ سے حصہ ملا۔

(احکام نورانی بر امان و امانی ص ۲۶)

تصدیق مفتی اعظم نیپال

ماقال مولانا المفتی محمد کوثر حسن السنی الحنفی القادری الرضوی هو حق صحیح والعمل علیه واجب و امان المجیبی الفلواروی کفره ثابت لا شك فی کفره و عذابه و الله اعلم بالصواب والیه المرجع و المآب۔

جیش محمد صدیقی برکاتی

۵رصفر المظفر ۱۴۱۶ھ

تصدیق حضرت علامہ مفتی محمد قدرت اللہ

مبسملاو حامداو مصلیا

مولانا مفتی کوثر حسن صاحب زید مجدھم نے شاہ امان اللہ پھلواروی کی صلحکلیت اور دیو بندیت نوازی پر اتنے مواد اکٹھا کر دئے ہیں جن کی روشنی میں اس شخص کی گمراہی و بد دینی شمس و امس کی طرح ظاہر و واضح ہوجاتی ہے ۔حیات محی الملہ ، بزرگان پھلواری کا مسلک اور دیگر حوالجات کو دیکھنے کے بعد کسی حق بین اور حق پسند اور حق گو کے لئے ہرگز ہرگز یہ گنجائش باقی نہیں رہ جاتی ہے کہ وہ یہ کہے یا لکھے کہ پھلواری شریف کے بزرگوں کے متعلق یہ محقق ہے کہ شاہ امان اللہ قادری تک سب کے سب سنی صحیح العقیدہ تھے،، اگر علماء دار العلوم امجدیہ نا گپور کے قلم سے عدم علم یا عدم تحقیق کی بنا پر ایسی تحریر لکھ کر شائع ہوگئی ہے تو اب اتنے ثبوت اور شہادتوں کو دیکھتے ہوئے مذکورہ خلاف تحقیق عبارت سے فورا رجوع کر لینا چاہئے ۔پیشوایان دین وملت علماء حق سے یہی منقول اور ان کا یہی معمول رہا ہے کہ اگر کبھی ان سے کوئی غلطی صادر ہوگئی تو توجہ دلاتے ہی بے جھجک اور بغیر حیل و حجت رجوع فرمالیا۔فقط

راقم الحروف ۔محمد قدرت اللہ رضوی غفرلہ

خادم افتاء وتدریس دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف

حافظ زاہد حسین فتاویٰ اہل سنت کی زد میں

☆نیپال میں پھلواریت کا مبلغ حافظ زاہد حسین ہیں انہوں نے نیپال میں خاص اپنے گاؤں میں شاہ امان اللہ کے نام پر بنام "الجامعۃ الامانیہ امان الخائفین" تعمیر کیا اور نیپال میں اختلاف ونزاع انہیں کے سبب پیدا ہوا۔ان کے بارے میں علماء کے فتاوے نقل کئے جائیں گے۔واضح رہے کہ یہ حافظ صاحب پھلواروی پیر شاہ محی الدین کے مسلک سے واقف اوردانستہ ان سے مرید تھے اور شاہ محی الدین کا مسلک عدم تکفیر تھا اور اس بارے میں وہ بریلیوں کے شدت سے مخالف تھے۔اس جناب کو شاہ محی الدین اوران کے بیٹے شاہ امان اللہ سے قلبی لگاؤ تھا۔اپنے جیتے جی دو خطوط آداب والقاب کے ساتھ پیران پھلواری کے نام بھیجے جن سے یہ بات خوب واضح ہے کہ یہ علماء بریلی کے باغی اور پیران پھلواری کے حامی ہیں۔ان خطوط پر

تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خان ازہری کا فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس فتوی کے بارے میں جومع خط اس کے ہمراہ ہے اس خط اور فتوی سے حافظ محمد زاہد حسین مذکور پر کفر ثابت ہے یانہیں؟ خلاصہ مع وضاحت قرآن وحدیث کی روشنی میں جلد تر جواب عنایت فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔فقط
العبد فقیر محمد رحمت علی رضوی مقام بہرہ ڈاک خانہ جلیشور مہوتری نیپال
مورخہ ۱۳/ربیع النور ۱۴۰۸ھ

۹۲/۷۸۶

الجواب: فتوی ملاحظہ ہوا اس میں جو حکم کفر دیوبندیوں پر اوران کے کفر میں واقف حال ہوکر شک کریں اور جو انہیں مسلمان جانیں اور جو انہیں مقتدا و پیشوا و پیر مانیں ایسے لوگوں پر جو حکم فتوی میں ارشاد ہوا کہ وہ بھی انہیں کی طرح کافر ومرتد ہیں حق وصواب ہے۔فاضل مجیب ادامہ اللہ الرب المجیب نے حکم احکم کو خوب مدلل ومبرہن فرمایا ہے۔ہمیں

زاہد حسین وغیرہ کسی شخص معین سے کوئی غرض نہیں ہے دیوبندیہ وغیرہم کھلے مرتدین کو جو مسلمان جانے بلکہ جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ علمائے حرمین شریفین و مصر وشام وہند وسندھ کے نزدیک بالاتفاق کافر ہے اور جو انہیں ان کے کفر پر مطلع ہو کر کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے اور ایسوں سے بیعت ہونا انہیں مقتدا و معظم جاننا کفر ہے۔ درمختار میں ہے "تبجیل الکافر کفر" خط بدقت پڑھا گیا اس لئے کہ فوٹو دھندھلا ہے اور تحریر گنجلک و خراب ہے۔ مگر اتنی بات واضح ہے کہ وہ شخص پھلواری والوں کے مسلک سے باخبر ہے پھر بھی انہیں پیر جانتا مانتا ہے تو اس کا وہی حکم ہے جو فتویٰ میں تحریر ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں الازہری قادری غفرلہ

شب ۲۲/ربیع الاول ۱۴۰۸ھ

صح الجواب و اللہ تعالیٰ اعلم

قاضی عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

شارح بخاری کا فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسائل ذیل میں کہ علمائے پھلواری جو علمائے دیوبند کی تکفیر کے قائل نہیں اور کہتے ہیں کہ احتیاط اسی میں ہے کہ ان کی تکفیر نہ کی جائے ان خبثا کی تکفیری عبارت بتائی گئی تو جواب میں مولوی عون احمد نے کہا کہ ان عبارتوں کو گندی کہہ سکتے ہیں کفری نہیں اور ان عبارتوں کی تاویل ہے اور ابھی میرے پاس فرصت نہیں کہ ان کی تاویل کروں اور نہ یہ میرے اسلاف کا طریقہ رہا ہے کہ اس کے پیچھے پڑوں انتہی۔ ایک دوسرے پھلواری شریف کے عالم سے گفتگو ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ زیادہ بحث کی حاجت نہیں علماء دیوبند ہوں یا بریلوی دونوں خطا پر ہیں علمائے بریلوی افراط کی طرف گئے ہیں اور علمائے دیوبند تفریط کی طرف اور میرا مذہب اور میرے سلف کا خیر الامور اوساطھا ہے۔

ایک اور پھلواری عالم سے اشرف علی تھانوی رشید احمد گنگوہی کے کفر و ایمان کے بارے میں سوال کیا گیا تو جواب دیا کہ میں اپنے بارے میں جب نہیں بتا سکتا کہ صحیح معنوں میں

میں مسلمان ہوں تو دوسرے کے بارے میں کیا بتا سکتا؟

ایک پھلواری کے تعلق رکھنے والے عالم سے گفتگو ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ میں علماء دیوبند کی تکفیر کرتا ہوں پھر ان سے کہا گیا کہ عون احمد اور امان اللہ ان کی تکفیر نہیں کرتے تو آپ ان پر کیا حکم لگاتے ہیں؟ اور آپ کیوں ان لوگوں سے عقیدت رکھتے ہیں؟ کیوں ان کے ہاتھ چومتے کیوں لوگوں کو مرید کراتے؟ تو کہتے ہیں یہ سید ہیں ان کے پاس ان کا کوئی جواب ہوگا تاویل ہوگی۔

ایک اور ہمارے علاقہ میں حافظ زاہد حسین نامی پھلواری کے مرید ہیں اور پھلواری کے بڑے ہی عقیدت مند ہیں، جنکپور دھام میں اور سیتا مڑھی میں جلسہ ہوا، انہیں جلسوں کے موقعہ پر چند اشخاص پھلواری کی بیعت توڑ کر حضور سید العلماء اور حضور مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم العالیہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔

حضرت سے عرض کیا گیا کہ یہ پھلواری کے مرید ہیں جب بھی ان اشخاص کی بیعت کی اس کی بنا پر حافظ صاحب مذکور کو بڑا غصہ آیا اور پھلواری اپنے پیر زادے کے پاس اس مضمون کا خط لکھا کہ جنکپور مرغیا چک میں جلسے ہوئے ان جلسوں میں پھلواری پیروں کی بڑی دھجیاں اڑائی گئیں پھلواری کے مریدوں کی بیعت توڑوا توڑوا کر کافی تعداد میں آل مصطفےٰ بمبئی اور مفتی اعظم ہند کے ہاتھوں پر مرید کرایا گیا یہ لوگ دوسرے کے مریدوں کو بھی مرید کر لیتے ہیں۔ اور حضرت کسی کی بیعت توڑ کر مرید نہیں کرتے علمائے بریلی تقریر کے زور سے لوگوں کا دل موہ لیتے ہیں اور آپ لوگ تو تقریر بھی نہیں کرتے، اس وجہ سے لوگ کہتے ہیں پھلواری کے پیر تقریر نہیں کرتے اگر یہی حال رہا تو خدا ہی حافظ۔ میری رائے ہے کہ تقریر رٹ لی جائے اور ایک مجلس جماعت بنائی جائے اور جگہ بجگہ جلسہ کیا جائے تا کہ علمائے بریلوی کے پاؤں اکھڑ جائیں اور فتح کا طبل بجانے سے باز آجائیں۔ انتہی کلامہ

حافظ صاحب مذکور کا ایک اور خط اپنے بیٹے کے نام لکھا تھا اس میں لکھا تھا کہ میں پھلواری گیا تھا حضرت سے ملاقات ہوئی تمہارے متعلق پوچھ رہے تھے فرمایا کہ ساجد تو بریلوی ہوگیا تو میں نے عرض کیا نہ حضور وہ پھلواری ہی ہے گھر آنا تو ملاقات کرتے ہوئے آنا۔

اب بتایا جائے کہ یہ حافظ صاحب اس لائق ہے کہ ان کے پیچھے نماز پڑھی جائے اور جو نمازیں اقتدا میں پڑھ چکے ہیں انہیں دوہرائی جائے انہیں خوش عقیدہ کہا جائے؟ یا دائرہ اسلام سے باہر تصور کیا جائے؟ اور مذکورہ دوسرے سوالات کے بھی جوابات وضاحت کے ساتھ عنایت فرمائی جائے تاکہ عوام وخاص کو گمرہی سے بچایا جائے۔

مستفتی محمد عیسیٰ برکاتی۔مدرس دارالعلوم حنفیہ جنکپوردھام پوسٹ بکس ۲۱ (نیپال)

الجواب: دیوبندیوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں صریح گستاخیاں کی ہیں جن کی بنا پر علماء عرب وعجم نے ان کے بارے میں یہ فتویٰ دیا کہ یہ کافر ومرتد ہیں حتیٰ کہ جو ان کے کفریات پر مطلع ہوکر انہیں کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے اس کی قدرِ تفصیل یہ ہے۔مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند نے تحذیر الناس میں لکھا آپکا خاتم ہونا بایں معنی کہ آپ سب میں پچھلے نبی ہیں عوام کا خیال ہے یہ مقام مدح میں ذکر کے لائق نہیں اس سے قرآن میں بے ربطی لازم آتی ہے (ص ۳) (ص ۲۴) (ص ۲۸) پر لکھا کہ اگر آپ کے زمانہ میں یا آپ کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے تو بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے اور آپ کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں آئے گا جبکہ امت کا اس پر اجماع ہے کہ خاتم النبیین کے معنی آخر الانبیاء ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سب میں آخری نبی ہیں۔جو خاتم النبیین کے معنی کچھ اور بتائے اور حضور کو آخر الانبیاء نہ مانے وہ کافر ہے۔مولوی رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھی نے براہین قاطعہ کے (ص ۵۱) پر لکھا شیطان اور ملک الموت کو تو یہ (علم کی وسعت) نص (قرآن وحدیث) سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علمی (علم کی زیادتی) کے لئے کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا اس عبارت میں ان دونوں دیوبندی پیشواؤں نے شیطان کے علم کو حضور اقدس ﷺ سے زیادہ مانا اس میں بلاشبہ حضور اقدس ﷺ کی توہین ہے جو کسی عاقل سے پوشیدہ نہیں۔مولوی اشرف علی تھانوی نے حفظ الایمان میں لکھا " پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے کل علوم غیبیہ مراد ہے یا بعض؟ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا

تخصیص ہے ایسا علم غیب تو ہر زید وعمرو وبکر بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔اس عبارت میں تھانوی نے حضور اقدس ﷺ کے علم پاک کو بچوں پاگلوں چوپاؤں سے تشبیہ دی یا ان کے برابر کیا دونوں صورتوں میں حضور اقدس ﷺ کی کھلی ہوئی توہین ہے اوراس پر امت کا اجماع ہے کہ جوشخص بھی حضور اقدس ﷺ کی توہین کرے وہ کافر ہے شفا میں امام قاضی عیاض اوراسکی شرح میں حضرت ملا علی قاری اورردالمختار میں علامہ شامی نے تحریر فرمایا مسلمانوں نے اس پر اجماع کیا ہے کہ نبی کی توہین کرنے والا کافر ہے ایسا کہ جواس کے کافر ہونے میں یا مستحق عذاب ہونے میں شک کرے وہ کافر ہے۔
ان دیوبندی پیشواؤں کے بارے میں نام بنام فتاوی حسام الحرمین اورالصوارم الھندیہ میں تمام علمائے عرب وعجم حل وحرم ہند وسندھ۔ہندوستان پاکستان کا متفقہ فتاوی ہے پھلواری والوں کا یہ کہنا کہ احتیاط اسی میں ہے کہ ان کی تکفیر نہ کی جائے کفرنوازی ہے جب کسی شخص سے کفر سرزد ہو جائے تواس کی تکفیر فرض ہے اورفرض پر عمل کرنا ہی احتیاط ہے فرض کا ترک کرنا احتیاط نہیں اشد کبیرہ ہے بلکہ صورت مذکورہ میں کافر نہ کہنا کافر ہونا ہے جیسا کہ گزر چکا۔عون صاحب کا یہ کہنا کہ یہ عبارتیں گندی ہیں ۔یہ نا دانستہ طور پران کے کفری ہونے کا اعتراف ہے یہ عبارتیں گندی ہیں تو کس کے بارے میں ہیں عبارت پڑھ کر ہر شخص دیکھ لے۔یہ عبارتیں حضور اقدس ﷺ کی شان میں ہے۔اوریہ ہر چھوٹی سی عقل والا بھی کہنے پر مجبور ہے کہ کسی کے بارے میں گندی عبارت لکھنا یقیناً اس کی توہین ہے۔تو جب یہ گندی عبارتیں حضور اقدس ﷺ کی شان میں ہیں تو ضرور اس میں حضور کی توہین رہ گئی تاویل کی بات تو صرف ایک حفظ الایمان کی عبارت لے لیجئے اسی پر غور کر لیجئے عون صاحب نے کہ تو دیا کہ اسکی تاویل ہے مگر بتانے میں کیوں کتراتے ہیں اگران کے پاس اس کی کوئی تاویل ہے تو ضرور بتانا فرض ہے تا کہ ایک بہت بڑا اختلاف ختم ہونے کی صورت پیدا ہو جائے یہ کہنا کہ فرصت نہیں کوئی بھی عقلمند ماننے کو تیار نہیں پیری مریدی کرنے کی فرصت تعویزات لکھنے کی فرصت لمبے لمبے سفر کرنے کی فرصت مگر ایک بہت بڑا جھگڑا ختم کرنے کی فرصت نہیں یہ کسی پیر طریقت یا عالم کی شان نہیں ہوسکتی حضور اقدس ﷺ

توفرماتے ہیں: "اذا ظهرت البدع او قال الفتن و لم يظهر العالم علمه فلايقبل الله منه صرفا و لا عدلاً" جب بدمذہبی پھیلے یا فتنے ظاہر ہوں اور عالم اپنے علم کوظاہر نہ کرے تو اللہ تعالی نہ اس کا فرض قبول فرمائے گا نہ نفل ۔او کما قال ﷺ۔ عون صاحب بیچارے کیا تاویل بتائیں گے خود تھانوی صاحب اس کی کوئی تاویل نہیں بتا سکے اور بسط البنان میں جو ہاتھ پیر مارا ہے وہ اس عبارت کی تاویل نہیں تحریف ہے ۔اس پر ان سے وقعت السنان میں سوالات کئے گئے مگر وہ یا ان کے متعلقین آج تک اس کا کوئی جواب نہیں دے سکے اور نہ کوئی قیامت تک دے سکتا ہے پھر یہ اگر بفرض محال عون صاحب یا تھانوی صاحب کے کوئی اور کفش بردار کوئی تاویل بتائیں بھی تو اس سے تھانوی صاحب کو کوئی فائدہ نہیں پہونچ سکتا۔ اولا ان کی یہ عبارت تو ہین میں صریح متعین ہے اور صریح متعین میں کوئی تاویل نہیں سنی جاتی ۔شفاء اور اس کی شرح ملاعلی قاری میں ہے "لا يقبل التاويل فى لفظ صراح" ثانیا اگر بہ فرض غلط تھانوی صاحب کی یہ عبارت محتمل بھی مان لی جائے تو بھی تھانوی صاحب کو اس سے کچھ نفع نہیں پہونچ سکتا اس لئے کہ کلام محتمل میں قائل کو نفع اس وقت پہونچ سکتا ہے جب اس کی مراد ایسی ہو جو کفر نہ ہو اور اگر قائل نے اپنی مراد بتادی اور یہ مراد بھی کفر ہی ہے تو وہ کافر ہے کسی دوسرے کی تاویل سے وہ کفر سے نہیں بچ سکتا درمختار وغیرہ میں ہے "اذا كان فى مسئلة وجوه توجب الكفر و واحد يمنعه فعلى المفتى الميل لما منعه ثم لو نيته ذلك فمسلم والا لم ينفعه حمل المفتى على خلافه" (جلد ثالث ص ۲۸۹) اگر کسی مسئلے میں چند وجوہ ہوں جو کفری ہوں اور ایک کفری نہ ہو تو مفتی پر واجب ہے کہ اسی کو ترجیح دے جو اسے کفر سے بچائے پھر اگر اس کی نیت وہ ہے تو وہ مسلمان ہے ورنہ مفتی کا اس کے خلاف پر عمل کرنا اسے کوئی نفع نہ دے گا۔ اور وہ ضرور کافر ہوگا۔تھانوی صاحب بسط البنان میں جو کچھ کہنا تھا کہہ چکے جس سے ظاہر ہوگیا کہ ان کی اس عبارت سے مراد وہ معنی نہیں جو انہیں کفر سے بچا سکے تو اب عون صاحب یا کسی اور صاحب کی تاویل سے تھانوی صاحب کفر سے نہیں بچ سکتے ۔دوسرے پھلواری عالم صاحب نے جو فرمایا وہ بعینہ وہی ہے جو قرآن کریم میں فرمایا

مذبذبین بین ذلك لا الیٰ ھولاء و لا الی ھولاء یعنی نہ چرندوں میں نہ پرندوں میں یا جیسے حدیث میں فرمایا گیا "کشاۃ العائرۃ" ایسے لوگ حقیقت میں دوسرے جانب ہی ہوتے ہیں۔قرآن کریم میں فرمایا گیا "من یتولھم منکم فانہ منھم" جوان کو دوست بنائے گاوہ انھیں میں سے ہوگا یہ غریب نہ افراط کے معنٰی جانتا ہے نہ تفریط کے۔خود اس کے قول سے دیوبندی کا کافر ہونا ثابت تفریط کے معنٰی ہوتے ہیں کم کرنے کے دیوبندی تفریط کرر ہے ہیں اس کا اس کو اقرار ہے کا ہے میں تفریط کرر ہے ہیں یہ اسے بھی اور سب کو معلوم ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی شان گھٹاتے ہیں اور شان اقدس گھٹانا کفر۔رہ گیا ہم پر یہ الزام کہ ہم افراط کرتے ہیں یہ ان کا بہتان ہے اللہ عزوجل ایسے ہی لوگوں کے بارے میں فرمایا۔"انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون "جھوٹ وہی باندھتے ہیں جو بے ایمان ہیں۔تیسرے صاحب نے صحیح ہی کہا جب اس بچارے کو اپنے ہی مسلمان ہونے میں شک ہے تو ایسے لوگوں سے ہمارا خطاب ہی نہیں ہے کہ ایسے لوگ بہ اقرار خود مسلمان نہیں ۔ مسلمان ہونا تصدیق پر موقوف ہے بلکہ تصدیق ہی کا نام مسلمان ہونا ہے جسے اپنے مسلمان ہونے میں شبہ ہو وہ مومن نہیں عالمگیری میں ہے"ومن شك فی ایمانہ فھو کافر الا اذا اول فقال لا ادری اخرج من الدنیا مومنا فحینئذ لا یکفر (جلد ثانی ص ۲۸۰) رہ گیا وہ شخص جو خودتو دیوبندیوں کو کافر کہتا ہے مگر پھلواری کے ان لوگوں کو جو دیوبندیوں کی تکفیر نہیں کرتے بلکہ بعض ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ان گستاخانِ رسول کو عالم اور بزرگ تک مانتے ہیں پیر بنائے ہوئے ہے تو پہلے اس کو سمجھایا جائے اگر افہام وتفہیم سے مان جائے فبہا ورنہ اس کا حکم بھی وہی ہے جو اس کے پیروں کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اور یہ حافظ اگر دیوبندی مولویوں ہی کے ان کفری عبارتوں پر مطلع ہے جو اوپر مذکور ہوئیں اور یہ بھی جانتا ہے کہ پھلواری والے ان کفری عبارتوں پر مطلع ہوتے ہوئے بھی قائلین کی تکفیر نہیں کرتے تو یہ بھی کافر ہے اب نہ اس کی نماز نماز ہے نہ اس کے پیچھے کسی کی نماز اس کے پیچھے نماز پڑھنا نہ پڑھنے کے برابر بلکہ اس سے بدتر۔اگر وہ دیوبندیوں کی ان کفری عبارتوں پر مطلع نہیں، یا اسے یہ معلوم نہیں یا اسے یہ پتہ نہیں کہ پھلواری والے ان

کفری عبارتوں پر مطلع ہوتے ہوئے بھی ان کے قائلین کی تکفیر نہیں کرتے تو کافر نہیں مگر گمراہ ضرور ہے اور گمراہ کو امام بنانا جائز نہیں اس کے پیچھے نماز سخت مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔ تنویر الابصار و درمختار میں ہے "ویکرہ امامۃ عبد (الیٰ ان قال) و مبتدع لا یکفر بھا و ان انکر بعض ما علم من الدین ضرورۃ کفر بھا فلا یصح الاقتداء بہ اصلاً" واللہ تعالیٰ اعلم۔

استـــــــــــــــــــــــــکتبـــــــــــــــــــــــــہ

محمد شریف الحق امجدی

خادم الافتاء الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور

۲۲ر ذوالحجہ ۱۴۰۷ھ

کتبـــہ

معراج القادری خادم الجامعۃ الاشرفیہ

صح الجواب واللہ اعلم بالصواب

۹۲ نظام الدین قادری برکاتی رضوی عفی عنہ دارالعلوم تنویر الاسلام امرڈوبھا۔ بستی

۲ر ربیع النور شریف ۱۴۰۸ھ

الجواب صحیح والمجیب نجیح

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد ظفر الدین جامعہ مظفریہ برکات العلوم داتا گنج ضلع بدایوں، یوپی نزیل مارہرہ

مفتی عبدالحفیظ ادارہ شرعیہ کا فتوی

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں کہ زید جو علاقہ کے مشہور و معروف عالم دین مبلغ شریعت، متقی و پرہیز گار تھے اور ان کی بے پناہ کوشش سے اس علاقہ میں سنیت کا فروغ ہوا اور سینکڑوں علماء و حفاظ پیدا کیے جو مسلک اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ پر گامزن ہیں اور کتنے حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ

والرضوان سے بیعت بھی ہیں اور ہمیشہ مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی اشاعت میں کوشاں رہتے ہیں ۔زید کا عقیدہ اہل سنت وجماعت کا عقیدہ تھا یعنی علماء حرمین شریفین نے اہانت رسول کرنے والے پر جو کفر کا فتویٰ دیا اور جن فتاوی کا ذکر حسام الحرمین میں ہوئے اس سے زید بالکلیہ متفق تھا دوران بیانات میں بھی بار ہا توہین رسول کرنے والے کو کافر کہا بلکہ شک وتوقف کرنے والے کو بھی کافر کہا اور اہل سنت وجماعت کے کئی مدرسے کھولے جن سے مسلک اعلی حضرت رضی اللہ عنہ کی ترویج واشاعت ہو رہی ہے ۔زید موصوف سلسلہ مجیبیہ کے ایک بزرگ سید شاہ محی الدین صاحب سے بیعت تھے اور تاحین حیات خانقاہ مجیبیہ پھلواری آتے جاتے رہے اور وہاں کے کانفرنس میں بھی شریک ہوتے رہے اور اس خانقاہ کے افراد سے سلام وکلام رکھتے رہے اور سلسلہ مجیبیہ کے فروغ کے لئے کوشاں رہے اور اس سلسلے میں انہوں نے اپنے خطوط کے ذریعہ خانقاہ مجیبیہ کے ذمہ دار افراد کی توجہ بھی اس طرف مبذول کرائی جو خطوط مندرجہ ذیل ہیں۔

خط اول: بخدمت شریف فیض لطیف مولانا شاہ عماد الدین صاحب مدظلہ العالی بعد ہدیہ سلام مسنون! بفضلہ تعالیٰ و بدعاء بزرگاں بخیریت رہ کر خواہان خیریات ہوں۔نیز متعلقین کی خیریت نیک کا خواستگار ہوں۔جنکپور کا جلسہ بہت ہی دھوم دھام سے ہوا اور سیتامڑھی دیوبندیوں کے جلسہ کی شرکت کی گئی تھی اس کا خوب اثر لیکر خوب لعن طعن کر کے خوب مجیبی مریدوں کو آل مصطفی بمبئی کے ہاتھ پر مرید کرایا گیا ہے۔پورے علاقہ کے مرد و عورت کا اجتماع تھا کثیر تعداد میں مرید کرایا گیا ہے۔بریلوی پیر لوگوں کی تقریریں عوام و خاص کو گرویدہ کر کے اپنا لیتے ہیں اور دوسرے پیروں کے مریدوں کی بیعت توڑا کر بیعت لیتے ہیں اور آپ کے مریدوں کی بیعت توڑا کر وہ لیتے ہیں۔تو بتایا جائے کچھ زمانہ کے بعد اس کا کیا ثمرہ نکلے گا؟ ایک طرف تنفر دلانا، بیعت توڑانے کا پیشہ اختیار کیا جا رہا ہے اور دوسرے طرف جن سے تنفر دلایا جاتا ہے، جن کے مرید چھینے جاتے ہیں اور اس کے برعکس برتاؤ کرتے ہیں نہ نفرت دلاتے اور نہ ان کے مریدوں کو بیعت کرتے ہیں۔چند دنوں بعد ان کا کیا حال رہے گا اللہ ہی حافظ ہے! آپ سے میں چند بار عرض کیا کہ وہ رسالہ جن میں

علماء مخاطبین انہیں کافر کہنے وغیرہ سے پرہیز کرتے ہیں وہ رسالہ یا اس کا پتہ مانگا یہ بھی نہ بتلا سکے تو اور کیا کیا جائے؟ ۔فقط

خط دوم: بخدمت شریف وفیض لطیف جناب مولانا شاہ رضوان اللہ صاحب مد ظلہ العالی! بعد ہدیہ سلام مسنون بفضلہ تعالیٰ وبدعاء بزرگان بخیریت رہ کر خواہان خیریت مزاج گرامی ہوں۔ایک رقعہ جناب حضور میں لکھا ہے جس میں مولانا شاہ عون احمد صاحب مدظلہ العالی سیتامڑھی دیوبندیوں کے جلسے میں شرکت کی تھی اور اہل حدیث وہابی کے مسجد میں وہابی کی اقتدا میں نماز ادا کی تھی۔اس کے بعد بریلوی کے دو جلسہ ہوئے ان جلسوں میں مولانا موصوف کی بہت کچھ مذمت کی گئی اور بتایا گیا چشمہ لگا کر عمامہ لپیٹ کر اور جبہ لگا کر سنیوں کی ناک کاٹنے آتے ہیں اور دشمن نبی کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور مجیبی مریدوں کی بیعت توڑا کر آل مصطفیٰ ومفتی اعظم کے ہاتھ پر بیعت کراتے ہیں۔خلفاء تیغ علی سرکانہی اور فارغین مدرسہ سرکانہی ان کے اساتذہ اپنے شاگردوں کو اور خلفا اپنے مریدوں کو خوب راسخ کر کے پڑھاتے اور بتلاتے ہیں کہ پھلواری شریف کے قدیمی بزرگان اچھے تھے اور اب کے سب خراب ہو گئے ،لھذا پھلواری شریف بیعت نہیں ہونا چاہئے۔میری عرض ہے کہ پھلواری شریف کے خواص میں کوئی بھی تبلیغ واشاعت کے لئے لب کشائی فرماتے اور نہ متوسلین علماء میں سے کوئی بھی پھلواری شریف کے اکابر بزرگان کے فضائل ومحاسن بیان کر کے پھلواری کی شخصیت بتلاتے۔اور دوسرے سلاسل کے شیخ لوگ پھلواری مریدوں کی بیعت توڑا کر بخوشی اپنے سلسلے میں داخل کرتے ہیں اور پھلواری کے بزرگان اس سے پرہیز کرتے ہیں۔اس سبب سے وہ لوگ پھلواری مشائخ کو بے حس وخوابیدہ شمار کر کے حملہ پر حملہ کرتے ہیں اور فتح پر فتح کے طبل بجاتے ہیں۔کاش کہ حلقہ بگوشاں علمائے پھلواری مثلا مولانا سید الزماں پوکھریروی،وجمال الدین صاحب کلکتوی،وجمال الدین چھپراوی وشبنم کمالی وغیرہ ایک وفد کی صورت میں جابجا تقریریں کرتے اور پھلواری کی شخصیت کو بتلاتے اوران کے سوالوں کے جواب دیتے تو ان کے پاؤں اکھڑ جاتے اور حملہ کرنے سے رک جاتے۔فقط

جب زید موصوف کے خطوط کسی صورت سے عمر کو ہاتھ آئے تو عمر نے اڑانا شروع کیا

کہ زید کا عقیدہ دیوبندیوں کا عقیدہ ہے لہذا ان کے پیچھے نماز وغیرہ جائز نہیں اس کی اطلاع جب اس علاقہ کے علماء کرام کو ملی تو فوری طور پر علماء کی نشست عمل میں آئی اور اس میں ایک کاغذ تیار کیا گیا جس میں وہ کلمات کفریہ جن کی بنیاد پر علماء حرمین شریفین نے کفر کا فتویٰ صادر فرمایا جس کا ذکر حسام الحرمین میں ہے تحریر کیے گئے نیز اس میں یہ بھی تحریر کیا گیا کہ توہین رسول کرنے والے کے کفر وعذاب میں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے خواہ وہ علماء بریلوی ہوں خواہ علماء پھلواروی۔ بعدہ زید موصوف کے سامنے اس کاغذ کو پیش کیا گیا اور علماء کرام نے فرمایا کہ آپ کا اس سلسلہ میں کیا خیال ہے تو زید موصوف نے کہا کہ توہین رسول کرنے والے کو میں کافر جانتا ہوں بلکہ اس کے کفر وعذاب میں شک کرنے والے کو بھی کافر جانتا ہوں اور زید موصوف اس کاغذ پر علماء کرام کے ساتھ دستخط کیے زید موصوف کا انتقال ۴ محرم الحرام ۱۴۰۸ھ کو ہوگیا۔ انتقال سے دس دن پہلے ان پر فالج کا حملہ ہوا جس میں بھی شریعت کی پاسداری کا خیال ہمہ دم ملحوظ رہا اور اس دوران کی کوئی نماز بھی قضا نہ ہوئی اور اہل سنت والجماعت پر قائم رہے اور خاتمہ بالخیر کے لئے حاضرین سے دعا کی درخواست کرتے رہے اور خود بھی توبہ واستغفار ایمان مجمل، کلمہ طیب کا ورد کرتے رہے اور یہ دعا بھی پڑھتے رہے "اللهم انی اعوذبك من الكفر اللهم انی اعوذبك من الفقر اللهم انی اعوذ بك من عذاب القبر، لا اله الا انت" اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید موصوف پر از روئے شرع کیا حکم صادر ہوتا ہے اور ان کے لئے فاتحہ قرآن خوانی وایصال ثواب کی مجلس کرنا کیا ہے؟ مدلل ومفصل تحریر فرما کر عند اللہ ممنون وماجور وعند الناس مشکور ہوں۔ بینوا توجروا۔

عبد الحمید قادری مدرسہ قادریہ علی پٹی، ضلع مہوتری (نیپال)

۲۷ صفر المظفر ۱۴۰۸ھ

الجواب بعون الملك الوهاب واليه المرجع والمآب: مافی الضمیر کے حال کو جتنا قائل خود جانتا ہے ناقل نہیں جان سکتا ہے زید کے کردار کا اظہار جس جس انداز میں آپ نے کیا ہے زید کے دونوں خطوط اس سے بڑھ کر زید کی قباحت وفساد عقیدہ اور

بدمذہبی ظاہر کردیا ہے۔لہذا زید کے لئے کسی قسم کی مجلس فاتحہ خوانی،قرآن خوانی ناجائز ہے۔ صدرالافاضل علیہ الرحمۃ والرضوان نے خزائن العرفان میں زیرآیت کریمہ ولاتصل علیٰ احد میں فرمایا ہے کہ جس شخص کے مومن و کافر ہونے میں شک ہوتو اس کے بھی جنازے کی نماز نہ پڑھی جائے اور سرکار اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدددین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو تفضیلیہ ہیں یعنی اس کی بدعقیدگی حد کفر کو نہ پہونچی ہے تو اس کے جنازے کی نماز نہیں چاہئے متعدد حدیثوں میں بدمذہبوں کی نسبت ارشاد ہے"ان ماتوا فلاتشهدوهم" وہ مریں تو اس کے جنازے میں نہ جائیں۔ولاتصلوا علیهم اوران کے جنازے کی نماز نہ پڑھیں۔نماز پڑھنے والوں کو توبہ استغفار کرنی چاہئے اور اگرصورت پہلی تھی بعض وہ مردہ رافضی منکر بعض ضروریات دین تھا اور کسی نے باآنکہ ان کے حال سے مطلع تھا اور دیدہ ودانستہ ان کے جنازے کی نماز پڑھی اس کے لئے استغفار کی جب تو اس شخص کو تجدید اسلام اور اپنی عورت سے ازسرنو نکاح کرنا چاہئے"انتھی کلام الامام۔

اقول زید مذکور کی بدعقیدگی اس سے کم نہیں ہے لہذا اس کے لئے وہی حکم ہے۔یعنی اس کے لئے قرآن خوانی دانستہ کرنے والے ایمان سے خارج۔امرمسؤل میں آپ کا بیان زید بے قید کے قول وعمل کے نفاق کا مقتضی ہے جو گناہ عظیم اور منافقت کا حامل ہے۔لم تقولون ما لاتفعلون زید جن پھلواروی کا معتقد تاحین حیات رہا وہ وہ ہے جو علمائے دیوبند ووہابیہ کی تکفیر نہیں کرتے یہ انہیں اپنا اور وہ انہیں اپنا جانتے اور مانتے ہیں زید ان پھلواری کے غلط رویے کی جان کاری رکھتے ہوئے تاحین حیات معتقد اور متبع رہے تو اگرچہ بظاہر اعمال کی کثرت زید کی زندگی کو حاصل رہی لیکن دشمنان رسول کے متبع کے تابع رہے اس لئے ان کے اعمال ان کی منافقت کی تلافی نہ کریں گی کہ اعمال مثل لباس ہے اور ایمان وعقیدہ مثل جسم ہے جسم کی زینت کے لئے لباس گرچہ ضروری ہے لیکن جسم ہی نہ ہو تو لباس پہننے سے کیا حاصل؟ زید کے دونوں خطوط خود اس کو منافق فی العمل اور فی الاعتقاد ثابت کرتے ہیں۔اس کے خطوط کے ایک ایک سطر سے جماعت حقہ بریلی کی عداوت اور نفرت ظاہر ہو رہی ہے نہ صرف تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم ہند اور تاجدار مارہرہ حضور سید العلماء علیہم

الرحمۃ کے پاؤں اکھاڑنے کے درپے ہے بلکہ پوری جماعت حقہ بریلی کے پاؤں اکھاڑ کر مٹا دینے کا ناپاک منصوبہ بنا رہا ہے۔ مگر خدا جسے رکھے اسے کون چکھے یہ زید کیا سارے دیوبندی وہابی تبلیغی جماعت اسلامی وغیرہم فرقہ باطلہ متحد ہو کر بھی ان کا بال بیکا نہ کر سکی اور نہ انشاء المولیٰ تعالیٰ کر سکے گی کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا ''الحق یعلو و لا یعلی'' حق غالب ہے اور غالب رہے گا نہ مغلوب ہوا نہ بے شک ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ سائل صاحب! آپ کو زید کی منافقت سے بڑا دھوکا ہوا ہے زید کے خطوط ہی اس کی منافقت اور ارتداد فی العقیدہ کی ضمانت ہے زید کے کھولے ہوئے مدارس سے اگر امام اہل سنت کے مسلک کی اشاعت ہو رہی ہے تو یہ انہیں اپنی منافقت سے اس لئے نہیں بچا سکتی ہے کہ ہندو پاک میں بہت ایسے مدارس جو ان کے تھے اب ہمارے ہیں اور ہمارے تھے ان کے ہیں تو کیا تعجب ہے کہ زید مجیبی پھلواروی کا مدرسہ بریلوی جماعت حقہ کے قبضہ میں ہو۔ ذرا خطوط کے الفاظ کا تجزیہ کرتے ہوئے سائل صاحب غور کر لیں کہ جو زید اپنے کو حسام الحرمین کا متبع اور امام اہل سنت کا معتقد ہونا آپ کو ظاہر کر رہا ہے وہ حسام الحرمین وہی ہے جس میں اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ علمائے عرب و عجم کی تائید کے ساتھ دیوبندی وہابی بد مذہب پر کفر کا فتویٰ صادر فرما کر حکم نافذ فرمایا کہ "من شك فى كفره و عذابه فقد كفر" اور زید کا اپنے خط کے مذکورہ الفاظ ''وہ رسالہ جن میں علمائے مطاطین انہیں کافر وغیرہ کہنے سے پرہیز کرتے ہیں'' کے ذریعہ پھلواروی سے اس لئے طلب کر رہا ہے کہ ثابت کریں کہ دیوبندیوں کی تکفیر نہ کی جائے۔ سائل صاحب غور کریں کہ یہ زید کی کیسی نیت تھی اور علمائے بریلوی سے کیسا تعلق رہ جاتا ہے؟

کام کرتی ہے نظر نام رہ جاتا ہے پیمانے کا

جاننا چاہئے کہ دور حاضر میں جماعت حقہ کا موقف امام احمد رضا فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک کی حمایت ہے اور ان کے متبعین کی محبت ہے اور پھلواروی پیروں کو کون نہیں جانتا ہے کہ فرقہ باطلہ دیوبندی وہابی اور بد مذہبوں سے انسلاک ہے پس اس دانستہ حالات کے باوجود زید کا اپنے خط کے ذریعہ سرکار مفتی اعظم ہند اور حضور سید العلماء علیہ

الرحمہ کو مورد اعتراض بناتے ہوئے لکھنا کہ ”جنکپور کا جلسہ بڑے دھوم دھام سے ہوا اور سیتا مڑھی دیوبندیوں کی جلسے میں جو شرکت کی گئی تھی اس کا خوب اثر لیکر خوب لعن طعن کر کے خوب مجیبی مریدوں کو آل مصطفیٰ بمبئی کے ہاتھ پر مرید کرایا گیا ہے پورے علاقہ کے مرد و عورت کا اجتماع تھا کثیر تعداد میں مرید کرایا گیا بریلوی پیروں کی تقریر عوام وخواص کہ گرویدہ کر کے اپنا لیتے ہیں“ الی المورد۔ زید کے خط سے جہاں چغل خوری کا پتہ لگتا ہے وہیں علمائے بریلی سے بیزاری کا اندازہ لگ رہا ہے۔ آل مصطفیٰ بمبئی کون تھے؟ مارہرہ مطہرہ کے چشم و چراغ امام اہل سنت کے ترجمان آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء کے صدر رہا وقار حکماء کے سند، اسلاف کرام کے بہترین وارث، سید الافلاک والارضین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے آل پاک ہیں ان کی شان کہتے زید کے ذہن وفکر کے رشحات میں ساری یادوں کو کھودیا اور ادب کی کوئی پاسداری قلم کے نوک سے بچا کر نہ رکھ سکے۔ سچ کہا ہے ”کل اناء یترشح بما فیہ“ پھر زید کا علمائے بریلوی سے کیا تعلق جبکہ پھلواروی کے دیدہ ودانستہ حالات زندگی کے باوجود اس نے جس القاب وآداب سے خط لکھا ہے ظاہر ہے کیا زید کو اب تک معلوم نہیں ہے کہ پھلواروی کا معاملہ آج سے نہیں زید کے اوپر کے پیر سے گڑبڑ چل رہا ہے۔ دیوبندیوں کا حامی ہے، وہابیوں کا ترجمان ہے۔ جس کی خانقاہ میں منت اللہ مونگیری اور قاری طیب دیوبندی نمائندگی کرے ایسی خانقاہ کو جماعت اہل سنت نہ قبول کی ہے اور نہ تا قیامت قبول کر سکتی ہے۔ کیا زید کو معلوم نہیں ہے کہ پھلواروی علمائے دیوبند کی کفری عبارتوں کو گندی کہتے ہیں اور کفری نہیں کہتے اور کہتے ہیں کہ اس میں تاویل کی گنجائش ہے۔ معاذ اللہ رب العلمین صراحت میں تاویل کیسی اور جب صاحب عبارت مولوی اشرف علی تھانوی بسط البنان لکھ کر ہاتھ پیر مارا لیکن تاویل نہ کر سکے تو پھلواروی کیا تاویل کر سکتے ہیں؟ پھر یہ کہ جس کو رسول کونین ﷺ کی شان میں گندی عبارت برداشت ہوسکتی ہے وہ زید کی نظر میں ممکن ہے کہ مسلمان ہو رب کعبہ کی قسم! قرآن کریم کی اصطلاح میں وہ مسلمان نہیں ہوسکتے ہیں۔ کیا زید اور اپنے پیروں کو اب تک معلوم نہیں ہے کہ فقط ”راعنا“ اختلاف لغت کی بنیاد پر معنی مشترک کا حامل تھا تو قرآن کریم نے صحابہ کرام کو شان رسالت

میں اس لفظ ''راعنا'' کے ساتھ خطاب کرنے سے منع کردیا۔اور پھلواری والے دیوبندیوں
کی کفری عبارتوں کو شان رسالت میں گندی کہتے ہیں کفری نہیں۔میرے نزدیک اس
مکالمہ کے شاہدین موجود ہیں۔جاننا چاہئے کہ جماعت حقہ بریلی کا موقف اسلامیات کی
صداقت پر ہے اور اسلام کی صداقت کہتی ہے ''یایھا الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ'' تو
ہماری جماعت ایسے خانقاہ کو قبول نہیں کرسکتی جن کا موقف مذبذبین بین ذلک لاالی ھولاء
ولاالی ھولاء'' پر ہو۔زید کے خط کی ایک اور عبارت پر غور کریں ''اور آں حضرت نہ خود تقریر
کرتے ہیں نہ کراتے ہیں اور نہ ہی دوسرے پیروں کے مریدوں کی بیعت لیتے ہیں اور
آپ کے مریدوں کی بیعت توڑا توڑا کروہ لیتے ہیں تو بتلایا جائے کہ کچھ دنوں کے بعد اس
کا کیا ثمرہ نکلے گا'' الی المورد۔جاننا چاہئے کہ بدعقیدگی مکرو ریا کے روپ میں جب ظاہر
ہونے لگے تو اہل حق کو لازم وضروری ہے کہ حق کو ظاہر کرے اور اس میں کسی طرح کی ہر
گز ہرگز پاسداری نہ کرے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اذا ظهرت البدع او قال
الفتن ولم يظهر العالم علمه فلا يقبل الله منه صرفا و لا عدلا'' جب
بدمذہبی پھیلے اور عالم اپنے علم کو ظاہر نہ کریں تو اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول فرمائے گا اور نہ
نفل۔جب پھلواروی مجیبی پیروں کی صلح کلی اظہر من الشمس ہوگئی اور ان کے اس غلط رویے
سے صوبہ بہار کی اکثریت متزلزل ہوگئی تو حدیث پر جلال کی روشنی میں حضور آقائے نعمت
مفتی اعظم ہند بریلی شریف اور حضور سید العلماء مارہرہ مطہرہ پر ضروری تھا کہ ایسے مریض
کے مرید کی تردید بیعت فرمائیں۔غالباً جنک پوردھام کے جلسہ ۱۳۹۴ھ میں ایسا ہی ہوا پھر
زید کے لئے اظہار شکوہ کیا؟

شیشہ کے گھر میں بیٹھ کر پتھر ہیں پھینکتے دیوار آہنی پر حماقت تو دیکھئے

زید کے رشحات اور عقیدہ کا حال سمجھنے کے لئے خط کی ایک اور عبارت پر غور کریں:
من الابتداء ''مولانا شاہ عون احمد صاحب مدظلہ العالی سیتامڑھی دیوبندیوں کے جلسہ میں
شرکت کی تھی اور اہل حدیث وہابی کی اقتداء میں نماز ادا کی تھی اس کے بعد بریلوی کے دو
جلسے ہوئے'' الی المورد۔زید کی عبارت کا سیاق بتاتا ہے کہ مولانا عون احمد کی صلح کلی مزاج پر

اعتراض کرنے والی جماعت اہل سنت سے سخت بیزار تھا۔جب ہی تو آگے لکھتے ہوئے زید نے لعن طعن کا منسوب الیہ جماعت اہل سنت کو بنایا اگر اظہار حقیقت کا نام لعن طعن ہے تو کون سی صورت زید کو جماعت اہل سنت میں شمولیت کی ضمانت دے سکتی ہے۔اور زید کے خانقاہی پیروں کو جماعت اہل سنت سے کیا انسلاک رہ جاتا ہے؟ جاننا چاہئے کہ ''الرضا بالکفر کفر'' جب دیوبندی وہابی بد مذہب پر بہت پہلے علماء حرمین شریفین نے کفر کا فتوی صادر فرمادیا تو اس کے بعد زید کے خانقاہی پیر کا دیوبندیوں کے جلسہ میں شامل ہونا وہابی کی اقتدا میں نماز پڑھنا اس کی منافقت کو ثابت کرتا ہے۔اور زید کا بذریعہ خط اظہار شکوہ اہل سنت سے بیزاری کا مقتضی ہے۔زید پر لازم تھا کہ اس بد مذہبی سے توبہ کرتا اور اپنی زندگی میں ایسے صلح کلی پیر سے جن لوگوں کو مرید کرایا تھا اعلان کرتا کہ یہ لوگ مسلک اہل سنت کے مطابق اب پھلواروی پیری مریدی کے قابل نہ رہے اس لئے اپنی اپنی بیعت توڑ دو، ہم بھی اپنی بیعت توڑ لیتے ہیں اور رہنمائے اہل سنت کے ہاتھوں پر مرید ہوتے ہیں۔تو ان کے ایمان وعقیدہ کی ضمانت دی جاسکتی تھی لیکن ایسا نہیں کیا۔ذرا سوچیں تو سہی جو سنی کے پاؤں اکھاڑنے کے درپے ہوں وہ بھلا کب جماعت کا وفادار ہوسکتا ہے نہیں اور ہرگز نہیں۔غالبا یہی وجہ تھی کہ عمر کو جب زید کا خط ملا تو انہوں نے اپنا فرض عالمانہ اور اجر منصبی نبھانے کے لئے عوام کو اطلاع دینا ضروری سمجھا کہ لوگ زید اور اس کے خانقاہی پیر کے مکروفریب سے باز آجائیں۔سائل صاحب! آپ نے عمرو کے اس اظہار حقیقت کو لفظ ''اڑانا'' سے تعبیر کیا ہے، سخت بے ادبی ہے آپ نے لکھا ہے کہ جب علاقائی علمائے کرام کو اس کی اطلاع ملی تو فوری طور پر اس کی ایک نشست عمل میں آئی اور اسی میں ایک کاغذ تیار کیا گیا۔مجھے تعجب ہے کہ علاقائی علمائے کرام کو زید کے جب اس بدعقیدگی کی اطلاع ملی تو نشست مزید کاغذ تیار کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ کاغذ تو قبل سے تھا ہی جس پر عمرو نے لوگوں کو روشناس کرایا تھا۔علماء سمجھ سے کام لیتے اور خط کی نقل کاپی سامنے رکھ کر زید سے پوچھتے کہ آپ نے کیا ظلم کیا ہے آپ نے ایسا گستاخانہ خط لکھ کر اپنی بدعقیدگی کے کھوٹے دام میں سب کو کیوں بیچنا چاہا ہے؟ آپ کا یہ خط ہے آپ اس خط کے گستاخانہ کلمات سے توبہ کریں۔اگر زید

اپنے خط کے گستاخانہ کلمات سے توبہ کرتا اوراس پر قائم رہتا تو اس کے ایمان وعقیدہ کی ضمانت دی جاسکتی تھی۔مگر جرم کچھ اور ہے اظہار جرم کچھ اور۔اگر علماء کی نشست میں وہی ہوا جس کا بیان آپ نے کیا ہے تو اس سے زید کا کیا فائدہ؟ ایسا اقرار تو مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی کیا ہے۔ملاحظہ ہو بسط البنان ص ۱۱ پر ہے:

''جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا صراحۃً عبارۃً یہ بات کہے میں اس کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں۔کہ تکذیب کرتا ہے نصوص قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور سرور عالم فخر بنی آدم ﷺ کی'' آگے چل کر لکھتا ہے ''بفضلہٖ تعالیٰ میرا اور میرے سب بزرگوں کا عقیدہ ہمیشہ سے آپ کے افضل المخلوقات فی جمیع ۔۔۔۔والعملیۃ کے باب میں ہے''

اقول: بظاہر ایمان سے لبریز الفاظ جب مولوی اشرف علی تھانوی کو اس کے کفر سے بری نہ کرسکا کہ اس نے اصل جرم سے توبہ نہ کیا جو حفظ الایمان سے ظاہر ہے تو کیا زید کو آپ کے مذکورہ الفاظ سے بری کرسکتا ہے نہیں اور ہرگز نہیں۔عرصہ دراز کے بعد شیطان لعین نے بواسطہ نوح علیہ السلام اظہار تمنا کیا کہ کیا میری توبہ قبول ہوگی؟ حکم ہوا کہ قبر آدم کا سجدہ کر تو اس نے کہا کہ جب آدم کو سجدہ نہیں کیا تو قبر آدم کو کیوں سجدہ کروں؟ ملعون رہا اور صبح قیامت تک ملعون رہے گا توبہ کے بابت فاضل اجل عالم دہر حضرت علامہ عبداللہ بن محمود بن مودود الموصلی الحنفی اپنی تالیف لطیف الاختیار لتعلیل المختار کے ص ۱۵ پر فرماتے ہیں "وطائفة بالعراق يزعمون ان محمدا مرسل الى العرب لا الى بنى اسرائيل فلا يكون مسلما با لشهادتين حتى يتبرأ منه" عراق کی ایک جماعت ظن فاسد رکھتی ہے کہ محمد ﷺ بھیجے گئے عرب کی طرف نہ کہ بنی اسرائیل کی طرف پس شہادتین کے اقرار سے وہ مسلمان نہیں ہوں گے، جب تک کہ اصلی جرم سے باز نہ آئے کہ رسالت عامہ کا اقرار کرے۔اسی طرح زید کے محض علماء کے تیار کردہ کاغذ پر اظہار بیزاری سے اصل جرم معاف نہ ہوگا۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

عبدالحفیظ رضوی القادری

خادم الافتاء ادارہ شرعیہ بہار پٹنہ

۹ ربیع الآخر ۱۴۰۸ھ

تصدیقات

مفتیان کرام وعلمائے عظام ہند و نیپال

۱۔ الجواب صحیح و صواب و المجیب نجیح و مثاب عبدالحافظ رضوی القادری غفرلہ نائب قاضی ادارہ شرعیہ مہاراشٹر

۲۔ من اجاب فقد اصاب واللّٰہ تعالیٰ اعلم بالصواب محمد معراج القادری خادم جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڈھ یوپی

۳۔ باسمہ تعالی والصلوۃ والسلام علی رسولہ الاعلی الجواب صحیح والمجیب نجیح جلال الدین احمد الامجدی براؤں شریف ۹رشعبان المعظم ۱۴۰۸ھ

۴۔ الجواب صحیح والمجیب نجیح عبدالواجد قادری غفرلہ دربھنگوی سابق صدر مفتی ادارۂ شرعیہ بہار و جامعہ رضویہ بریلی شریف خادم الافتاء مرکزی دارالافتاء یورپ جامعہ مدینۃ الاسلام دی ہیگ ہالینڈ

۵۔ الجواب صحیح غلام عبدالقادر علوی مدرسہ فیض الرسول براؤں شریف۔

۶۔ الجواب صحیح محمد جمیل احمد شمیم یار علوی غفرلہ استاذ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف ضلع بستی یوپی ۹رشعبان المعظم ۱۴۰۸ھ

۷۔ الجواب صحیح محمد شعیب انور خادم الافتاء مدرس مدرسہ رضویہ شمس العلوم باڑا ضلع سیتامڑھی بہار ۲۵رشعبان المعظم ۱۴۰۸ھ

۸۔ الجواب صحیح والمجیب نجیح محمد امیر الدین رضوی خادم الجامعۃ الرضویہ مغلپورہ پٹنہ ۲۱رشعبان المعظم ۱۴۰۸ھ

۹۔ الجواب صحیح محمد ظہیر الحق شمسی مفتی مدرسہ مظہر العلوم اسلام پور چھپوا ضلع مدھوبنی ۱۸رشعبان المعظم ۱۴۰۸ھ

۱۰۔ اجــاب مــن اصــاب محمد اسلم رضوی غفرلہ جامعہ قادریہ مقصود پور اورائی مظفر پور
۲۴؍شعبان المکرّم ۱۴۰۸ھ

۱۱۔ الــجــواب صــحــیــح محمد نسیم الدین رضوی جامعہ قادریہ مقصود پور اورائی مظفر پور
۲۴؍شعبان المکرّم ۱۴۰۸ھ

۱۲۔ الجواب صحیح محمد شمس الحق رضوی خادم مدرسہ رضویہ شمس العلوم باڑا پوسٹ لہوریا
سیتامڑھی بہار

۱۳۔ الجواب صحیح محمد نظام الدین برکاتی خطیب شاہی جامع مسجد کاٹھمنڈو نیپال

۱۴۔ الجواب صحیح بشیر احمد القادری اندولوی رئیس المعلمین الجامعۃ الاسلامیہ
فیض الغرباء بھانغر پوسٹ ملنگوا ضلع سرلاہی نیپال ۲۵؍شعبان المعظم ۱۴۰۸ھ

۱۵۔ الــجــواب صــحــیــح محمد علیم الدین رضوی دارالعلوم اہل سنت حنفیہ غریب نواز بکارو
اسٹیل سیٹی

۱۶۔ الجواب صحیح عبدالرحیم قادری غفرلہ ناظم اعلیٰ دارالعلوم غوثیہ اشرفیہ کانپور

۱۷۔ الجواب صحیح الفقیر محمد توصیف رضا غفرلہ خادم مرکز اہل سنت بریلی شریف

۱۸۔ الــجــواب صــحــیــح محمد جہانگیر خاں قادری رضوی اشرفی بھاگلپوری ناظم اعلیٰ
دارالعلوم اہل سنت حنفیہ غریب نواز بکارو اسٹیل سیٹی ا ا دھنباد بہار

۱۹۔ الجواب صحیح محمد رضی اللہ صدیقی مہتمم دارالعلوم نوریہ پیر کنگ دیوریا یوپی

۲۰۔ العبد المعتصم بحبل الدین علی محمد قادری رضوی مظفر پوری خادم دارالعلوم اہل
سنت غریب نواز مغل پورہ سنگم احمد نگر مہاراشٹر

۲۱۔ الــجــواب صــحــیــح عبدالحمید نوری مدرس الجامعۃ الاسلامیہ رضاء العلوم کنہواں
سیتامڑھی بہار

۲۲۔ الجواب صحیح علاءالدین رضوی دارالعلوم اہل سنت حنفیہ غریب نواز سیوان

۲۳۔ ۹۲/۷۸۶ ما اجاب فاصاب زید کے بارے میں مفتی ادارۂ شرعیہ پٹنہ بہار کا فتویٰ
بلا شک وشبہ حق وصواب ہے اور حسام الحرمین کی تصدیق زید کا فریب ہے۔ایک

طرف تصدیق کی بات اور دوسری جہت ایسے افراد سے سلام وکلام جاری رکھنا اور ان سے بیعت کی رغبت دلانا اور بیعت کرانا جو علماء دیوبند کی تکفیر کا قائل نہ ہوں ۔حسام الحرمین کی تصدیق کے بالکل منافی ہے دانستہ ایسوں کی خانقاہ کو فروغ دینا زید کی منافقت اور اس کے کفر وارتداد کو ثابت کرنا ہے ۔اس کے لئے ایصال ثواب ناجائز و حرام دانستہ اس کے جنازے میں شریک ہونے والے اور ایصال ثواب کرنے والے ایمان سے خارج متصور ہوں گے۔ ان پر توبہ تجدید ایمان و نکاح شرعا فرض ہوگا۔واللہ اعلم مشتاق احمد رضوی مظفر پوری بہاری صدر المدرسین دارالعلوم محمدیہ دیولاک گاؤں ناسک روڈ ضلع ناسک ۱۹؍رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ جمعہ مبارکہ

۲۴۔ الجواب صحیح زید متبع شریعت نہ تھا بلکہ وہابیت ونجدیت وپھلواریت تھا جیسا کہ اس کے دونوں خطوط اور سائل کے سوال سے اظہر وابین ہے عبدالحفیظ نوری مدرس دارالعلوم اہل سنت غریب نواز مغلپورہ سنگمیر احمد نگر مہاراشٹر

۱۹؍رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ

۲۵۔ الجواب صحیح یہ وہم کہ مرتے وقت زید کلمہ وغیرہ پڑھا اس کا شرعا کوئی اعتبار نہیں کہ اس کا اعتبار ایمان کی سلامتی پر ہے اور زید کا ایمان ہی نہیں ۔ واللہ اعلم محمد زین الھدی اشرفی دارالعلوم اہل سنت غریب نواز مغلپورہ سنگمیر احمد نگر مہاراشٹر

۱۹؍رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ

۲۶۔ الجواب صحیح اعجاز احمد عفی عنہ خادم دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور ضلع اعظم گڈھ

۲۷۔ الجواب صحیح احقر العبد عبدالمجید عفی عنہ خادم دارالافتاء ومدرس نورالعلوم کٹھتی سلطان پور

۲۸۔ الجواب صحیح محمد حسین عفی عنہ مصباحی خطیب وامام رفاعیہ مسجد بارہ امام روڈ بمبئی ۳

۲۹۔ الجواب حق و صحیح مفتی ادارہ وخادم الطلباء العبد محمد صدیق خان مدرسہ غوثیہ رضویہ اہل سنت نورالعلوم محلہ ٹھوتیاوارڈ ے قصبہ سدھارتھ نگر بھیرہ پور ضلع روپن نیپال

۲۱؍رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ

۳۰۔ الجواب صحیح محمد بدر عالم صدیقی رضوی صدر مدرس مدرسہ علوم النبی قاضی محلہ
بھرواره دربھنگہ
۳۱۔ الجواب صحیح والمجیب نجیح محمد منصور علی خان رضوی قادری محبوبی خطیب
سنی بڑی مسجد ایم آزاد روڈ مدنپورہ بمبئی ۸
۳۲۔ الجواب صحیح عبید المصطفی فقیر اشرف رضا قادری خادم الافتاء والقضاء ادارہ
شرعیہ مہاراشٹر ودار العلوم امام احمد رضا بمبئی ۱۱ ۲۶ر رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ
۳۳۔ الجواب صحیح ظہیر احمد خان قادری رضوی خطیب وامام اسماعیل حبیب
مسجد کامبیکر اسٹریٹ بمبئی ۳ ۴۰۰۰۰۳
۳۴۔ هذا هو الحق والحق ان یتبع سید محمد ال مصطفی حیدر حسن سجادہ نشیں درگاہ
برکاتیہ مارہرہ ضلع ایٹہ نزیل بمبئی ۲۷ر رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ
۳۵۔ الجواب صحیح خادم العلماء محبوب العلماء محبوب رضا روشن القادری خادم الافتاء
مدرسہ حمیدیہ قلعہ گھاٹ دربھنگہ
۳۶۔ الجواب حق السید حامد الاشرف الاشرفی الجیلانی الخطیب بمسجد زکریا بمبئی ۳
۳۷۔ الجواب صحیح شفیق احمد شریفی خادم الافتاء دار العلوم غریب نواز الہ آباد
۳ر شوال المکرم ۱۴۰۸ھ
۳۸۔ الجواب صحیح وحق خادم محمد داؤد اشرفی رضوی مدرس مدرسہ رضویہ شمس العلوم
موضع باڑا بہار
۳۹۔ الجواب صحیح واللہ اعلم بالصواب نبیرہ ولی محمد رضا رحمانی پوکھریرا
شریف ۱۸ر رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ
۴۰۔ الجواب هو الجواب وهو اعلم بالصواب کتبہ محمد مظفر خادم دار الافتاء
جامعہ مظفریہ برکات العلوم داتا گنج من مضافات بدایوں نزیل بمبئی
۱۳ر شوال ۱۴۰۸ھ
۴۱۔ الجواب صحیح والمجیب نجیح محمد سلیم الدین برکاتی مدرس مدرسہ اشرفیہ

پوکھرا، نیپال

۴۲۔الجواب صحیح محمود رضا قادری خادم مدرسہ عزیز العلوم نانپارہ ضلع بہرائچ شریف

۴۳۔الجواب صحیح فقیر شمس الدین احمد الرضوی جامعہ اشرفیہ مسعود العلوم چھوٹی تکیہ بہرائچ شریف

۴۴۔الجواب صحیح محمد مشتاق احمد القادری مدرس دار العلوم فیض النبی

۴۵۔الجواب صحیح محمد اسرار الحق رضوی مدرسہ رضویہ مرکزی دار العلوم بیر گنج، نیپال

۴۶۔محمد عارف رضوی خادم الحدیث دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف

۴۷۔الجواب صحیح محمد حامد رضا رحمانی مدرس مدرسہ رحمانیہ حامدیہ پوکھریرا شریف ضلع سیتامڑھی

۴۸۔الجواب صحیح اخلاق احمد نوری قادری خادم مدرسہ اسلامیہ غریب نواز راج بیراج، سپتری، نیپال

۴۹۔الجواب صحیح والمجیب نجیح محمد اختر حسین نوری مقام وپوسٹ کلیان پور بازار ضلع سرہا نیپال

۵۰۔صح الجواب غلام مرتضیٰ اشرفی خادم دارالعلوم حنفیہ اشرفیہ لہان نیپال

۵۱۔الجواب صحیح فقیر محمد ادریس رضا قادری برکاتی رضوی حشمتی غفرلہ

۱۸ ربیع الآخر شریف ۱۴۰۹ھ

۵۲۔المجیب مصیب صغیر احمد خادم ادارہ غوثیہ ضیاء الاسلام نیپال گنج نیپال

۵۳۔الجواب صحیح محمد طیب قادری صدر المدرسین مدرسہ فیض العلوم جمشید پور

۵۴۔الجواب صحیح العبد عبد المجتبیٰ رضوی مدرسہ مجیدیہ سرائے ہڑہا بنارس وخطیب جامع مسجد بخشی

۵۵۔الجواب صحیح العبد العاجز محمد حنیف حنفی قادری صدر المدرسین مدرسہ مظہر العلوم مقام کٹیا ضلع مہوتری ترائی نیپال

۵۶۔ ۹۲/۸۶ ء وہابیہ دیابنہ اپنے عقائد باطلہ کی وجہ سے کافر ومرتد ہیں اور جوان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔جبکہ علماء پھلواری ان سے گھول میل رکھتے ہیں انہیں اپنا سمجھتے ہیں ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں حالانکہ حسام الحرمین میں دلائل و براہین کے ساتھ وہابیہ دیابنہ پر ان کے عقائد باطلہ کی بنیاد پر عرب وعجم کے علماء ربانیین کے تکفیری فتاوی مشہور وموجود ہیں تو اب ہمارے یہاں ان علماء پھلواری یا کوئی بھی ناری جس کا عقیدہ ایسا ہو کہ رسول اکرم ﷺ کی شان عالیہ رفیعہ میں گستاخیاں کرنے والوں کو کافر نہ کہیں وہ بھی کافر ہیں۔آغاز اسلام میں غداران نبی وفاداروں میں گھلے ملے رہتے تھے تو رب تبارک وتعالی نے فرمایا کہ ہم تمہیں یوں گھلے ملے نہ رہنے دینگے بلکہ غداروں کو وفاداروں سے بالکل الگ کردینگے "ماكان الله ليذر المومنين على ماانتم عليه حتى يميز الخبيث من الطيب" چنانچہ اللہ کے حبیب ﷺ نے خاص جمعہ کے دن بھری مسجد میں ہرایک غدار کا نام لے لے کر فرمایا اخرج يا فلاں فانك منافق اے فلاں تو ہماری مسجد سے نکل جا اس لئے کہ تو منافق ہے۔جب ایسا برتاؤ دین کے غداروں کے ساتھ ان کا ہوا جو رحمت عالم بن کے آئے تو ہمارے علماء دین کا فرض منصبی ہے کہ دورحاضر کے نئے نئے فرقے جنم لے رہے ہیں جن میں ایک فرقہ پھلواروی بھی ہین جواپنے اسلاف کے عقیدے سے ہٹ چکے ہیں ان غداروں سے مسلمانوں کو آگاہ کرتے رہیں تاکہ مسلمان اپنے دین وایمان کی حفاظت کرتے ہوئے ارشادخداوندی "و ليجدوا فيكم غلظة" کی شان سے رہیں، بدمذہبوں کے ساتھ کسی طرح کا میل ملاپ یا زمیت سے پیش نہ آئیں۔غداروں کی کلمہ گوئی یا نماز وروزہ حج وزکوۃ اوراد ووظائف جبہ ودستار کی حقیقت سے بھی روشناس کریں کہ ان کی یہ ساری چیزیں ایمان کے لغیر لاحاصل ہیں بیکار ہیں۔سائل عبدالحمید علی پٹی نیپال نے زید کے بارے مین جن جن پردہ داریوں سے کام لینا چاہا تھا علامہ مجیب مفتی عبدالحفیظ ادارہ شرعیہ پہلو بہ پہلو دندان شکن جواب دیا ہے اوراسکی پردہ دری فرمائی ہے جس میں علامہ موصوف لائق

صد تحسین ہیں اور عند اللہ اجر عظیم کے مستحق ہیں۔زید کے خطوط سے یہی واضح ہے کہ وہ بریلویت وہابیت دیوبندیت پھلواریت سب سے واقف تھا اور واقف حال ہو کر بھی اس نے مسلک پھلواریت کو اپنایا۔پھلواریت کا مسلک یہ ہے کہ علماء دیوبند کی تکفیر نہ کی جائے جیسا کہ ان کی کتابوں تفسیر سورہ ق، آثار پھلواری، غم پر ملال، حیات محی الدین وغیرہا سے ظاہر ہے اور یہ شخص جانتے ہوئے تا دم مرگ ان کا حامی اور معتقد و مرید رہا اس لئے کفر سے اس کی براءت ہرگز نہیں ہو سکتی۔زید فریب خوردہ مغرور کفر و جہالت کا دلداہ مفلوج تھا۔اس لئے اس کی کلمہ گوئی یا ایمان مجمل کا کچھ اعتبار نہیں ،اس کے لئے ایصال ثواب کی مجلس بلکہ اس کا خیال بھی کفر کی راہ العیاذ باللہ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم۔زید اور پھلواری کے وہ پیر جو تکفیر کے قائل نہیں ہیں ان کے سلسلے میں حضرت مفتی صاحب مدظلہ العالی نے جو فتوی صادر فرمایا ہے احق وصواب ہے۔عبید الرضا عبد الہادی خاں الرضوی خادم جامعہ فاروقیہ بنارس۔

۵۷۔ما اجاب المجیب فھو حق و صواب نبیرہ ولی محمد رضا رحمانی عفی عنہ خادم الطلبہ مدرسہ رحمانیہ حامدیہ وگدائے آستانہ نوریہ ولیہ پوکھریرا شریف سیتامڑھی بہار

۵۸۔ ۸۶/۹۲/۷ الجواب صحیح محمود عالم خاں نوری الجامعۃ الاسلامیہ ضلع سیتامڑھی

۵۹۔ الجواب صحیح و حق محمد حامد رضا رحمانی مدرس مدرسہ رحمانیہ حامدیہ پوکھریرا شریف ضلع سیتامڑھی

۶۰۔ محمد معین الدین احمد رشیدی قادری خادم خانقاہ حمیدہ نوریہ شکر تالاب بنارس

۶۱۔ ۸۶/۹۲/۷ الجواب صحیح محمد فاروق نوری جامعہ حمیدیہ نوریہ شکر تالاب بنارس

۶۲۔ الجواب صحیح وحق فقیر وحقیر محمد حسن رضا مظہر القادری غفرلہ مدرس مدرسہ نظامیہ سورسنڈ سیتامڑھی بہار

۶۳۔ ۸۶/۹۲/۷ الجواب صحیح و حق محمد انصار الحق نوری الرضوی خادم مدرسہ رضویہ معراج العلوم اہرورہ مرزاپور یوپی

۶۴۔ ۸۶/۹۲/۷ مفتیان اسلام اور علماء حق نے حافظ زاہد حسین علیہ ما علیہ اور اس کے

حمایتیوں کی بابت جو حکم شرع بیان فرمایا ہے وہ حق ہے میں اس کی تصدیق وتائید کرتا ہوں ۔محمد سعید حسن المصباحی بستوی خادم جامعہ اسلامیہ رضاء العلوم کھواں ۔

۶۵ ۔الجواب صحیح محمد ہاشم رضا برکاتی مدرسہ غوثیہ تعلیم الاسلام آرہ الہ آباد

۶۶ ۔صح الجواب بعون الملک الوہاب احقر خالد خان برکاتی صدر مدرس وخادم الحدیث جامعہ رضویہ علی پورہ اودے پور

۶۷ ۔صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب عبید الرضا محمد نصیر الدین نور مدرسہ غلامان رسول ہمکسواں ضلع بدایوں یوپی

۶۸ ۔الجواب صحیح محمد عبید الرحمٰن پرنسپل مدرسہ نوریہ بدر الاسلام

۶۹ ۔الجواب صحیح والفاضل المجیب نجیح اشرف القادری الاحمدی الرضوی الحنفی صدر مدرس دار العلوم قادریہ رشیدیہ جلیشور مہوتری نیپال ۱۷ر ذیقعدہ ۱۴۰۹ھ

۷۰ ۔استفتاء اور فتوی پڑھنے کے بعد ظاہر ہوا کہ سائل نے مفتی کو فریب دینے کی ناکام سعی کی ہے جبکہ زید کی بدعقیدگی اس کے خطوط سے بھی ثابت ہوتی ہے ۔لہذا زید کا حکم جو فتوی میں تحریر ہے حق اور صواب ہے اس کے لئے دعائے مغفرت کرنا حرام اور اس میں دانستہ شریک ہونے والے پر توبہ اور تجدید نکاح لازم ۔محمد حسین بہرائچی خادم جامعہ فاروقیہ بنارس ۔

۷۱ ۔ محمد صدیق عالم وائس پرنسپل جامعہ فاروقیہ ریوڑی تالاب بنارس

۷۲ ۔الجواب صحیح محمد عتیق الرحمٰن نوری مدرس مدرسہ تیغیہ انوار العلوم ماری پور مظفر پور

۷۳ ۔الجواب صحیح منظور احمد الجامعۃ الحنفیہ اشہر واہر لاکھی مدھوبنی

۷۴ ۔الجواب صحیح محمد ذاکر حسین دار العلوم انوار مصطفی مجھاو پوسٹ کلیان پور ضلع سرہا نیپال یکم جمادی الاول ۱۴۰۹ھ

۷۵ ۔الجواب صحیح محمد شریف الرحمٰن رضوی خادم دار الافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۷۶ ۔ محمد نذیر احمد احسن القادری البرکاتی خادم مدرسہ دار العلوم نظامیہ سورسنڈ ضلع سیتا مڑھی

بہار، انڈیا

۷۷۔صح الجواب واللہ تعالی اعلم بالصواب فقیر محمد اختر رضا خان ازہری قادری غفرلہ

۷۸۔الجواب صحیح عبدالوحید صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ رضویہ ملنگوا سرلاہی نیپال

۷۹۔الجواب صحیح محمد حسین الصدیقی دارالعلوم رضائے مصطفی لوکہا

۸۰۔الجواب صحیح محمد امجد حسین برکاتی پرنسپل تنظیم المسلمین لوکہا ضلع مدھوبنی

۸۱۔ محمد وجہ القمر رضوانی خادم خانقاہ رضوانیہ نان پور ضلع سیتامڑھی بہار انڈیا

۸۲۔قد اصاب المجیب رضوان احمد نوری شریفی استاذ دارالعلوم اہل سنت شمس العلوم گھوسی ضلع اعظم گڈھ یوپی

۸۳۔الجواب صحیح مفتیان اسلام اور علمائے حق نے حافظ زاہد حسین پر حکم شرع بیان فرمائے ہیں میں اس کی تصدیق وتائید کرتا ہوں محمد بشیر القادری صدر مدرس جامعہ رضویہ بحرالعلوم بسنت پور سرلاہی نیپال

۸۴۔الجواب صحیح والمجیب نجیح ملازم رضا مصباحی خادم الطلبہ الجامعۃ الاسلامیہ رضاء العلوم قصبہ کہواں ضلع سیتامڑھی بہار

۸۵۔الجواب صحیح جمیل اختر رضوی قادری مدرسہ جامعہ حنفیہ جے نگر روتہٹ نیپال

۸۶۔قداصاب المجیب محمد منظر عالم مدرس مدرسہ قادریہ نواب گنج بنارس یوپی

۸۷۔الجواب صحیح محمد ظفر امام مصباحی جامعہ شمسیہ تیغیہ بھدوہی بنارس یوپی

۸۸۔ظہیر القادری مدرسہ مظہر العلوم سسوا کٹیا نیپال ۱۲؍ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ

۸۹۔الجواب صحیح محمد عزرائیل صدیقی القادری امام جامع مسجد بدھ ہاٹ بیراٹ نگر نیپال

۹۰۔الجواب صحیح محمد نسیم اختر فرحت صابری خادم الطلبہ دارالعلوم غوثیہ رضویہ حمایت الاسلام نیچکی جھریا دھنباد بہار

۹۱۔الجواب صحیح محمد نورالہدی قادری خادم مدرسہ نوریہ رضوی موڑ کوٹھی مقبول عالم

روڈ بنارس یوپی

۹۲۔ الجواب صحیح عین الحق شاہدی نوری خادم جامعہ شاہدیہ ملنگوا نیپال

۹۳۔ الجواب صحیح محمد ابراہیم مدرس دارالعلوم انوار مصطفیٰ مجھاؤ کلیان پور بازار ضلع سرہا، نیپال

۹۴۔ الجواب صحیح محمد عرفان رضا برکاتی اندور (ایم پی)

قاضی عبدالرحیم کا فتوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں؟

(۱) مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اور مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ کو جو کافر نہ کہے یا یہ کہے کہ میں کافر کیوں کہوں یا خاموش رہے یا کافر کہنے سے کترائے چاہے وہ عالم ہو یا کم پڑھے لکھے ہوں یا جاہل ان کو نام کے ساتھ۔خاص کر کے۔کافر کہنا کیسا ہے؟

(۲) اگر زید دیوبندی پیشواؤں کے عقائد باطلہ کو جانتے ہوئے کافر نہ کہے تو زید کو مسلمان جاننے والا معظم ومکرم القاب سے خط لکھنے والا جبکہ خط لکھنے والے کو معلوم بھی ہے زید تو ایسا آدمی جو زید کو مسلم ومعظم جانے از روئے شرع کافر ہے یا نہیں؟

(۳) سنا جاتا ہے کہ پھلواری کے شاہ امان اور شاہ عون وغیرہ مرتد ہو گیا ہے حقیقت کیا ہے اور ان کے خاندان میں کس آدمی سے خرابی شروع ہے؟ زید کو معلوم ہے کہ شاہ عون و رضوان اللہ وغیرہ کسی دیوبندی کو کافر نہیں کہتے پھر بھی شاہ عون ورضوان اللہ وغیرہ کو مسلمان جانے مکرم ومعظم جانے بزرگ ومد ظلہ العالی جیسے القاب سے خط لکھے تو زید کو خاص نامزد کر کے کافر ہونے کا اعلان کرے کہ زید کافر ہے تو اعلان کرنے والا شرعا کیسا ہے؟ خلاصہ جواب قرآن وحدیث واقوال ائمہ مجتہدین سے عنایت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔فقط فقیر محمد

رحمت علی رضوی مقام بھیرہ ڈاکخانہ جلیشور ضلع مہوتری نیپال مورخہ ۲۱/جمادی الاول ۱۴۰۸ھ مطابق ۱۲/جنوری ۱۹۸۷ء

الجواب مذکورہ فی السوال دیوبندی مولویوں کے اوپر حکم کفروارتداد ہے اور جو شخص ان کے کفریات پر مطلع ہو کر ان کے کفر وعذاب میں شک کرے کافر نہ جانے وہ خود خارج از اسلام ہے اور ان کے کفریات اور اس کے احکام و دلائل رسالہ مبارکہ حسام الحرمین میں ملاحظہ ہو۔ واللّٰہ تعالی اعلم (۲) اس کا بھی وہ حکم ہے جو اوپر گزرا۔ واللّٰہ تعالی اعلم (۳) یہ لوگ دیوبندیوں کی تکفیر نہیں کرتے ہیں لہذا بحکم شریعت ان کا بھی وہی حکم ہے۔ واللّٰہ تعالی اعلم (۴) زید کے لئے وہی حکم ہے لہذا اعلان پر کوئی الزام نہیں ہے۔ واللہ تعالی اعلم

کتبہ......قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ، مرکزی دارالافتاء نمبر ۸۲ سوداگران بریلی شریف ۷/جمادی الاخری ۱۴۰۸ھ

مفتی قدرت اللہ صاحب کا فتوی

کیا فرماتے ہیں علماء دین وملت ومفتیان شریعت مسائل ذیل میں:

(۱) ایک معمر نوے سالہ عالم جو مدرسہ فیض الغرباء ضلع آرہ بھوج پور بہار سے فارغ التحصیل اور شاہ محی الدین پھلواری کا مرید علاقہ کا اول ترین عالم، تاحین حیات خانقاہ مجیبیہ پھلواری کے فروغ کیلئے کوشاں رہا اس خانقاہ کے افراد سے سلام وکلام اور غایت درجہ ارادت ومحبت رکھتا ان کی اقتداء میں نمازیں پڑھتا رہا عوام کو ان سے مرید کراتا اور مرید ہونے کی رغبت دلاتا رہا یہ افراد خانقاہ وہ ہیں جو دانستہ علماء دیوبند کی تکفیر نہیں کرتے اور تکفیر کرنے والوں کو غالی اور مفرط کہتے ہیں۔ جب زید سے کہا جاتا کہ آپ جن لوگوں سے عوام کو مرید کراتے ہیں وہ علماء دیوبند کی تکفیر نہیں کرتے جسے آپ بھی حتمی طور پر جانتے ہیں تو زید بھی اقرار کرتا کہ ہاں یہ لوگ علماء دیوبند کی تکفیر نہیں کرتے مگر خاطی کہتے ہیں، اس کے باوجود بھی زید کا انہیں لوگوں سے مرید کرانا اور مرید ہونے کی رغبت دلانا کیسا ہے؟

(۲) زید کا دانستہ ان لوگوں کیلئے بخدمت شریف، فیض لطیف، مدظلہ العالی، بدعاء بزرگاں استعمال کرنا اور دعاء کی درخوست کرنا جو علماء دیوبند کی تکفیر نہیں کرتے اور ان کی اقتداء میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور اقتدا کو جائز بتلاتے ہیں اور فتوی دیتے ہیں۔ زید کیلئے شرعی حکم بیان فرمائیں؟ (۳) زید کا بریلویت کی تخریب کاری کی پیہم جدوجہد کرنا اور اس کے پاؤں اکھاڑنے کا منصوبہ بنانا اور بمقابلہ بریلویت دیوبندیت، وہابیت کو ترجیح دینا اور یہ کہنا کہ نماز پڑھتا ہے دیوبندی، وہابی اور جنت میں جائے گا بریلوی؟

(۴) زید کے خطوط کی فوٹو کاپی حاضر ہے جن کے متعلق زید بھی اپنی زندگی میں اقرار کرتا رہا کہ یہ خطوط میرے ہیں اور اسکی زندگی ہی میں اس کے مؤیدین ان خطوط کو بار بار لے گئے جب زید سے پوچھا جاتا کہ ان خطوط میں آپ نے ایسا ویسا کیوں لکھا ہے، تو کہتا کہ ان خطوط میں میں نے کوئی غلط بات تو نہیں لکھا ہے جو لکھا ہے سب صحیح لکھا ہے اس کے مؤیدین بھی اس کی موت کے بعد چند علماء کرام کے سامنے یہ اقرار کرتے رہے کہ ان خطوط میں کوئی شرعی گرفت نہیں اشرفی رضوی جیسا جھگڑا ہے حالانکہ زید اور اس کے حمایتی یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ خطوط ان لوگوں کے نام لکھے گئے ہیں جو علماء دیوبند کی تکفیر نہیں کرتے کیا ان خطوط سے کفر وارتداد کی ترغیب اور مذہب بریلویت سے بیزاری کا صریح اظہار نہیں ہوتا ہے۔ کاتب اور اسکے حمایتوں کیلئے حکم شرع کیا ہے۔

(۵) زید کی بدعقیدگی کا جگہ جگہ چرچا ہونے لگا تو بریلوی حضرات اس کی اقتدا میں نماز پڑھنے سے کترانے لگے۔ جابجا چندہ بند ہونے لگا تو ۱۴۰۲ھ میں اس کے حمایتوں نے ایک مضمون تیار کیا اور اس پر زید سے دستخط لیا جو من وعن درج ذیل ہے۔۔

۸۶/۹۲ نحمده و نصلی علی رسوله الکریم عبدالرشید گنگوہی، اشرف علی تھانوی خلیل احمد انبیٹھوی، قاسم نانوتوی، مرتضی حسن در بھنگوی، و دیگر علماء دیوبند خذلھم اللہ فی الدنیا والاخرہ شان رسالت علیہ التحیۃ والثناء میں جو اہانت آمیز کلمات لکھے ہیں اور جن کلمات شنیعہ کی بنیاد پر علماء حرمین شریفین نے کفر کا فتوی صادر فرمایا ہے بلکہ ان کے کفر وعذاب میں شک کرنے والوں کو کافر فرمایا ہے۔ لہذا جو شخص عبدالرشید گنگوہی، اشرف علی

تھانوی، خلیل احمد انبٹھوی، مرتضی حسن دربھنگوی، اور دیگر شان رسالت میں گستاخی کرنے والے کو کافر نہ کہے اور انہیں کافر نہ جانے اس کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہیں خواہ وہ علماء بریلوی ہوں یا علماء پھلواری۔۔

تصدیق۔۔۔میں زید اللہ اور اسکے رسول ﷺ کو حاضر وناظر جان کر مذکورہ بالا عبارتوں کی تصدیق کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ شان رسالت میں گستاخی کرنے والے خواہ علماء بریلوی ہوں یا علماء پھلواری یا اور کوئی ہوں میں انہیں کافر جانتا ہوں بلکہ ان کے کفر وعذاب میں شک کرنے والے کو بھی کافر جانتا ہوں۔۔۔دستخط حاضرین مجلس الخ۔۔

اس تحریر کے حاضرین مجلس زید کو بکر کے پاس لائے تو بکر نے زید سے سوالات کئے۔

آپ اس تحریر میں علماء دیوبند کو کافر کہتے ہیں مگر جو خطوط آپ نے بنام افراد پھلواری لکھے ہیں وہ میرے پاس موجود ہیں کہئے تو لا کر دکھاؤں ان سے وہ رسالہ مانگا ہے جس میں (علما محتاطین علماء دیوبند کو کافر کہنے سے پرہیز کریں) زید اس کا کوئی جواب نہ دے سکا۔

مجلس میں علماء بریلوی کو لانے کی کیا ضرورت جبکہ وہ علماء دیوبند کی تکفیر کرتے ہی ہیں گئے موجودہ علماء پھلواری تو وہ علماء دیوبند کی تکفیر نہیں کرتے جیسا کہ آپ کو یقین کے ساتھ معلوم ہے کہ اہل ایمان اور عون احمق علماء دیوبند کی تکفیر نہیں کرتے اس لئے کہئے کہ میں ان دونوں کو کافر کہتا ہوں زید یہاں بھی خاموش رہا

آپ نے مدرسہ کا نام امانیہ رکھا ہے جو امان اللہ کے نام پر ہے جو علماء دیوبند کی تکفیر نہیں کرتے اس لئے آپ اپنے مدرسہ کا نام بدلئے زید اس کے لئے بھی تیار نہ ہوا۔

ان کا اشتہار شائع کیجئے اس کا صرفہ میں دونگا جو علماء دیوبند کو کافر نہ کہے میں اسے کافر کہتا ہوں خواہ وہ علماء پھلواری ہوں یا علماء بریلوی زید اس کے لئے بھی آمادہ نہ ہوا ایسے شخص کی مذکورہ تصدیق اور بعد کی اس سے گفتگو کے پیش نظر اس سے متعلق شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۲) زید کا قول واقرار کے بعد بھی پھلواری آنا جانا بند نہ ہوا اور علماء دیوبند کی تکفیر نہ کرنے والوں کی دست وقدمبوسی کرنا اوران کی اقتدا میں نمازیں پڑھنا اور ان سے مرید ہونے کا مشورہ دینا اور علاقہ میں شجرہ لاکر تقسیم کرنا

(۷) ۱۴۰۷ھ میں زید ایک جگہ وصولی کیلئے پہونچا اور دیوبندی کے یہاں ٹھرا تو ایک سنی عالم نے اعتراض کیا کہ آپ دیوبندی کے یہاں ٹھرے تھے تو اس سے سلام وکلام کیا ہوگا اس کے ہاتھ کا ذبیحہ کھایا ہوگا تو زید نے جھنجھلا کر کہا کہ میرے نزدیک ہر کلمہ گو مسلمان ہے جبکہ تصدیق نامہ میں یہ اقرار کر چکا ہے من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر اس کے باوجود بھی ہر کلمہ گو کو مسلمان مانتا ہے۔

(۸) ۱۴۰۷ھ میں نیپال کے ایک گاؤں میں پہونچا تو لوگوں نے مرید ہونے کی خواہش ظاہر کی تو زید نے کہا کہ پھلواری کے پیر آئیں گے تو ان سے مرید ہو جانا حالانکہ بخوبی زید کو معلوم ہے کہ موجودہ علماء پھلواری علماء دیوبند کی تکفیر نہیں کرتے پھر ایسے ہی لوگوں سے مرید ہونے کا مشورہ دینا کیسا ہے؟

(۱۰) ایک شخص نے زید سے پوچھا کہ آپ تو دیوبندی وہابی سب سے ملتے جلتے اور سلام وکلام کرتے ہیں تو زید نے جواب دیا کہ میرے نزدیک ہر کلمہ گو یکساں ہیں۔

(۱۱) چند اشخاص داڑھی والے کسی مفتی کے پاس آکر یہ اقرار کریں اور شہادت دیں کہ زید وہابی دیوبندی کے تذکرہ پر یہ کہتا ہے کہ میرے نزدیک ہر کلمہ گو مسلمان ہیں۔ پر یہی زید چند علماء کے ساتھ وہی کلمہ بولے یہ علماء بھی مفتی کے سامنے شہادت دیں تو اب وہ مفتی یا وہ حضرات جنہوں نے زید سے یہ بولی سنی ہے کہ میرے نزدیک ہر کلمہ گو مسلمان ہے کیا رائے قائم کریں زید کو مسلمان سمجھیں مر جائے تو جنازہ پڑھیں تو کیا رجوع برقرار رہے گا۔

(۱۲) خانقاہ مجیبیہ کے موجودہ افراد سے مرید ہونا مرید کرانا جو علماء دیوبند کی تکفیر نہیں کرتے کیسا ہے؟

(۱۳) جس عالم دین کو کسی کی بدعقیدگی کا علم ہو یا علم ظن اس کو اپنی معلومات و دانش کے مطابق عمل کرنا ضرری ہے یا نہیں؟

(۱۴) کسی کا کفر ثابت ہو اور وہ اس سے رجوع کرلے پھر وہی کفر کرے تو کیا رجوع برقرار رہے گا؟

(۱۵) اگر کوئی شخص خط میں یہ لکھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین زمانا نہیں بلکہ

رتبۃ ہیں پھر وہ خط پکڑا جائے اور کاتب اقرار کرلے کہ ہاں یہ میرا ہی خط ہے اور میں نے ہی لکھا ہے پھر بعد میں اگر کوئی کہے کہ کہ تم نے ایسا ویسا کیوں لکھا تو جواب دے کہ کہ میں نے اس میں جو کچھ لکھا ہے وہ صحیح لکھا ہے پھر لوگوں کے بار بار پوچھنے پر یہ کہے کہ اس سے میرا کوئی مطلب نہیں میں نے ایسے ہی لکھدیا تھا تو کیا اتنا کہنے سے وہ الخط یشبہ الخط کے تحت بری الذمہ ہو جائے گا؟

(۱۶) یہی زید ایک ہفتہ مرض فالج میں رہا اور بقول اسکے حامیوں کے درمیان علالت بھی نماز قضا نہ ہوئی مذہب اہل سنت وجماعت پر مرنے کی دعا کی عمرو زید کی عیادت کیلئے پہونچا تو زید نے عمرو سے خاتمہ بالخیر کی دعا کیلئے کہا تو عمرو نے خاتمہ بالخیر کی دعا کی اور حاضرین نے آمین کہا۔ اللھم انی اعوذبك من الکفر الخ کلمہ طیبہ، ایمان مجمل ، ایمان مفصل پڑھا اور اللہ اللہ کہتے ۴/محرم الحرام ۱۴۰۸ھ کو انتقال ہوا۔

تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ کسی پھلواری (جو علماء دیوبند کی تکفیر نہیں کرتے) یا وہابی ، دیوبندی ودیگر فرقہائے باطلہ کا عبادۃ کلمہ طیبہ پڑھنا یا ایمان مجمل ومفصل پڑھنا اس کو اس کی بدعقیدگی سے بری کرسکتا ہے؟ اور عندالشرع اس کا اعتبار ہے ایک مفتی صاحب کا کہنا ہے کہ ہرگز ہرگز معتبر نہیں ہے۔

جب تک کہ وہ اپنی خاص اس بدعقیدگی سے بیزاری کا اظہار نہ کرلے جس میں وہ مبتلا ہے۔

اس کے باطل ہونے کا اعتراف اور صدق دل سے توبہ کرنا فرض ہے جیسا کہ درمختار، ردالمحتار، الاختیار، الکوکبۃ الشہابیہ، بہار شریعت، خزائن العرفان پارہ نمبر ۵ رکوع نمبر ۹ وغیرھا کتب معتبرہ میں مسطور ہے۔

المستفتی: محمد یونس انصاری، مدھوبنی بہار، عبدالقیوم راعین بہار، نذیر احمد حواری جنکپور نیپال، ضمیر احمد رضوی کہواں سیتامڑھی بہار، سکندر علی شبنم انصاری بہتا سیتامڑھی۔

۸۶/۹۲ھ

الجواب اللهم هداية الحق والصواب: (۱) علماء پھلواری جو دانستہ علماء دیوبند کا کفر وارتداد واضح ومتعین ہو جانے کے بعد بھی (جیسا کہ علماء عرب وعجم ومفتیان حل وحرم نے اپنے فتاویٰ میں بالتصریح علماء اربعہ دیوبندیہ مولوی رشید احمد گنگوہی، ومولوی

خلیل احمد انبٹھوی کی عبارات کفریہ مندرجہ براہین قاطعہ ومولوی قاسم نانوتوی کے کفریات مندرجہ تحذیر الناس اور مولوی اشرف علی تھانوی کے کفریات مندرجہ حفظ الایمان کے سبب ان پر ایسا صریح حکم کفر وارتداد لگایا کہ صاف ارشاد فرمایا کہ من شک فی کفرھم وعذابھم فقد کفر جوان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے) ان کی تکفیر نہیں کرتے تو یقیناً وہ بھی بحکم من شک فی کفرہم و عذابہم فقد کفر انہیں میں سے ہوئے۔اور شخص مذکور ساری تفصیلات پر مطلع ہوتے ہوئے بھی ان کی تعظیم کرتا اور انہیں کا گن گاتا رہا اس لئے بلاشبہ وہ بھی گستاخان بارگاہ الوہیت وشان رسالت کا ہمنوا ہونے کے سبب بحکم ربانی ومن یتولھم منکم فانہ منھم (سورہ مائدہ آیت نمبر ۵۱) جو ان سے دوستی کرے گا وہ انہیں میں سے ہے۔(۲) مذکورہ امور زید کی بدعقیدگی اور اس کے خبث باطنی کی واضح دلیلیں ہیں۔(۳) علماء حق اہل سنت و جماعت (جنہیں بد مذہب بریلوی علماء کہتے ہیں) کی تخریب کاری کی سعی پیہم اور ان کے مقابل بد مذہبیت ودیو بندیت کی تائید اور ان کی ترجیح اور دیوبندیوں کے کفریات واضح ہوجانے کے بعد بھی ان کی نمازوں کو اہمیت دیتے ہوئے ایسا جملہ کہنا جس سے واضح طور پر ان کا جنتی ہونا ظاہر ہوتا ہے یقیناً دشمنان خدا ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم) کی تائید اور اپنی خباثت باطنی اور پوشیدہ بدعقیدگی کو طشت ازبام کرنے کے مترادف ہے۔(۴) زید مذکور کے خطوط کی فوٹو کاپیاں دیکھنے سے یہ امر بالکل واضح ہوجاتا ہے کہ وہ پھلواری کے ان علماء کا ہر طرح سے حامی اور ان کا مبلغ نیز ان کے مخالفین کا بھرپور مخالف ہے جو دیدہ دانستہ علماء دیوبند کی تکفیر نہیں کرتے لہٰذا اس کا بھی وہی حکم ہے جو علماء دیوبند اور ان کے کفریات پر مطلع ہوتے ہوئے ان کی تکفیر نہ رکھنے والوں کا ہے۔زید کے حمایتیوں کو زید بے قید کے حکم سے آگاہ کر کے انہیں افہام وتفہیم کی جائے اگر وہ زید حمایت سے باز آجائیں تو سبحان اللہ ورنہ دیوبندیوں کے کفریات صریحہ پر اطلاع رکھتے ہوئے ان کی تکفیر نہ کرنے اور ان کی تائید کرنے کا انجام معلوم ہوجانے کے بعد بھی اگر وہ زید کی حمایت سے باز نہ آئیں تو ان کا بھی وہی حکم ہوگا جو زید کا ہے۔(۵) زید کی مذکورہ تصدیق جو بظاہر علماء دیوبند کی تکفیر کی تصدیق معلوم ہورہی ہے وہ درحقیقت ان کے تکفیر کی

تصدیق ہی نہیں بلکہ اس کی مکاری وعیاری کا ایک واضح نمونہ ہے جیسا کہ اس کے اس جملہ سے واضح ہورہا ہے کہ "خواہ علماء بریلوی ہوں یا علماء پھلواری یا اور کوئی ہوں،، .... اورجن کے تکفیر کی اصالۃ تصدیق مطلوب تھی یعنی علماء پھلواری ان کا کوئی ذکر ہی نہیں .... پھراس تحریر سے متعلق سوال پر اس کی خاموشی بھی اس امر کی دلیل ہے اور خاص طور سے سوال میں مذکور مضمون کا اشتہار شائع کرنے کیلئے اس کا آمادہ نہ ہونا جبکہ مصارف دوسرے لوگ دینے کیلئے تیار تھے تصدیق کے نام پر اس کی عیاری کا کھلا ہوا ثبوت ہے۔(۶) تا (۱۱) مذکورہ امور اسکی دیوبندیت نوازی کا واضح ثبوت ہیں نیز اسکے یہ جملے ..کیا وہابی مسلمان نہیں ؟ نیز میرے نزدیک ہر کلمہ گو مسلمان ہے اور یہ جملہ کہ "میرے نزدیک ہر کلمہ گو یکساں ہے" جبکہ اس پر وہابیوں اور دیوبندیوں کے کفریات واضح اور ظاہر ہیں خود اسکے مسلمان نہ ہونے کا بیّن ثبوت ہیں۔ اہل سنت و جماعت ایسے شخص کو ہرگز مسلمان نہ سمجھیں، نہ اسکے مرنے کے بعد اس کی نماز جنازہ پڑھیں، عرس منانا تو دور کی بات ہے۔(۱۲) قطعا حرام بلکہ کفر انجام ہے والعیاذ باللہ تعالی منہ (۱۳) بدعقیدگی کا علم ہونے کے بعد ہرگز ہرگز توقف نہیں چاہئے۔(۱۴) ایسا رجوع ہرگز رجوع نہیں بلکہ اسکی عیاری کا کھلا ہوا ثبوت ہے (۱۵) کسی تحریر کا محرر خود اقرار کرلے کہ یہ تحریر میری ہی ہے اس کے باوجود الخط یشبہ الخط والا قاعدہ پیش کرکے محرر کی صفائی کی راہ نکالنا شدید ترین جہالت بلکہ صورت حال سے آگاہ ہوتے ہوئے تحریر مذکور سے محرر کی برائت ظاہر کرنا خود اس کی خباثت کا بیّن ثبوت ہے۔ یہ قاعدہ تو اس صورت میں جاری ہوگا جب وہ شخص جس کی جانب تحریر منسوب ہے اس تحریر سے منکر ہو یا کم از کم یہ کہ کوئی ثبوت نہ ہو۔(۱۶) مفتی صاحب مذکور کا فرمان بالکل حق و صحیح ہے۔ کسی بھی بدعقیدگی میں مبتلا شخص کی توبہ اسی وقت اسے بدعقیدگی سے بری کرے گی جب وہ اس خاص بدعقیدگی سے صراحت کے ساتھ سچی توبہ کرے۔ فقط ھذا ماعندی و اللہ تعالی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

کتبہ: **محمد قدرت اللہ الرضوی** غفرلہ

دارالافتاء فیض الرسول براؤں شریف بستی یوپی۔ ۹/شعبان المعظم ۱۴۰۸ھ

تصدیقات

مفتیان کرام وعلماء ہندونیپال

☆ ۹۲/۸۶ ۷صورت مسئولہ میں فی الواقع اگر خانقاہ پھلواری کے مولویوں اورپیروں نے علماء دیوبند کی عبارت کفریہ پر مطلع ہونے کے باوجودان کی تکفیرنہیں کی توان کاحکم اور ان کے پیروں ومقلدین خودبھی کفریات دیوبندیہ پر مطلع ہیں پھربھی پیر کی متابعت میں علماءدیوبند کی تکفیرنہیں کرتے نہ ہی ان سے مقاطعہ کرتے ان سب کاوہی حکم ہے جوفاضل مفتی نے جواب میں تحریر کیا یعنی من شك فی كفرهم و عذابهم فقد كفر. فعلى هذا قد صح الجواب ونعم المجيب والله تعالى اعلم بالصواب وهو المصيب فقط۔ کتبہ :ابوالبرکات العبدمحمدنعیم الدین صدیقی کو رکھپوری خادم العلوم ادارہ مرکزیہ علمیہ براؤں شریف ۱۴۰۸ھ

☆ ذلك كذالك انى اصدق ذالك.جلال الدین احمدامجدی خادم دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف بستی یوپی ۹ شعبان المعظم ۱۴۰۸ھ

☆ الجواب صحيح وصواب والله در المجيب المثاب غلام عبدالقادرعلوی مہتمم فیض الرسول براؤں شریف۔

☆ الجواب صحيح وحق والحق بالاتباع احق محمدجمیل احمدشمیم یارعلوی غفرلہ استاذ دارالعلوم ھٰذا ۱۹/شعبان المعظم ۱۴۰۸ھ

☆ الجواب صحيح والمجيب نجيح عبدالحفیظ الرضوی القادری خادم الافتاءادارہ شرعیہ بہارسلطان گنج پٹنہ نمبر ۲۔

☆ الجواب صحيح محبوب رضاروشن القادری خادم دارالافتاءدارالعلوم صدیقیہ حمیدیہ قلعہ گھاٹ دربھنگہ

☆ ۹۲/۸۶ ۷.زیداورانکے حامیوں کے بارے میں فاضل جلیل عالم نبیل حضرت علامہ مفتی قدرت اللہ صاحب نے جوفتوی صادرفرمایا کہ وہ بھی علماء دیابنہ کی طرح کافر

ومرتد ہے یہ حق وصواب ہے خاک پائے فقیر معین الدین رشیدی فاروقی خادم خانقاہ حمیدیہ نوریہ شکرتالاب بنارس۔

☆ ۹۲/۸۶ ے زید کی خبث باطنی اس کی تحریر سے ظاہر وواضح ہے اور اسکی تصدیق حسام الحرمین کی فی الحقیقت تکذیب ہے اس پر لازم تھا کہ وہ پھلواری کی بیعت سے توبہ کرتا اور جن لوگوں کو مرید کرایا تھا ان سب کو بھی صلح کلی پھلواری کی بیعت سے توبہ کراتا ان میں سے اس نے کچھ نہ کیا لہٰذا فاضل مجیب مفتی قدرت اللہ صاحب قبلہ مفتی براؤں شریف نے زید اور اس کے ہمنوا کیلئے جو فتوی دیا ہے وہ حق ودرست ہے فقط محمد فاروق نوری خادم جامعہ حمیدیہ نوریہ شکرتالاب بنارس۔

☆ زید کی خباثت باطنی اس کی تحریر سے واضح ہے کہ مسلک اعلی حضرت رضی اللہ عنہ کا ترجمان نہ تھا بلکہ درپردہ بدمذہبوں کا حامی ومعاون تھا بایں وجہ مفتی براؤں شریف اور مذکورہ بالا علماء کرام نے اس کے لئے جو حکم صادر فرمایا وہ حق وصواب ہے لہٰذا اسکے حالات جانتے ہوئے اسکے جنازہ میں شرکت کی اس پر توبہ لازم ہے اور تجدید نکاح بھی اور اس کے لئے فاتحہ ونیاز کرنا حرام ہے۔عبید الرضا عبد القادر الرضوی کماوی خادم جامعہ فاروقیہ بنارس۔

☆ الجواب صحیح محمود عالم خاں جامعہ رحمانیہ ضلع سیتامڑھی۔

☆ ۹۲/۸۶ ے مجھ کو اسکی تحریر سے علم یقین حاصل ہوا کہ وہ شخص یعنی زید مذکور فی السوال بدترین قسم کا ازلی شقی خبث الباطن تھا اس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوتا وہ پھلواری کی حمایت نہ کرتا کی اس کی حمایت کرنا کفر کی حمایت کرنا ہے بلا شبہ وہ ایسے ہی ہے جیسا مفتی براؤں شریف اس بے دین پر فتوی صادر فرمایا ہے فقط محمد انصار الحق نوری خادم مدرسہ معراج العلوم اہرورہ مرزاپور یوپی۔

☆ ۹۲/۸۶ ے مفتیان اسلام اور علماء حق نے حافظ زاہد حسین علیہ ما علیہ اور اسکے حمائیوں کی بابت جو حکم شرع بیان فرمایا ہے وہ حق ہے میں اسکی تصدیق وتائید کرتا ہوں محمد سعید حسن خاں المصباحی البستوی خادم جامعہ اسلامیہ رضاء العلوم کنھواں سیتامڑھی بہار

☆ الجواب صحیح فقیر آس محمد مشاہدی خادم مدرسہ صدیقیہ اسعدیہ مہاوت واڑی اودے پور راجستھان

☆ الجواب صحیح محمد ہاشم رضا برکاتی مدرسہ غوثیہ تعلیم الاسلام آرہ الہ آباد۔

☆ صح الجواب واللہ تعالی بالصواب عبید الرضا محمد نصیر الدین نوری مدرسہ غلامان رسول سموان ضلع بدایوں شریف یوپی۔

☆ صح الجواب محمد عین الحق شاہد نوری خادم جامعہ شاہدیہ کوثر اسلام ملنگوا نیپال۔

☆ الجواب صحیح محمد عبید الرحمٰن رضوی پرنسپل مدرسہ نوریہ بیتھا۔ پر یہار سیتامڑھی بہار

☆ استفتاء اور فتوی پڑھنے کے بعد ظاہر ہوا کہ سائل نے مفتی کو فریب دینے کی نا کام سعی کی ہے جبکہ زید کی بدعقیدگی اسکے خطوط سے بھی ثابت ہوتی ہے لہذا زید کا حکم جو فتوی میں تحریر ہے حق اور صواب ہے اسکے لئے دعاء مغفرت کرنا حرام اور اس میں دانستہ شریک ہونے والے پر توبہ اور تجدید نکاح لازم۔ محمد صدیق عالم وائس پرنسپل جامعہ فاروقیہ ریوڑی تالاب بنارس۔

☆ صح الجواب بعون الملك الوهاب. ابو خالد خاں برکاتی صدر مدرس وخادم الحدیث. جامعہ رضویہ علی پورہ اودے پور راجستھان۔

☆ الجواب صحیح فقیر عبد الوحید صدر المدرسین مدرسہ اسلامیہ سکندر پور سرلاہی نیپال

☆ الجواب صحیح محمد عتیق الرحمٰن نوری مدرسہ حنفیہ انوار العلوم ماری پور مظفر پور بہار۔

☆ صح الجواب محمد شریف الرحمٰن نوری خادم دار الافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف یوپی۔

☆ الجواب صحیح محمد حسین الصدیقی دار العلوم رضائے مصطفے لوکہا۔

☆ اصاب المجیب رضوان احمد شریفی استاذ ادب دار العلوم اہل سنت شمس العلوم گھوسی ضلع اعظم گڈھ مئو یوپی۔

☆ صح الجواب محمد نور الہدی نوری خادم مدرسہ نوریہ رضویہ موڑ کٹھی مقبول عالم روڈ بنارس یوپی۔

☆ الجواب صحیح محمد نذیر احمد احسن القادری البرکاتی خادم مدرسہ دار العلوم نظامیہ سورسنڈ سیتا مڑھی بہار۔

☆ الجواب صحیح محمد نور اللہ عزیزی مدرس مدرسہ فیض العلوم جمشید پور۔

☆ الجواب صحیح محمد منظر عالم۔ مدرس اول مدرسہ قادریہ نواب گنج بنارس۔

☆ صح الجواب واللہ تعالی اعلم بالصواب فقیر محمد اختر رضا خان ازہری غفرلہ

☆ الجواب صحیح محمد بدر القمر رضوانی۔ خادم خانقاہ رضوانیہ نان پور ضلع سیتا مڑھی بہار

☆ الجواب صحیح امجد حسین برکاتی پرنسپل مدرسہ تنظیم المسلمین لوکہا مدھونی بہار

☆ الجواب صحیح نور الدین عزیزی مدرس مدرسہ فیض العلوم جمشید پور

☆ الجواب صحیح عبد المجتبی رضوی مدرسہ مجیدیہ برائے بنارس

☆ الجواب صحیح محمد عزرائیل صدیقی القادری امام جامع مسجد بدھ ہاٹ

فتوی مفتی اعظم نیپال

۷۸۶

حضرات اکابرین علماء اہل سنت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

طالب خیر بخیر۔ پھلواری علماء (شاہ محی الدین۔ شاہ امان ۲۲ پھلواری) جنہوں نے فتاوی حسام الحرمین شریف پر تصدیق کرنے سے انکار کیا اور جنہوں نے مذہب اہل سنت ومسلک اعلی حضرت رضی اللہ عنہ سے اپنی لاتعلقی وبغاوت کو سوانح شاہ امان ۲۲ میں چھاپ کراب برملا اعلان کردیا ہمارے ماضی قریب کے اکابرین (شاہ محی الدین شاہ امان ۲۲) کسی کلمہ گو کی تکفیر نہیں کرتے تھے اوران کی تلقین کے مطابق ہم بھی اپنے بزرگوں کے ارشاد وہدایت کے پابند ہیں اور ہم بھی کسی کلمہ گو کی تکفیر نہیں کریں گے......علماء دیوبند کو مسلمان جاننے والے ان پھلواریوں نے سنی مسلمانوں کو اغوا کرنے کے لئے بشمول سرکار اعلی

حضرت رضی المولی تعالی عنہ مشاہیر علماء اہل سنت پر اپنے مذکورہ بزرگون کی عقیدت مندی کی تہمت لگا کر سنی مسلمانوں کے عقائد وایمان پر منظم طور پر حملہ کیا ملاحظہ فرمائیں سوانح شاہ امان ۲۶ کا ص ۳۲۹...ہمارے بزرگوں کا احترام مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی، مولانا عبد الماجد بدایونی، شاہ عبد العلیم صدیقی میرٹھی، مولانا امجد علی مصنف بہار شریعت، مولانا ابراہیم رضا خان، مولانا مصطفیٰ رضا خان، مولانا نعیم الدین مرادآدی، مولانا ظفر الدین بہاری مولانا حبیب الرحمٰن کٹکی رحمہم اللہ کرتے رہے ......اب ایک نظر پھلواریوں کے عقائد باطلہ اور اقوال خبیثہ پر (۱) ہم لوگ نہ تو دیوبندی ہیں نہ تو بریلوی ہم لوگ ہمیشہ سے دونوں جماعت کے علماء کا احترام کرتے ہیں (قول شاہ امان ۲۶) سوانح شاہ امان ۲۶ ص ۳۲۴۔(۲) ہمارے حضرت (شاہ امان نہ دیوبندی تھے نہ بریلوی ص ۳۲۸۔(۳) حضرت درقدس مولانا شاہ امان ۲۶ قادری سے بریلوی علماء کا بھی اصرار (فتاوی حسام الحرمین پر تصدیق ظلم کی حد تک رہا لیکن آپ اپنے مسلکی حقانیت (عدم تکفیر) کف لسان صلح کلیت پر قائم رہے سوانح شاہ امان ۲۶ ص ۳۲۸۔(۴) ستم یہ ہے کہ بریلوی حضرات اس بات پر مصر رہے کہ علماء پھلواری ان کے فتاوی پر مہر تصدیق ثبت کریں اور اپنے سنی ہونے کے لئے مولانا حمد رضا خان نیز ان کے متبعین سے سند حاصل کریں ص ۳۲۸۔(۵) دونوں گروہوں کے بعض وسیع النظر اکابر نہایت اکرام واحترام کے ساتھ (شاہ امان ۲۶) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور روحانی استفادہ کرتے آج بھی بریلوی علماء آپ کے حلقہء ارادت میں شامل ہیں ص ۳۲۹۔اب آپ حضرات اکابرین علماء اہل سنت کی بارگاہ میں فریاد ہے کہ متذکرہ بالا اقوال خبیثہ کے قائلین پھلواریوں کے متعلق آپ حضرات عالی مرتبت کی رائے کیا ہے ؟ اگر شاہ امان ۲۶ پھلواری اور ان کے متبعین مذہب اہل سنت وجماعت ومسلک اعلی حضرت سے خارج ہیں تو ان کے متعلق اپنے اکابرین کی کون کونسی شہادتیں آپ حضرات کے پاس موجود ہیں جو ان پر لگائی گئی تہمتوں کی صفائی بھی کرسکتی ہیں اور عوام اہل سنت کو گمراہی سے بچاسکتی ہیں انہیں منظر عام پر لایا جائے خوب مشتہر کیا جائے اور ان کی رو سے اگر واقعی پھلواری علماء کف لسان کے باعث کافر ومرتد ہیں یا صلح کلی وہابی

ہیں تو ان پر اکابرین کا فتوی نافذ کر دیا جائے اور اگر اکابرین کے زمانے میں اس فتنے نے سر نہیں اٹھایا تھا اور آج سر اٹھایا ہے تو آپ حضرات اکابر علماء اہل سنت کا پھلواری فتنے کی بیخ کنی کیلئے اجتماعی کوشش فرما کر اکابرین کے دامان پاکیزہ سے پھلواری عقیدت مندی کے داھبائے فتنہ کو مٹانا ازراہ غلامی آپ حضرات عالی مرتبت کا فرض ہے یا نہیں اگر ہے تو اس سلسلہ میں فوری طور پر اقدام فرما کر پیارے مصطفیٰ صلی المولی تعالی علیہ وسلم کے بھولی بھالی بھیڑوں کو کے دشمن پھلواری بھیڑیوں سے بچانے کا انتظام فرمائیے۔فقط والسلام مع الاکرام۔

خیر اندیش: احمد عمر ڈوسا حشمتی

مورخہ ۲۷ ذی القعدہ ۱۴۱۵ھ اے آر زری آرٹ ۲۴ منیش مارکیٹ
گرانڈ فلور پلٹن روڈ بمبئی نمبر ا

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الجواب بعون الملك الوهاب :الحمد لله انزل الكتاب المبين واسس لنا اساس الحجة واليقين ونور قلوبنا بنور الاسلام والدين وحفظنا عن شرور الكفرة والمبتدعين وحمانا عن فتن الصلحكلية والوهابية واتم الصلوٰة واكمل التسليمات علىٰ سيد المرسلين رحمة للعٰلمين وجب تعظيمه توقيره علىٰ جميع المسلمين وعلىٰ اٰله الطيبين واصحابه الطاهرين شفاء لداء جهل الجاهلين الذين هم اشداء على الكافرين رحماء بالمومنين وعلىٰ العلماء الراسخين والصلحاء الكاملين والذين جاهدوا في سبيل الحق ليهدوا الضالين المضلين ويقذفون بالحق على الباطل فيدمغه فاذاهو من الزهقين وحزبهم غيظ المنافقين وعلينا معهم واهل السنه اجمعين.
امابعد۔

پھلواری والوں کی صلحکلیت ووہابیت حد شہرت سے تجاوز کر کے حد تواتر تک پہنچ چکی ہے ان کی بدعقیدگی طشت ازبام ہو چکی ہے کیا عالم کیا جاہل کیا چھوٹا کیا بڑا سب پر ظاہر وباہر

ہے۔ایک صدی پیشتر اہل سنت جماعت سے کلی طور پر کٹ چکے ہیں۔ان کے عقائد وخیالات ،افکار ونظریات بگڑ چکے ہیں۔دیوبندیت وہابیت اور ندویت کے قطعاً و یقیناً حامی بن چکے ہیں۔ان مذکورہ بالا دعوؤں کی قاہر دلیلیں خود ان کی معروف ومشہور ومتداول کتابوں میں موجود۔آثارات پھلواری ،غم پر ملال سوانح شاہ بدرالدین ،حیات محی الملۃ والدین سوانح شاہ امان ،لمعات بدریہ تفسیر سورہ ق اور ماہنامہ المجیب کے شمارے گواہ۔جمادی الاخری ۱۳۸۱ھ ماہ رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ، ربیع الاول ۱۳۸۲ھ محرم الحرام ھ، ربیع الثانی ،جمادی الاولی، رجب المرجب ،شعبان المعظم ، ذی الحجہ ۱۳۸۳ھ شعبان المعظم ۱۳۸۴ھ، صفر المظفر ۱۳۸۷ھ ،رجب المرجب ۱۳۸۷ھ شعبان المعظم ۱۳۹۴ھ کے شمارے اور مذکورہ کتابیں دیکھنے پر کامل یقین ہو جائے گا کہ یہ پھلواری والے ضرور بضرور قطعاً یقیناً اجماعاً صلح کلی ہیں اور اخبث کفر میں مبتلا۔ان کتابوں ، ماہناموں کے چند اقتباسات پیش کر رہا ہوں۔

آثارات پھلواری ؛سن طباعت ۱۳۷۲ھ کے ص ۲۳۲ پر ہے حضرت پیر ومرشد (بدرالدین) کی شرکت کے پیش نظر فاتحہ فراغ کا پہلا جلسہ خانقاہ پھلواری میں ہوا جس میں عبدالماجد بدایونی ،سید سلیمان ندوی وغیرہما۔شمس الہدی پٹنہ کے اساتذہ ودیگر علماء کرام کے اجتماع میں دستار فضیلت باندھی اسی میں ص ۲۸۲ پر ہے شاہ عین الحق استاد کی تعلیم سے متاثر ہوئے اور حنفی مسلک چھوڑ کر غیر مقلد ہو گئے ۱۳۰۹ھ میں ترک سجادگی کر کے پوری زندگی تقوی وپرہیز گاری میں بسر فرمائی۔

اوراسی میں ص ۲۹۲ پر ہے:

مولوی حکیم نعمت علی مذہباً اہل حدیث تھے اور حدیث مولوی نذیر حسین سے تمام کی تاریخ ولادت ۷ رجب المرجب ۱۲۷۲ھ وفات ۱۳۱۱ھ۔

غم پر ملال سوانح شاہ بدرالدین ،سن طباعت ۱۳۴۴ھ تصنیف شاہ شعیب خلیفہ خاص شاہ بدرالدین کے ص ۳۵ پر ہے:

ندوۃ العلماء کے تمام عمر آپ (شاہ بدرالدین) سرپرست رہے اور اس گوشہ نشینی میں

جو خدمتیں ممکن ہوسکیں کرتے رہے اور اسی کے ص ۱۴۱ پر ہے تحریک خلافت میں کس قدر دلچسپی لی ہے وہ قوم پر پوشیدہ نہیں۔

حیات محی الملۃ والدین سن طباعت ۱۳۲۷ھ کے ص ۱۷ پر دیوبندیوں کے بارے میں شاہ محی الدین کی یہ عبارت موجود ہے۔ میں دیوبندیوں کو خاطی سمجھتا ہوں کافر نہیں۔

اور اسی کے ص ۷۲ پر ہے:

دوبارہ دیوبندیوں کی عدم تکفیر کی وجہ (شاہ محی الدین) سے پوچھی گئی تو جواب میں لکھا (دیو بندیوں کے بارے میں جو میں نے تحریر کیا ہے (میں دیوبندیوں کو خاطی سمجھتا ہوں کافر نہیں کہتا یہی میرا مسلک ہے جن پیران کی غلامی و جاروب کشی اس فقیر کو حاصل ہے ان کا بھی یہی مسلک تھا)۔

اور اسی کے ص ۹۳ پر امارت شرعیہ کی بابت شاہ محی الدین کی عبارت یوں منقول ہے:

صوبہ بہار میں صرف امارت شرعیہ بہار ہی ایک اجتماعی منظم ادارہ ہے جو صحیح معنوں میں اسلامیان بہار کی مذہبی رہنمائی کا فرض انجام دے سکتا ہے اس ادارہ میں مقلد بھی ہیں اور غیر مقلد بھی ہیں نیز دوسرے عقیدے کے مسلمان بھی ہیں۔

اور اسی کے ص ۷۷ پر ہے: جمعیۃ العلماء کے آپ (محی الدین) زبردست حامی رہے۔

اور ص ۱۹۱ پر ہے: اپنے ماموں زاد بھائی شاہ احمد حبیب ندوی سے بھی آپ بے حد محبت رکھتے تھے۔

اور ص ۱۹۷ میں ہے: خانقاہ رحمانیہ مونگیر سے بھی آپ کے اچھے تعلقات تھے۔

اور ص ۱۹۸ پر ہے: علامہ سلیمان ندوی صاحب سے گہرے تعلقات تھے اور ص ۷۶ پر ہے خلافت کمیٹی جیسی باغی حکومت انجمن میں اعلانیہ حصہ لیا!

سوانح شاہ امان اللہ تالیف حلال احمد سن طباعت ۱۴۱۰ھ مطابق اگست ۱۹۸۹ء کے ص ۳۲۴ پر امان اللہ کے مکتوب کی عبارت درج ہے:

ہم لوگ نہ تو دیوبندی ہیں اور نہ ہی بریلوی ہم لوگ ہمیشہ سے دونوں جماعت کے علماء کا احترام کرتے ہیں ہم لوگوں کا عقیدہ وہی ہے جو ہم لوگوں کے سلف صالحین کا رہا ہے ہمارا

ذی علم خاندان بریلویوں اور دیوبندیوں کے وجود سے پہلے سے ہے۔

اور اسی کے ص ۳۲۸ پر ھلال احمد کی تحریر: ہمارے حضرت (امان اللہ) نہ دیوبندی تھے اور نہ بریلوی فقہی طور پر ان دونوں میں سے کسی کے مسلک اور طرز عمل سے آپ کو کلیۃً اتفاق نہ تھا۔

اور اسی کے ص ۳۲۹ پر لکھا ہے: مفتی کفایت اللہ۔ حسین احمد مدنی احمد سعید دہلوی۔ حفظ الرحمن۔ قاری محمد طیب۔ عتیق الرحمن عثمانی۔ سعید احمد اکبر آبادی اور دیگر اکابر دیوبند ہمیشہ احترام کرتے رہے ہیں۔ اور حضرت بھی تکریم کے ساتھ پیش آتے رہے جیسا کہ بعض اقتباس استفتاء میں بھی مذکور ہے۔

اور ایک استفتاء کے جواب میں دار الافتاء خانقاہ مجیبیہ کے مفتی ھلال احمد نے لکھا حضرت (امان اللہ) نے کبھی علماء دیوبند کی تکفیر کا حکم نہ دیا حضرت ان کو مسلمان سمجھتے تھے، مکہ مکرمہ۔ مدینہ منورہ میں نجدی امام کے پیچھے نمازیں ادا فرمائیں حضرت بریلوی کے پیرو نہ تھے کہ اور لوگوں کی طرح بریلوی مولویوں کی ہر صحیح غلط باتوں پر آمنا صدقنا کہنا انتہی ملخصا۔

مولانا قمر الہدیٰ قائل رضوی امام وخطیب مدینہ مسجد ساکن لہوریا شریف سیتا مڑھی بہار فاضل جامعہ منظر اسلام بریلی شریف نے میرے سامنے گواہی دی کہ میں نے اور چند اشخاص نے شاہ امان اللہ کی بیعت اس لئے توڑ دی کہ وہ دیوبندیوں کی تکفیر کا قائل نہیں تھا مجھ سے کہا کہ دیوبندی بھی امام اعظم کے پیرو ہیں میں دیوبندیوں کو مسلمان سمجھتا ہوں آپ میرے عقیدے پر چلیں آپ میرے مرید ہیں آپ کو میری پیروی لازم اور ضروری ہے میں دیوبندیوں کے علماء کی اقتداء کرتا ہوں۔

اور عبد الجبار منظر القادری فاضل منظر اسلام بریلی شریف ناظم اعلیٰ الجامعۃ الاسلامیہ برکاتیہ نیپال گنج نے بھی اس بات کی شہادت دی کہ میں نے مدرسہ مجیبیہ خانقاہ پھلواری میں دو سال تک تعلیم حاصل کی شاہ نظام الدین شاہ امان اللہ شاہ عون احمد کوئی علماء دیوبند کی تکفیر کے قائل نہ تھے ان حضرات کے قول وفعل سے یقین ہوگیا کہ یہ حضرات علماء دیوبند کی تکفیر نہیں کرتے تھے تو میں نے امان اللہ کی بیعت توڑ دی

راقم الحروف کی بھی شہادتیں سماعت کرلیں: آج سے پچیس سال پہلے کئی بار خانقاہ پھلواری ان کے عقائد معلوم کرنے کی غرض سے گیا شاہ امان کے عم وخسر اور عون احمد کے والد شاہ نظام الدین سے ملا علماء دیوبند کے سلسلہ میں گفتگو ہوئی تو بتایا کہ ہم لوگ علماء دیوبند کی تکفیر کے قائل نہیں پھر عون احمد سے ملا دیوبندیوں کی کفری عبارتوں کے بارے میں دریافت کرنے پر جواب دیا کہ ہم علماء دیوبند کی تکفیر نہیں کرتے اور ان کی عبارتوں کو گندی کہتے ہیں۔

پھر شاہ فرد الحسن سے ملاقات کی علماء دیوبند کے بارے میں پوچھا تو جواب میں کہا کہ علماء بریلوی افراط کی طرف گئے اور علماء دیوبند تفریط کی طرف گئے اور خیر الامور اوساطھا ہمارا مسلک ہے اور ہمارے سلف کا انتہی۔

ان کی ان مذکورہ کتب کے اقتباسات اور بالاشہادات نیز استفتاء میں پیش کردہ سوانح امان کی عبارات سے روز روشن کی طرح روشن ہے کہ پھلواری والے قطعا یقیناً صلحکلی اور علماء دیوبند کے عدم تکفیر کے قائل۔

فاقول و باللہ التوفیق: چونکہ پھلواری والے دیدہ ودانستہ علماء دیوبند کا کفر وارتداد واضح ومتعین ہوجانے کے بعد بھی ان کی تکفیر نہیں کرتے تو وہ بھی قطعا یقیناً اجماعا بحکم من شك فی كفرهم و عذابهم فقد كفر وبحکم ارشاد ربانی ومن یتولهم منكم فانه منهم انہیں میں سے ہیں یعنی دائرہ سے خارج اور کفار ومرتدین میں شامل اور ان سے بیعت وارادت دانستہ یعنی ان کے عقائد باطلہ سے آگہی کے بعد فسق وضلال اور کفر وارتداد اور ان کی بیعت وارادت سے جدا ہونا واجب ولازم وفرض۔

اور ان صلحکلیوں نے سوانح امان میں یا جہاں بھی اعلیحضرت قدس سرہ العزیز یا حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان یا کسی بھی اکابر اہلسنت کی طرف اپنے احترام کا انتساب کیا ہے وہ بے ثبوت وبے بنیاد وغیر واقعی ہے کذب محض وافترائے خالص وبہتان عظیم ہے بلکہ ان کا دجل وفریب ہے۔ انما یفتری الكذب الذین لا یومنون بآیت الله. واولئك هم الكاذبون. والله الهادی وهو ولی التوفیق والله تعالی اعلم بالصواب والیه المرجع والمآب۔

محمد حبیش صدیقی برکاتی ۲۲.۲.۱۶اھ شب شنبہ

۹۲/۷۸۶

الجواب صحیح والمجیب نجیح میری بھی تحقیق ہے کہ پھلواری والے امان وغیرہ صلحکلی ہیں اور دائرہ ایمان سے خارج

احمد حسین برکاتی خادم الجامعۃ الحنفیۃ الغوثیۃ جنکپور نیپال ۲۳/۲/۱۴۱۶ھ

الجواب صواب والمجیب مثاب میری بھی پھلواری والوں کے بارے میں یہی تحقیق ہے کہ امان اور عون احمد وغیرہ یقیناً صلحکلی ہیں اور دائرہ ایمان واسلام سے خارج۔

مجیب الرحمٰن برکاتی۔ خادم الجامعۃ الحنفیۃ الغوثیۃ جنکپور نیپال۔ لقد اصاب من اجاب میری بھی اپنی تحقیق ہے کہ امان وغیرہ صلحکلی اور دائرہ ایمان سے خارج۔ احمد رضا نورانی مدرسہ حنفیہ غوثیہ جنکپور نیپال ۲۳/۲/۱۴۱۶ھ

۹۲/۷۸۶

حضرت علامہ مفتی شاہ جیش محمد صدیقی برکاتی مدظلہ العالی نے پھلواری والوں پر جنہوں نے دیدہ ودانستہ ان علمائے دیوبند کی تکفیر نہیں کی جن پر فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان اور علماء حرمین طیبین نے کفر صریح کا فتوی دیا جو حکم کفر صادر فرمایا وہ حق ہے اور یہی اہل حق اہلسنت وجماعت کا مسلک ہے۔ جو دانستہ ان علماء دیوبند اور مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر نہ کہے کافر نہ سمجھے یا ان خبیثوں کے کفر وعذاب میں شک وتوقف کرے وہ بھی مسلمان نہیں۔ دیوبندیت ووہابیت، نجدیت وقادیانیت ردت وارتداد ہے اور مرتد تمام کافروں میں بدترین کافر ہے۔ مسلک اعلی حضرت فاضل بریلوی ہی اس دور میں مسلک اہلسنت وجماعت ہے جو اس سے منقطع ومنفصل ہے وہ ناری وجہنمی ہے۔ پھلواری والوں کی کتب ورسائل خود ان کے افعال وافکار ونظریات پر گواہ ہیں۔

اشرف القادری النوری عفی عنہ

دارالعلوم قادریہ رشیدیہ جلیشور مہوتری نیپال ۲۲۔ ربیع الاخر الفاخر ۱۴۱۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لاریب شرعاً یہ ثابت ہے کہ شاہ امان، شاہ عون پھلواری وغیرہ ان علماء دیوبند کے کفریات پر مطلع تھے جن علماء دیوبند پر علماء حرمین طیبین نے حسام الحرمین شریف میں نام بنام حکم کفر وارتداد نافذ فرمایا ہے اسکے باوجود شاہ امان، شاہ عون احمد پھلواری وغیرہ ان مرتدین کے تکفیر کے قائل نہیں تھے بلکہ وہ انہیں مسلمان سمجھتے تھے اس لئے حضرت العلام مفتی اعظم نیپال قبلہ مدظلہ العالی من شک فی کفرھم وعذابھم فقد کفر کے تحت ان علماء پھلواری پر حکم کفر وارتداد نافذ فرما کر اپنی شرعی ذمہ داری پوری کی ہے۔

عبد الجبار المنظر القادری البرکاتی۔

ناظم اعلی الجامعۃ الاسلامیہ برکاتیہ عربی کالج نیپال گنج نیپال ۴۔ذی الحجہ ۱۴۱۶ھ۔

الجواب صحیح محمد طاہر حسین قادری۔ دارالعلوم قادریہ رشیدیہ مہوتری نیپال ۱۵۔ذی الحجہ ۱۴۱۶ھ۔

Apr 2, 2017